مطالعہ افکارِ مغرب ــ یازدہم

ارشاد الحیاری فی تحذیر المسلمین من مدارس النصاری

مشنری سکولز میں مسلم طلبہ کا انجام

(اُردو ترجمہ مع عربی متن)

تصنیف

شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ

ولادت: ۱۲۶۵ھ ــ وفات: ۱۳۵۰ھ

ترجمہ وترتیب

محمد فیض اللہ برکاتی مصباحی

www.KitaboSunnat.com

کتاب محل

297 ء 04

ي 71 م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ارشاد الحیاری فی تحذیر المسلمین من مدارس النصاری

مشنری سکولز میں مسلم طلبہ کا انجام

(اُردو ترجمہ مع عربی متن)

تصنیف
شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ
ولادت: ۱۲۶۵ھ — وفات: ۱۳۵۰ھ

ترجمہ وترتیب
محمد فضل اللہ یکاتی مصباحی

www.KitaboSunnat.com

کتاب محل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ ادارہ کتاب محل سے باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر کہیں بھی شائع نہیں کیا جا سکتا، اگر اس قسم کی کوئی بھی سورت حال ظہور پذیر ہوتی ہے تو قانونی کاروائی کا حق محفوظ ہے۔

نام کتاب: مشنری سکولوں میں مسلم طلبہ کا انجام

مصنف: شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمہ اللہ

قیمت:

کتاب محل
دربار مارکیٹ لاہور
محمد فہد 0321-8836932

نئی، پرانی، عربی، فارسی، اُردو، انگریزی کتب کا مرکز
ادارے کے پاس 100 سالہ پرانے نسخہ جات دستیاب ہیں

اپنی کتابیں پرنٹ کروانے کیلئے رابطہ فرمائیں
مسودہ دیں تیار کتاب لیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست کتب

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	تمہید	۵
۲	انتساب	۶
۳	تقریب	۷
۴	عرض مترجم	۸
۵	مختصر سوانح مصنف علیہ الرحمۃ والرضوان	۱۲
۶	تقریظ جلیل	۱۳
۷	نقوش فکر	۱۶
۸	تقدیم	۱۸
۹	مقدمہ: مبحث اول	۲۴
۱۰	مبحث ثانی	۳۰
۱۱	(پہلی فصل) بچوں کی ادب آموزی کے طریقے	۳۵
۱۲	(دوسری فصل) عیسائی اسکولوں میں داخلے کے شرائط	۳۸
۱۳	(تیسری فصل) مشنری اسکول اور عیسائیوں کے عزائم	۴۰
۱۴	(چوتھی فصل) بیروت کا ایک واقعہ	۴۴
۱۵	(پانچویں فصل) چھوٹے بچوں پر ایسے اسکولوں کے اثرات	۴۵
۱۶	(چھٹی فصل) نوجوانوں پر ایسے اسکولوں کے اثرات	۴۶
۱۷	(ساتویں فصل) مشنری اسکول لادینیت کا سرچشمہ	۴۸
۱۸	(آٹھویں فصل) ملحد مغربی قلم کاروں کی کتابیں پڑھنے کا انجام	۴۹
۱۹	(نویں فصل) نجات اخروی کا مدار	۵۰
۲۰	(دسویں فصل) بدمذہب والدین اولاد کو بدمذہب بناتے ہیں	۵۱
۲۱	(گیارہویں فصل) عیسائی مذہب سے بے زاری	۵۱
۲۲	(بارہویں فصل) والدین سے خطاب	۵۲
۲۳	(تیرہویں فصل) بچوں کے فسادِ عقیدہ کے ذمہ دار والدین ہیں	۵۳
۲۴	(چودہویں فصل) مشنری اسکولوں کے فائدے کم اور نقصانات زیادہ ہیں	۵۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشنری اسکولوں میں مسلم طلبہ کا انجام

۲۵	(پندرہویں فصل) مشنری اسکولوں کے فارغین کا حال.....	۵۵
۲۶	(سولہویں فصل) رازق اللہ تعالیٰ ہے نہ کہ ان اسکولوں کی تعلیم.....	۵۷
۲۷	(سترہویں فصل) ایمان کے مقابلے ساری دنیا کی دولت ہیچ ہے.....	۵۹
۲۸	(اٹھارہویں فصل) مشنری اسکول ایک مصیبت ہیں.....	۶۰
۲۹	(انیسویں فصل) اسکولوں کی تعلیم میں فرائض وواجبات چھوٹ جاتے ہیں.....	۶۰
۳۰	(بیسویں فصل) مسلمان لڑکیاں بے پردگی اور بدعقیدگی کا شکار ہوجاتی ہیں.....	۶۱
۳۱	(اکیسویں فصل) شیطان ایسی تعلیمات کو خوب صورت بناکر پیش کرتا ہے.....	۶۲
۳۲	(بائیسویں فصل) مشنری اسکول عیسائیت کی تبلیغ کے لیے ہیں.....	۶۳
۳۳	(تیئسویں فصل) بچوں کا دل صیقل شدہ آئینے کی طرح ہوتا ہے.....	۶۴
۳۴	(چوبیسویں فصل) طالب علم کے لیے ایسے اسکولوں کے ضرر سے بچنا مشکل ہوتا ہے.....	۶۵
۳۵	(پچیسویں فصل) عیسائی اپنے بچوں کو مدارس کیوں نہیں بھیجتے؟.....	۶۶
۳۶	(چھبیسویں فصل) سامان عبرت.....	۶۷
۳۷	(ستائیسویں فصل) کافروں کی تعداد نہ بڑھاؤ.....	۶۹
۳۸	(اٹھائیسویں فصل) مسلمان بچوں سے خطاب.....	۷۰
۳۹	(انتیسویں فصل) مدارس میں ایک مسلمان بھائی سے ملاقات کا موقع ملتا ہے.....	۷۱
۴۰	(تیسویں فصل) جہاں اسلامی تعلیمات میسر نہ آئیں وہاں نہیں رہنا چاہیے.....	۷۳
۴۱	(اکتیسویں فصل) عصری علوم روحانیت سے دور اور مادیت کا شیدا بناتے ہیں.....	۷۵
۴۲	(بتیسویں فصل) کافروں کی دوستی ہلاکت کا سبب ہے.....	۷۶
۴۳	(تینتیسویں فصل) مشنری اسکولوں سے طلبہ کو نجات دلانے کی صورتیں.....	۷۷
۴۴	(چونتیسویں فصل) اہل نظر اپنی ذمہ داریاں نبھائیں.....	۷۸
۴۵	(پینتیسویں فصل) دوسروں کو دیکھ کر غلط روی اختیار کرنا نقصان دہ ہے.....	۷۹
۴۶	(چھتیسویں فصل) مسلمان اشاعت دین کے لیے کمربستہ ہوجائیں.....	۸۲
۴۷	(سینتیسویں فصل) عیسائی پادریوں کا فریب.....	۸۳
۴۸	(اڑتیسویں فصل) مدارس اسلامیہ کی ذمہ داریاں.....	۸۴
۴۹	(انتالیسویں فصل) علمائے کرام سے خطاب.....	۸۶
۵۰	(چالیسویں فصل) علمائے اسلام کی خدمات.....	۸۸
۵۱	(خاتمہ) کتاب، سنت اور سوادِ اعظم کی پیروی اور دیگر ادیان کی کتابوں سے اجتناب کا بیان.....	۹۸
۵۲	توریت وانجیل پڑھنے کا حکم.....	۱۰۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہدیہ

سلسلۂ قادریہ

محبوبِ سبحانی ابو محمد حضرت شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات: ۵۶۱ھ)

سلسلۂ چشتیہ

ملک المشائخ شیخ ابو اسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات: ۳۲۹ھ)

سلسلۂ نقش بندیہ

قطب الاولیا شیخ بہاء الدین محمد بن محمد نقش بند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات: ۷۹۱ھ)

سلسلۂ سہروردیہ

شیخ الشیوخ ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاہر سہروردیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات: ۵۶۳ھ)

بانیانِ سلاسل اربعہ کے نام منسوب

جن کی مساعی جمیلہ سے اسلام کی ترویج و اشاعت ہوئی

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

(اعلیٰ حضرت)

احقر العباد: محمد فیض اللہ برکاتی، مصباحی

مقام برکات نگر، چوبے، ضلع ہزاری باغ (جھارکھنڈ)

موبائل نمبر: 09651913675

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرفِ انتساب

حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی

علیہ الرحمۃ والرضوان

بانی الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور اعظم گڑھ

(ولادت: ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء۔ وفات: ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء)

و

جملہ اکابر اہل سنت کے نام

جنھوں نے خالصاً لوجہ اللہ

دین متین کی حفاظت وصیانت کے لیے اپنا خونِ جگر بہایا

و

برائے ایصالِ ثواب

جد امجد محمد سفر علی ---ملیدن خاتون، رسولہ خاتون

طیبۃ النساء و جملہ اہل خاندان

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

گدائے حافظ ملت:

محمد فیض اللہ برکاتی، مصباحی

مقام برکات نگر، چوبے، ضلع ہزاری باغ (جھارکھنڈ)

موبائل نمبر: 09651913675

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریب

عمدۃ المحققین حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ مبارک پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم --حامدًا و مصلیا

عزیزی و عزیز اعلام محمد فیض اللہ مصباحی کی پہلی قلمی کاوش دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہو رہی ہے۔ موضوع آج بھی اسی طرح اہم ہے جیسے سو سال پہلے اہم تھا بلکہ آج اس کی اہمیت زیادہ ہو چکی ہے۔ ہم ذلیل اسکولوں میں اپنی نسل کو داخل نہ کر کے بھی فکر مند ہیں کہ مغربی افکار اور غیروں کی تہذیب سے تحفظ کا سامان کیسے ہو؟ پھر اولاد کو خود ان کے اسکولوں میں داخل کرنے کا انجام کیا ہوگا؟

حقیقت کی نگاہوں سے دیکھیے تو آج کا دردناک منظر یہ ہے کہ جدید ذرائع ابلاغ کے باعث مغربی کلچر اور باطل افکار خود مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں وہ اپنے بچوں کو ان کے اسکولوں میں داخل کریں یا نہ کریں جو بلا ان کے گھر کی چہار دیواری میں بڑے خوش نما، بہت دل فریب اور عجب پر کشش انداز میں در آئی ہے اس سے خود اپنے دل و دماغ اور اپنی اولاد کی فکر و نگاہ کو بچانے کی تدبیر کیا کریں؟

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی پر رب جلیل کی بے پایاں رحمتیں ہوں کہ انھوں نے اس فتنے کی ابتدا ہی کے وقت اپنی حکیمانہ توجہ اس طرف مبذول فرمائی اور امت کی نجات اور بھلائی کے لیے ایک دلِ دردمند و دیدۂ بینا رکھنے والے عالم ربانی کی حیثیت سے اس فتنے سے بچنے کے لیے اہلِ اسلام کو ہر طرح سے للکارا، سمجھایا، حق کا راستہ دکھایا اور انھیں ان کی دینی و ایمانی غیرت کا احساس دلایا۔ فجزاہ اللہ عن الاسلام والمسلمین خیر ما یجزی بہ العلماء العاملین المخلصین

آج یہ فتنہ چوں کہ پہلے سے زیادہ خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے اس لیے بڑی دردمندی کے ساتھ اس پر متعدد جہتوں سے غور کرنے اور مؤثر تدابیر بروے کار لانے کی ضرورت ہے۔ وفقنا اللہ و سائر المسلمین لسدِّ أبواب الفتن بمنہ و کرمہ.

عزیز موصوف نے علامہ نبہانی کی عربی تحریر کو اردو کا جامہ پہنا کر اردو داں حلقوں تک ایک اہم دعوت اور دردمندانہ فکر پہنچانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ رب کریم شرفِ قبول سے نوازے اور مزید دینی و علمی خدمتوں کی توفیق مرحمت فرمائے ساتھ ہی دارین کی نعمتوں، برکتوں اور رحمتوں سے شاد کام فرمائے۔ وما ذلك عليه بعزيز.

محمد احمد مصباحی - ۱۶/۵/۱۴۳۵ھ/۱۸/۳/۲۰۱۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مترجم

اللہ تعالیٰ کا بے پناہ کرم واحسان ہے کہ اس نے ہمیں علم دین کی دولت سے سرفراز فرمایا۔ از ہند "الجامعۃ الاشرفیہ" مبارک پور میں علم دین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی جہاں ابوالفیض حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ محدث مراد آبادی کی روحانی عنایتوں کے سائے میں رہ کر باصلاحیت اور مہربان اساتذہ کی بارگاہ سے ہمیں اکتساب فیض کا سنہرا موقع ملا اور میں نے ان کے چشمۂ علم وفضل سے خوب سیرابی حاصل کی۔ بحمدہ تعالیٰ امسال عرس عزیزی کے موقع پر مجھے دستار فضیلت سے نوازا جائے گا۔

طلبۂ اشرفیہ میں یہ روایت پچھلے کئی سالوں سے چلی آرہی ہے کہ وہ دستار بندی کے موقع پر کوئی کتاب یا رسالہ ترتیب دے کر یا کسی کتاب کا ترجمہ کرکے زیور طبع سے آراستہ کرتے اور شائع کرتے ہیں۔ میری بھی خواہش تھی کہ فراغت کے سال اس کار خیر میں شریک ہوجاؤں۔ اسی پاکیزہ جذبے کے تحت میں نے انجینئر سید فضل اللہ چشتی صابری مدظلہ العالی سے رابطہ کیا، آپ نے علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ کی کتاب "ارشاد الحیاریٰ فی تحذیر المسلمین من مدارس النصاریٰ" کا ترجمہ کرنے کا مشورہ دیا۔ اور فرمایا: اب تک اس کتاب کا اردو ترجمہ نہیں ہوا ہے جب کہ اس کی سخت ضرورت ہے۔

کتاب موصول ہونے کے بعد میں نے اس کا بغور مطالعہ کیا۔ دوران مطالعہ مجھے بھی احساس ہوا کہ واقعی اس کا اردو ترجمہ ہونا چاہیے تاکہ عربی زبان نہ جاننے والے بھی اس سے استفادہ کرسکیں اور انھیں یہ معلوم ہوجائے کہ عیسائی، اسلام کو نیست ونابود کرنے اور مسلمان بچوں کو اسلام سے دور کرنے کے لیے کیا کیا ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔

یہ ایک زمینی سچائی ہے کہ عیسائی اپنے مذہب کی ترویج واشاعت اور دین اسلام کی بیخ کنی میں ہر ممکن حربے استعمال کرتے ہیں۔ وہ مسلمان کے کٹر دشمن ہیں۔ لیکن افسوس! آج بہت سے مسلمان، ان اسلام دشمن عیسائیوں کے ناپاک ارادوں سے بے خبر ہیں اور دنیا طلبی میں اپنے ایمان و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی پروا کیے بغیر بڑی تیزی سے مشنری اسکولوں، عیسائی کالجوں اور کانونیٹوں میں اپنے بچوں کا داخلہ کرا رہے ہیں۔ اور انھیں اس کی کوئی فکر نہیں ہے کہ ان اسکولوں میں پڑھنے کے بعد بچہ اپنا دین وایمان کھو بیٹھتا ہے اور فانی دنیا کے چکر میں آخرت کی ابدی سعادتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

میرے ایک قریبی دوست نے بتایا کہ عیسائی اپنے اسکولوں میں پڑھنے والے مسلم بچوں کا ایمان و ایقان متزلزل کرنے کے لیے مختلف طریقے اپناتے ہیں۔ ان کے دلوں سے اسلام کی محبت نکالنے اور اسلامی عقائد میں شکوک و شبہات پیدا کرنے میں کوئی دقیقہ فرد گزاشت نہیں کرتے۔ وہ مسلم بچوں سے کہتے ہیں: تم مسلمان ہو، چلو اپنے اللہ اور اپنے پیغمبر محمد (ﷺ) سے چاکلیٹ مانگو۔ ان کے کہنے کے مطابق بچے چاکلیٹ مانگتے ہیں، مگر نہیں ملتا۔ اب عیسائی کہتے ہیں: عیسیٰ مسیح سے مانگو، جوں ہی بچے چاکلیٹ مانگتے ہیں، اسلام دشمن عیسائی بٹن دباتے ہیں اور پہلے ہی سے ریموٹ (Remot) کے ذریعہ سیٹ کیا ہوا چاکلیٹ اوپر سے گرنے لگتا ہے۔ اس طرح عیسائی، مسلمان بچوں کے سامنے اسلام کو کمزور بتا کر ان کے دلوں میں اسلام کے صحیح ہونے میں شک پیدا کر دیتے ہیں اور بچے اسی کے مطابق پروان چڑھتے ہیں اور ایمانی دولت سے محروم ہو کر دائمی عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

اس کتاب میں اس سے ملتے جلتے کئی واقعات بیان کیے گئے ہیں اور عیسائیوں کے ان منصوبوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جن کے پیش نظر وہ مشنری اسکول کھولتے ہیں اور مسلمان بچوں اور بچیوں کا داخلہ لے کر اسلام کے خلاف ان کی ذہن سازی کر کے ان کے دلوں میں کفر کی تخم ریزی کرتے ہیں۔

ترجمہ کرنے سے پہلے میں نے یہ کتاب استاذ گرامی صدر العلماء حضرت علامہ محمد احمد مصباحی طاب فضلہ صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ، مبارک پور کو دکھائی، کتاب پڑھنے کے بعد آپ نے اس کتاب کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: "اس کا ترجمہ کر ڈالو" پھر کیا تھا استاذ گرامی کا حکم پاتے ہی میں اس میں ہمہ تن مصروف ہو گیا۔ دوران ترجمہ بعض عبارتوں میں دشواری محسوس ہوئی تو حضرت کو سنا کر حل کیا۔ میں بے حد ممنون و مشکور ہوں حضرت کا، کہ انھوں نے اس کتاب کو اردو جامہ پہنانے میں میری رہ نمائی فرمائی اور اس کا اردو نام "مشنری اسکولوں میں مسلم طلبہ کا انجام" رکھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ دراز فرمائے اور ہمیں ان کے علم و فضل کا وافر حصہ عطا فرمائے۔

حضرت علامہ عارف اللہ فیضی مصباحی، استاذ و شیخ الادب مدرسہ فیض العلوم محمد آباد، نے کرم فرمایا اور اپنے بیش قیمت اوقات سے کچھ حصہ نکال کر اس کی تصحیح فرمائی اور اسے قابل اشاعت بنایا نیز ایک وقیع تقریظ لکھ کر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

حضرت علامہ مفتی محمد انور نظامی مصباحی، نائب قاضی ادارۂ شرعیہ، جھارکھنڈ نے بھی اس کتاب پر تقریظ لکھ کر میری کوشش کو سراہا۔

استاذ گرامی حضرت مولانا محمد عرفان عالم مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور نے اس کتاب کو پڑھا، مفید مشوروں سے نوازا، ذیلی عنوانات قائم کیے اور گراں قدر مقدمہ تحریر فرما کر اس پیش کش کو سند اعتبار فراہم کی۔

انجینئر سید فضل اللہ چشتی مدظلہ العالی نے مجھے عربی کتاب عنایت فرمائی اور اردو ترجمہ کی رغبت دلائی جو اس سارے کام کی خشت اول ہے۔

میں ان بزرگوں اور کرم فرماؤں کی ذرہ نوازی اور کرم فرمائی پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار اور احسان مند ہوں اور ان کی بارگاہوں میں گلہائے تشکر و امتنان پیش کرتا ہوں، جن کی خاص عنایتوں نے میری اس کوشش کو قابل اشاعت بنایا۔

مذکورہ بالا علما اور اساتذہ کی اصلاحات اور نظر ثانی کی بنا پر امید ہے کہ لوگوں میں اس کتاب کو پذیرائی حاصل ہوگی، دوران مطالعہ اگر کوئی خامی نظر آئے تو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں اور اسے میری علمی کم مائگی اور قصور نظر پر محمول فرمائیں اور خوبیوں کو ان بزرگوں کی اصلاحات کا نتیجہ سمجھیں۔

بڑی ناانصافی ہوگی اگر ہم جامعہ اشرفیہ میں زیر تعلیم ان رفقا و احباب کو بھول جائیں جنھوں نے اس کتاب کے اشاعتی مراحل، تبییض اور پروف کی تصحیح وغیرہ میں احقر کا ساتھ دیا، ان کے اسما درج ذیل ہیں: (۱) مفتی محمد امام الدین مصباحی (گریڈیہ) (۲) مولانا چاند رضا مصباحی (ہزاری باغ) (۳) مولانا محمد گلریز رضا مصباحی (ویشالی) (۴) مولانا دلشاد احمد مصباحی (دیوگھر) (۵) مولانا نوشاد عالم مصباحی (گڈا) (۶) مولانا صغیر احمد مصباحی (ہزاری باغ) (۷) مولانا محمد جاوید رضا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصباحی (بوکارو) (۸) مولانا محمد احمد جامی مصباحی (ہزاری باغ) (۹) مولانا محمد اظہر الدین مصباحی (گریڈیہ) (۱۰) مولانا غلام ربانی مصباحی (ہزاری باغ) (۱۱) مولانا فصیح الرحمٰن مصباحی (ویشالی) (۱۲) مولانا سرور عالم مصباحی (ویشالی) (۱۳) مولانا غلام نبی مصباحی (ویشالی) (۱۴) مولانا محمد فرقان مصباحی (دیوگھر)

اخیر میں ہم "المجمع العلمی" کے ارکان اور ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اس کتاب کی اشاعت میں ہماری مدد فرمائی بالخصوص اپنے والدین کریمین کا جنھوں نے ہماری تعلیم میں خاص توجہ فرمائی اور جن کی دعاؤں کے صدقے مجھے یہ مقام ملا۔ اپنے کرم فرما مولانا چاند رضا کے والد گرامی جناب محمد اکبر حسین صاحب کے لیے دعاگو اور صمیم قلب کے ساتھ شکر گزار ہوں جن کے مالی تعاون سے یہ کتاب منظر عام پر آئی۔

رب کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ جناب محمد اکبر حسین صاحب کے مالی تعاون کا بہتر صلہ دے، میری اس حقیر خدمت کو شرف قبول سے نوازے اور مجھے خدمت دین متین کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

بجاہ النبی الکریم علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ افضل الصلوۃ و التسلیم.

خاکپائے اولیا:
محمد فیض اللہ برکاتی، مصباحی
درجۂ فضیلت جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ
موبائل نمبر: 09651913675

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر سوانح مصنف علیہ الرحمۃ والرضوان

از: محمد فیض اللہ برکاتی، مصباحی

علامہ شیخ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ کی ذات گرامی ان نابغہ روزگار شخصیتوں میں سے ایک ہے جنہوں نے اپنے علم و فضل اور دینی غیرت و حمیت کے ساتھ اسلام و سنیت کی حفاظت و نصرت میں بے بہا کارنامے انجام دیا، اور اہل اسلام کے ایمان و یقین کے تحفظ و بقا میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اسلام دشمن عناصر کے داخلی اور خارجی فتنوں کی سرکوبی کے لیے نوک قلم سے تلوار کا کام لیا اور ہر محاذ پر امت مسلمہ کی مسیحائی فرمائی۔

آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم عصر تھے، علم غیب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے موضوع پر اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی ایمان افروز کتاب "الدولة المكية بالمادة الغيبية" (۱۳۲۳ھ) پر آپ نے تقریظ بھی لکھی ہے۔ مذہب اہل سنت و جماعت کی ترویج و اشاعت اور مذاہب باطلہ کے رد و ابطال میں آپ نے نمایاں خدمات انجام دیں اور بے شمار بھولے بھالے مسلمانوں کے ایمان و عمل کی حفاظت و صیانت فرما کر انھیں گمراہی کے دلدل میں پھنسنے سے بچایا۔

پیدائش: ۱۲۶۵ھ/۱۸۴۹ء ارض فلسطین کے شمال میں واقع "اجرم" نامی گاؤں میں پیدا ہوئے۔

نبہانی: نبہانی میں یاے نسبتی ہے۔ بنو نبہان ایک قبیلہ ہے۔ آپ اسی قبیلے سے ہیں، اس لیے آپ کو نبہانی کہا جاتا ہے۔

تعلیم و تربیت: آپ کے والد گرامی شیخ اسماعیل بن یوسف نبہانی ایک جید عالم دین اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ آپ نے قرآن پاک اپنے والد ماجد سے پڑھا اور ان ہی کی آغوش تربیت میں پروان چڑھے۔

جب آپ کی عمر سترہ سال ہوئی تو والد محترم نے اعلیٰ تعلیم کے لیے مصر بھیجا جہاں آپ یکم محرم الحرام ۱۲۸۳ھ میں مشہور یونیورسٹی "الازہر" میں داخل ہوئے۔ اور تقریباً ساڑھے چھ سال تک جلیل القدر اساتذہ سے اکتساب فیض کرتے رہے۔[1]

جن اساتذہ کے چشمۂ صافی سے آپ نے سیرابی حاصل کی، ان میں سے چند کے اسما یہ ہیں:
(۱) علامہ سید محمد دمنہوری (۲) شیخ ابراہیم (۳) شیخ احمد شافعی (۴) شیخ حسن مالکی (۵) علامہ شمس الدین محمد انبابی (۶) علامہ عبد القادر رافعی، حنفی (۷) علامہ شیخ یوسف حنبلی۔

(۱) حجة الله على العالمين (مترجم) ص: ۲۱، مطبع: برکات رضا، پور بندر گجرات.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیورِ علم و فن سے آراستہ ہونے کے بعد آپ آستانہ چلے گئے جہاں آپ جریدہ "الجوائب" سے وابستہ ہو گئے۔ پھر ایک عرصہ تک شعبۂ قضا سے منسلک رہے، یہاں تک کہ بیروت میں وزارتِ قانون و انصاف کے سربراہ بن گئے اور بیس سال سے زیادہ مدت تک اس عظیم منصب پر فائز رہے۔ عمر کے آخر حصے میں مدینہ منورہ ﷺ اور وہاں عبادت و ریاضت اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔

تصنیفی خدمات: اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے پناہ علم و فضل سے نوازا تھا، جو آپ کی تصانیف سے عیاں ہے، آپ کی تحریری کاوشوں کا میدان بہت وسیع ہے۔ آپ کے قلم حق رقم سے تقریباً پچاس کتب و رسائل وجود میں آئے۔

آپ کی چند مشہور تصنیفات یہ ہیں: (۱) الفتح الکبیر فی ضم الزیادات الی الجامع الصغیر. (۲) قرۃ العینین علی منتخب الصحیحین. (۳) افضل الصلوات علی سید السادات ﷺ. (٤) حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین. (٥) ارشاد الحیاریٰ فی تحذیر المسلمین من مدارس النصاریٰ. (جس کا اردو ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے) (٦) سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین. (۷) سبیل النجاۃ. (۸) ھدی المرید الی طرق الاسانید. (۹) وسائل الاصول الیٰ شمائل الرسول. (۱۰) شواھد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق

آپ قادر الکلام شاعر بھی تھے، شعر گوئی میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ آپ نے اپنی شاعری کے ذریعہ عقائد حقہ کو واضح فرمایا اور دین سے سرتابی کرنے والوں کا رد بلیغ فرمایا۔

آپ کے زمانے میں دشمنانِ اسلام، نبی ﷺ کی شان گھٹانے اور آپ کے فضائل و کمالات مٹانے کی ناپاک کوشش کر رہے تھے، اور بہت سی اسلام مخالف تحریکوں نے سر ابھار رکھا تھا، آپ اپنی زبان و قلم کو ہتھیار بنا کر ان سے نبرد آزما ہوئے اور نظم و نثر کے ذریعہ ان کے ناپاک عزائم اور فتنوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا نیز تجدد پسند اور باطل پرست تحریکوں کو موت کی نیند سلا دیا۔

فن شاعری میں آپ کے قادر الکلامی کی منہ بولتی تصویر مندرجہ ذیل کتابیں ہیں:

(۱) النظم البدیع فی مولد الشفیع. (۲) الھمزیۃ الالفیہ (طیبۃ الغراء) فی مدح سید الانبیاء. (۳) قصیدۃ سعادۃ المعاد فی موازنۃ بانت سعاد. (٤) القصیدۃ الرائیۃ الکبریٰ. (٥) الرائیۃ الکبریٰ فی ذم البدعۃ و مدح السنۃ الغراء.

وفات: ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۲ء میں علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ نے سفرِ آخرت اختیار کیا اور بیروت میں آسودۂ خاک ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ جلیل

حضرت مولانا عارف اللہ فیضی مصباحی
شیخ الادب، مدرسہ عربیہ فیض العلوم، محمد آباد گوہنہ، ضلع مئو

پیش نظر کتاب "مشنری اسکولوں میں مسلم طلبہ کا انجام"، لبنان کے ایک مشہور و متبحر عالم دین حضرت علامہ شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک گراں قدر تصنیف "ارشاد الحیاریٰ فی تحذیر المسلمین من مدارس النصاریٰ" کا اردو ترجمہ ہے۔

حضرت نبہانی علیہ الرحمۃ نے اس میں ان مفاسد و مضرات اور برے نتائج و ثمرات کا جائزہ لیا ہے جو ایسے عیسائی اسکولوں اور تعلیمی اداروں میں مسلمان بچوں کو بڑھانے سے مرتب ہوتے ہیں جہاں عصری علوم و فنون کی تعلیم کے ساتھ عیسائی مذہب کی تعلیم دی جاتی اور مسلمان بچوں کو عیسائی بچوں کے ساتھ گرجا گھروں میں جاکر ان کے طرز پر عبادت کرنی پڑتی ہے۔

ظاہر ہے کہ بچوں کے دل صاف و شفاف کورے کاغذ کی طرح ہوتے ہیں جس پر اچھا برا کوئی بھی نقش ثبت کیا جاسکتا ہے اس لیے جب وہ بچپن ہی سے اپنے مذہب و عقیدہ کے لیے تباہ کن ماحول میں پرورش پائیں گے تو اس کے رنگ میں رنگ جائیں گے اور جب اپنی قیمتی زندگی کا اچھا خاصا حصہ گزار کر وہاں سے باہر آئیں گے تو یقینی طور پر وہ نہ صرف اپنی تہذیب و تمدن اور اپنے سماج سے بے زار اور اس سے الگ تھلگ ہو چکے ہوں گے بلکہ اپنے دین و مذہب کا قلادہ بھی اپنی گردنوں سے اتار چکے ہوں گے۔

بس یوں سمجھ لیجیے کہ مسلم خاندانوں میں ان کا وجود تنِ مشرق میں روحِ مغرب کے نمائندے کی حیثیت سے ہوگا جو صرف دین مسیح، مغربی تہذیب و تمدن اور شترِ بے مہار کی طرح آزاد سماج ہی کو پسند کرے گا۔

نظر برآں ایک مسلمان کا اپنے بچوں کو ایسے اسکولوں میں داخل کرانا حرام و گناہ اور کفر انجام ہوگا۔ اور مسلمانوں کی اجتماعی ذمہ داری ہوگی کہ داخلہ کرانے والے مسلمانوں کو اس طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اقدام سے روکنے کی کارگر تدابیر اختیار کریں تاکہ دینِ اسلام اور تمدنِ اسلام سے بچوں کی وابستگی قائم رہے۔

عزیز گرامی قدر مولانا محمد فیض اللہ صاحب ازہرِ ہند "الجامعۃ الاشرفیہ" مبارک پور کے درجۂ فضیلت کے طالب علم ہیں جو مدرسی تعلیم کا آخری سال ہے۔ انھوں نے سوچا کہ ایسے مبارک اور پر مسرت موقع پر اپنے اعزہ واقربا اور اپنے رُفقا واحباب کو کوئی ایسا دیرپا اور قیمتی تحفہ بھی دیں جس سے ان کو لذتِ کام ودہن نہ سہی مگر ضیافت قلب ونظر ضرور حاصل ہو اور کسی کے اندر اگر کوئی کج فکری یا بے راہ روی ہو تو وہ اسے متنبہ کرنے کے ساتھ اس پر قدغن بھی لگا سکیں اور دشمنانِ اسلام کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کر کے ایک مفید اور نتیجہ خیز راہ عمل متعین کرنے میں مدد دیں۔ چناں چہ انھوں نے اس کتاب کا سلیس اردو میں ترجمہ کیا۔

ترجمہ کا کام کبھی تصنیف سے زیادہ اہم اور دشوار ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ اس میں دو مختلف زبانوں پر عبور کے ساتھ اس موضوع سے بھی واقفیت کی ضرورت ہوتی ہے جس پر مصنف کا راہوارِ قلم حرکت میں آیا ہے۔

مجھے بڑی مسرت ہے کہ مولانا نے اس خارزار وادی سے سلامتی کے ساتھ نکلنے میں بڑی حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔

میں نے اپنی بساط بھر اس میں در آنے والے اغلاط اور خامیوں کی اصلاح کر دی ہے۔

دعا گو ہوں کہ مولائے کریم اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے میں موصوف کو اسی طرح کے مفید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، انھیں عمر دراز سے نوازے اور دینِ اسلام ومذہبِ اہل سنت کا سچا خادم ونمائندہ بنائے۔ آمین۔

محمد عارف اللہ المصباحی
مدرسہ عربیہ فیض العلوم
محمد آباد گوہنہ، ضلع، مئو
۱۵ر مارچ ۲۰۱۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقوش فکر

حضرت علامہ مفتی محمد انور نظامی مصباحی، نائب قاضی ادارۂ شرعیہ (جھارکھنڈ)

علم انسانوں کی وہ خوبی ہے جس کی بنیاد پر وہ دیگر مخلوقات سے ممتاز ہیں علم ہی کی وجہ سے حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام کو فرشتوں پر فضیلت حاصل ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ عزوجل نے علم و جہل کے مابین واضح فرق کی جانب یوں رہنمائی فرمائی۔

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ. (۱)

"کیا وہ لوگ جو علم والے ہیں اور جو لوگ علم والے نہیں ہیں برابر ہو سکتے ہیں؟" یعنی برابر نہیں ہو سکتے۔

ہادی عالم ﷺ نے علم کی اہمیت یوں بتائی۔

طلب العلم فريضة على كل مسلم. (۲) ہر مسلمان پر علم دین حاصل کرنا فرض ہے۔

اطلبوا العلم و لو بالصين. (۳) علم حاصل کرو اگرچہ چین جانا پڑے۔

علم کے مراکز ہر زمانے میں بدلتے رہے ہیں۔ حالات زمانہ اور انسانی حوائج نے علم کے جدید طریقے اور نئے سرچشموں کی ایجاد میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔

موجودہ دور میں سائنس، ٹکنالوجی نے ترقی کی ہے۔ اور انگریزی تعلیم ہر شعبۂ زندگی میں حاوی ہوتی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دور حاضر میں انگلش کی تعلیم دین و مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے لیے بھی ناگزیر ہوتی جا رہی ہے۔ دنیاوی ضروریات کے لیے انگریزی تعلیم کی حیثیت لازمی صورت اختیار کر گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انگلش میڈیم اسکولوں کی پذیرائی ہر معاشرے میں ہو رہی ہے۔ اور بلا تفریق مذہب و ملت لوگ اپنے بچوں کو انگلش اسکولوں میں داخل کر رہے ہیں۔ اور اس خصوص میں عیسائی مشنری اسکول سب سے آگے ہیں، ان کے بعد ڈی۔ اے۔ وی۔ (D A V) اسکول اور آر ایس ایس کے سرسوتی ششو مندر ہیں، جن

---

(۱) الزمر، آیت: ۹.

(۲) مشكوٰة المصابيح، كتاب العلم، ص: ۳٤، مجلس بركات، جامعه اشرفيه، مبارك پور

(۳) شعب الايمان، ج: ۲، ص: ۲۵۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا معیارِ تعلیم بلند ہے۔ جس کی وجہ سے ہر مذہب کے لوگ اپنے بچوں کو ان میں داخل کرتے ہیں۔

تاہم بہت کم افراد یہ جانتے ہیں کہ وہاں تعلیم کے ساتھ بدمذہبیت، کج فکری اور بے عملی کا مسموم زہر ان کے دل و دماغ میں گھولا جاتا ہے۔

ایسے حالات میں جب کہ انگلش کی تعلیم زندگی کے لیے لازمی تصور کی جارہی ہے، اور جو اسکول اس نام پر مقبول ہیں وہاں سے گمراہی جنم لے رہی ہے، مسلم طلبہ کی صحیح تعلیم و تربیت کا انتظام کیسے ہو؟

ہم ان مروجہ اسکولوں کی اصلاح نہیں کرسکتے۔ وہاں دین اسلام کی تعلیم کا اہتمام نہیں ہوسکتا نہ ہی ہم یک لخت تمام مسلمانوں کے بچوں کو روکنے پر قادر ہیں۔ اگر ان کو روکا جاسکتا ہے تو فقط ان اسکولوں کا نعم البدل دے کر ہی۔ لہٰذا مشنری اسکولوں یا دیگر گمراہ اداروں سے بچوں کو بچانے کا ایک راستہ یہی ہے کہ ہمارے لوگ بھی بہتر معیار تعلیم کے ساتھ ایسے انگلش اسکولوں کا انتظام کریں جہاں اسلامیات کی تعلیم معتد بہ مقدار میں دی جائے اور اسکول کا معیار خوب سے خوب تر ہو تاکہ مسلمان اپنے بچوں کا داخلہ بہ رغبت ان میں کرائیں۔ اور مشنری اسکولوں کے بچوں سے کسی طرح بھی ہمارے بچے پیچھے نہ رہیں۔ مدارس میں پرائمری سطح تک اسکولی مضامین بھی داخل ہوں۔

زیرِ نظر رسالہ ''مشنری اسکولوں میں مسلم طلبہ کا انجام'' ایک عربی رسالے کا اردو ترجمہ ہے۔ عزیز گرامی حضرت مولانا حافظ محمد فیض اللہ برکاتی مصباحی قابل مبارک باد ہیں کہ انھوں نے اس رسالے کو اردو کا جامہ پہنانے کے لیے کافی محنت کی ہے۔ اور کوشش کی ہے کہ لفظی کے بجائے بامحاورہ ترجمہ ہو۔ اور اس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہیں۔ مولانا موصوف ہزاری باغ ضلع کے ایک گاؤں (چوبے) کے رہنے والے ہیں محنتی ہیں اللہ تعالیٰ نے ذہانت و فطانت سے نوازا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ازہر ہند جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں اپنی جماعت میں ممتاز رہے ہیں۔ اس سال (۲۰۱۴ء) میں ان کی دستار فضیلت ہے مولیٰ تعالیٰ موصوف کی اس قلمی خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

محمد انور نظامی مصباحی

نائب قاضی ادارۂ شرعیہ جھارکھنڈ۔

کنگھرا، سودن، ضلع: ہزاری باغ (جھارکھنڈ)

جمعرات ۴/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ/ ۶/ مارچ ۲۰۱۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

استاذ گرامی حضرت مولانا محمد عرفان عالم مصباحی مدظلہ العالی
استاذ: جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

اسکول انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کا اردو ترجمہ تعلیم گاہ اور عربی تعبیر مدرسہ ہے۔ یہ لفظ ہر اس عمارت یا جگہ کے لیے ہے جہاں علم کی شمعیں روشن کی جاتی ہیں، خواہ وہ علم دین سے متعلق ہو یا دنیا سے۔

ترجمے کی حد تک تو یہ لفظ ٹھیک ہے مگر زبان کی رنگت نے اسے اپنے رنگ میں رنگ لیا اور اب یہ لفظ صرف عصری اور دنیوی تعلیم گاہوں کے ساتھ خاص ہو کر رہ گیا۔ یعنی لغوی معنیٰ کا عموم اصطلاحی مفہوم میں باقی نہ رہا۔ اگرچہ اب بھی یہ لفظ تعلیم گاہ ہی کے لیے خاص ہے۔

علم دینی ہو یا دنیوی دونوں اچھے ہیں۔ علم میں فی نفسہ کوئی خرابی نہیں اور ہو بھی کیسے کہ یہ وہ جوہر ہے جسے خود علام الغیوب نے سراہا ہے۔

دراصل تعلیم کے بعد جو نظریات پیدا ہوتے، جو قلبی رجحانات جنم لیتے ہیں، اچھائی یا برائی ان میں ہوتی ہے اور ان ہی افکار و خیالات کے ذریعہ عمل میں بھی در آتی ہے۔ پھر عملی میدان میں پائی جانے والی اس کی خرابی علم و تعلیم کی طرف منسوب ہو جاتی ہے۔

ایک ہی لفظ زبان کے اختلاف کی وجہ سے معنیٰ و مفہوم کے اختلاف کا شکار ہو گیا۔

مدرسہ: جہاں دینی تعلیم کا اہتمام ہوتا ہے اور بقدر ضرورت عصری تعلیم کا بھی انتظام ہوتا ہے۔

اسکول: جہاں عصری اور مادی تعلیم کا ہی انتظام ہوتا اور کبھی کبھی محض نام کے لیے دینی تعلیم کو مختصر ترین جگہ دی جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا فرق ہے جس پر بہت سے شرعی احکام کا مدار ہے۔

اس کے علاوہ ایک فرق اور ہے جس کے بطن سے کئی خرابیاں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

مدرسے کی تعلیم کا مدار دین فطرت یعنی اسلامی شریعت پر ہے اور اسلامی شریعت کی اصل قرآن و سنت ہے۔ اسی لیے مدارسِ اسلامیہ میں فرائض و واجبات اور سنن کے علاوہ آداب پر بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص توجہ ہوتی ہے۔ تاکہ ان درس گاہوں کا فیض یافتہ شرعی اور اخلاقی دونوں اعتبار سے کامل انسان بنے۔ اور اسی کا اثر ہے کہ طلبائے مدارس کے لاشعور میں یہ چیزیں رچ بس جاتی ہیں اور وہ شرعی و اخلاقی اقدار کے خوگر ہو جاتے ہیں۔ اور عصری اسکولوں میں فرائض و واجبات اور سنن و آداب میں سے کسی پر توجہ نہیں ہوتی، اور ہوتی بھی ہے تو عشر عشیر۔ ان کا اصل مقصد دنیاوی اعتبار سے اپنے طلبہ کو کامیاب بنانا ہوتا ہے۔ وہ انسان کامل اور آدمیت کا نمونہ ہیں یا نہیں۔ اس سے سروکار نہ کے برابر ہوتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے ان کے لاشعور میں مذہب سے بے گانگی اور ادب و تعظیم کے مقابلے میں خودسری و بے باکی گھر کر لیتی ہے۔

اسکول اور مدرسے کی مثال یوں بنتی ہے جیسے ایک ہی باپ کے دو بیٹے ہوں۔ ان میں سے ایک کو اعلیٰ تعلیم کے لیے یورپ (جہاں تعلیم کا مدار عصری تقاضوں پر ہوتا ہے اور پوری توجہ مادیت پر صرف کی جاتی ہے۔ جس کے سبب طلبہ جذبات سے عاری مشینی انسان بن کر رہ جاتے ہیں۔) بھیج دے اور دوسرے کو اپنے پاس ہی رکھے۔ چند سال گزرنے کے بعد دونوں بیٹے بجا ہوں تو دونوں کے اخلاق و کردار میں زمین آسمان کا فرق نظر آئے گا۔ ایک تعلیمی لحاظ سے مکمل اور عصری تقاضوں کو پورا کرنے والا مگر اخلاقی اقدار سے عاری ہوتا ہے، تو دوسرا دیگر پہلوؤں میں کمزور ہوتے ہوئے بھی اخلاق و کردار کا پیکر نظر آتا ہے۔

والدین کے سامنے سر جھکائے رہنا، ان کی باتوں پر عمل کرنا، ان کی تعظیم میں کھڑا ہونا، ان کے لیے دل و جان قربان کر دینا، ایک کی فطرت بن جاتی ہے تو دوسرا اپنے بھائی کی ان حرکتوں کو پاگل پن تصور کرتا ہے، اور تعجب سے کہتا ہے کہ تم ان کی ہر بات کیوں مان لیتے ہو؟ ان کے سامنے باادب کھڑے کیوں رہتے ہو؟

ایک ہی خون دونوں کی رگوں میں دوڑ رہا ہے۔ مگر تربیت کے فرق اور تعلیم کے اختلاف نے دونوں کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔

یہ حال تو ان عصری درس گاہوں کا ہے جن میں تعصب پرستی اور ترجیحی سلوک نہیں ہوتا اور جن تعلیمی اداروں کی بنیاد ہی عصبیت پر ہے ان کا حال کیا ہو سکتا ہے یہ تصور سے بالاتر ہے۔

اس زمانے میں عصری علوم کی ضرورت بھی بڑی شدید ہے تاکہ ہر شعبۂ حیات میں ہمارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افراد موجود ہوں اور ہمارے وہ دنیوی امور جو ضروری ہوں بلا حرج و مشقت حل ہوتے رہیں۔

لہٰذا ایسی درس گاہوں کا قیام جن میں اسلامی شریعت کے سائے میں عصری علوم کا انتظام ہو بہت ضروری ہے۔ ایک متبادل صورت مدرسے ہیں کہ ان ہی میں سے بعض میں عصری علوم کا ضروری اور معتدبہ حصہ رکھا جائے یا اس کا مستقل شعبہ قائم کیا جائے۔ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بعد ذالک امرًا.

زیر نظر رسالہ مولانا محمد فیض اللہ برکاتی مصباحی کی کاوش ہے اور ایک عربی رسالے کو اردو کے قالب میں پیش کرنے کی اچھی کوشش ہے۔ ترجمہ نگاری بہت مشکل فن ہے کہ اس میں دونوں زبانوں کی اصطلاحات و تعبیرات اور ان کے نشیب و فراز سے آگہی ضروری ہے۔ یہاں اپنے دل کی بات نہیں کہی جاتی بلکہ مصنف کے دل میں سرایت کرکے اس کی مراد معلوم کرنے کے بعد اسی کی مرضی کے مطابق دوسری زبان میں اس کی تعبیر لائی جاتی ہے۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا نے کتنا دشوار مرحلہ طے کیا ہے۔ موصوف سے مستقبل میں بہت ساری امیدیں ہیں۔ ترجمہ نگاری ہی کے باب میں ابھی بہت سارے کام ہیں۔ جمع و تالیف اور اخذ و تلخیص کے شعبے الگ منتظر ہیں کہ کوئی مرد میدان آئے اور ان کی طرف توجہ دے۔ لگاتار کوشش ہوتی رہی تو مولانا قوم کے لیے بڑے مفید ثابت ہوں گے۔

فرصت اور وقت کی کمی نے بغور پورے رسالے کے مطالعہ کا وقت نہیں دیا، جہاں تک دیکھا عمدہ پایا۔ اللہ رب العزت مولانا کو بے لوث خدمت دین کی مزید توفیق بخشے اور اپنے حبیب پاک ﷺ کی رضا عطا فرمائے۔ (آمین)

دعا جو دعا گو

محمد عرفان عالم مصباحی

استاذ: جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

۱۴ ربیع الآخر ۱۴۳۵ھ / ۱۷ مارچ ۲۰۱۴ء

بروز دوشنبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علیٰ جمیع نعمہ ولا سیما نعمۃ الایمان والاسلام، والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد سید الرسل الکرام، وافضل من ھدی اللہ بہ الانام، وعلیٰ آلہ واصحابہ الائمۃ الاعلام. اما بعد:

بلا شبہہ ملت اسلامیہ اور امت محمد یہ ﷺ کے لیے سب سے بڑی مصیبت جوان دنوں بیشتر اسلامی ملکوں میں پائی جارہی ہے، وہ یہ ہے کہ کچھ ناسمجھ مسلمان دنیاوی تعلیم حاصل کرنے اور انگریزی زبان سیکھنے کی غرض سے اپنے بچوں کو عیسائی اسکولوں میں داخل کراتے ہیں اور اس ضمن میں بچے عیسائی مذہب بھی سیکھتے ہیں اور عیسائی بچوں کے ساتھ ان کی مذہبی عبادتوں میں بھی شریک ہوتے ہیں جو کہ صریح کفر ہے جس سے اللہ تعالیٰ، ہمارے نبی محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی راضی نہیں ہیں۔

وہ کثیر اسلامی مدارس، جن کی تعداد سیکڑوں اور ہزاروں سے بھی متجاوز ہے جنھیں خلیفۂ عصر، سلطان اعظم امیر المومنین حضرت سلطان غازی عبد الحمید خاں ثانی (اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے اسلام اور مسلمانوں کو سربلند فرمائے اور ان کو ہمیشہ غالب نصرت اور روشن فتح سے نوازے) نے اپنے تمام ممالک محروسہ میں کھول رکھے ہیں، ان کے ہوتے ہوئے ان اسکولوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے جنھیں عیسائیوں اور فرنگیوں نے اسلامی ملکوں میں مسلمانوں کے بچوں کو گمراہ کرنے کے لیے کھول رکھا ہے۔

یقیناً سلطان غازی عبد الحمید خاں ثانی علیہ الرحمۃ نے اللہ تعالیٰ کی مدد، اس کے حسن توفیق اور نبی اعظم ﷺ کی روحانی مدد سے اپنے دار الخلافہ قسطنطنیہ میں، اور اپنی سلطنت عثمانیہ کے تمام ملکوں میں (اللہ تعالیٰ انھیں ہر طرح کی مصیبت سے محفوظ رکھے) جو تعلیم گاہیں کھولی ہیں، وہ مسلمانوں کو اس سے بے نیاز کر دیتی ہیں کہ وہ دینی یا دنیوی علم حاصل کرنے یا مشرقی اور مغربی کوئی بھی زبان سیکھنے کے لیے عیسائی اسکولوں کا رخ کریں۔ سلطان کی یہ ساری کوشش اس جذبے کے تحت ہے کہ مسلمانوں کا دین بھی محفوظ رہے اور دنیا بھی۔ وہ (اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرماتے ہوئے انھیں اپنے حفظ وامان میں رکھے) تمام مسلمانوں کے لیے نہ صرف ایک نہایت مہربان باپ کے درجے میں ہیں، بلکہ ان سے کہیں زیادہ اس بات کے خواہش مند ہیں کہ ان کی اولاد کی اچھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تربیت اس شرعی طریقے پر ہو جو دین و دنیا کی سعادت اور اسلامی عقائد کی سلامتی کا جامع ہو۔ احمد للہ علی ذلك.

جب میں نے یہ صورت حال دیکھی اور مجھے یقین ہو گیا کہ جس مسلمان نے بھی ان فرنگی اسکولوں میں اپنے بچے کا داخلہ کروایا، یقیناً اس نے اپنے آپ کو اور اپنے بچے کو ہلاکت کے عظیم ترین غار میں ڈال دیا، اور جب میں نے یہ جان لیا کہ میرے لیے بلکہ کسی بھی مسلمان کے لیے یہ روا نہیں کہ ان منکرات پر خاموشی اختیار کرے جو مذہب اسلام اور امت مسلمہ کے لیے سب سے بڑی مصیبت ہیں، تو میں نے یہ کتاب ترتیب دی۔ یہ کتاب میرے ان تمام مسلمان بھائیوں کے لیے نفع بخش ہے جو اسے قبول کریں اور اس کی باتوں پر توجہ دیں، اس کتاب کے ذریعہ میں بقیہ ممالک کے ان تمام لوگوں کو (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈراتا ہوں جن تک یہ کتاب پہنچے، اس میں میں نے جنت اور دوزخ دونوں کے راستے واضح طور پر بیان کر دیے ہیں، تاکہ اللہ واحد و قہار کی بارگاہ میں اس شخص کے لیے کوئی عذر نہ رہے جو اس ناپسندیدہ کام کا مرتکب ہو، یا کسی بھی طرح اس سے منع و انکار پر قدرت رکھنے کے باوجود خاموشی اختیار کرے۔ میں نے اس کا نام "ارشاد الحیاری فی تحذیر المسلمین من مدارس النصاری" (نصرانی اسکولوں سے مسلمانوں کو بچانے میں اہلِ حیرت کی رہنمائی) رکھا اور اسے ایک مقدمہ، چالیس فصل اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے خالص اپنی رضا کا سامان کر دے اور اپنے نبی سیدنا محمد ﷺ کے صدقے اس کے نفع کو عام فرمائے۔

تنبیہ: میں نے یہ کتاب چالیس فصلوں پر انھیں افکار و خیالات کے مطابق ترتیب دی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کی تحریر کے وقت میرے دل میں ڈالے۔ لکھتے وقت ان فصلوں میں کچھ باتوں کی تکرار بھی ہو گئی ہے لیکن میں نے ان فصلوں کو ان کی تکمیل کے بعد اسی حالت پر برقرار رکھا ہے جو تالیف کے وقت تھی، ان میں نہ کچھ تقدیم و تاخیر کی اور نہ مکررات میں سے کچھ حذف ہی کیا؛ کیوں کہ یہ تکرار بھی نفع بخش ہے اور تقدیم و تاخیر میں کچھ ضرر بھی نہیں۔

مقدمہ شروع کرنے سے پہلے یہ جان لینا چاہیے کہ کچھ منکرات وہ ہیں جن کے منکر اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبیح شرعی ہونے کے لیے کوئی دلیل قائم کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ان کی شدت قبح اور ظہور شناعت کے پیش نظر ان کے منکر ہونے میں محض ان کی حالت کا بیان ہی کافی ہے۔

مثلاً جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ دن میں لوگوں کے سامنے زنا کرے تو اس کے اس فعل کی برائی بتانے کے لیے دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف اس بدکار مرد اور عورت کی حالت کا ذکر کر دینا ہی منع و انکار اور زنا کی قباحت ظاہر کرنے کے لیے کافی ہے۔ اور بخدا! اس سے عظیم تر وہ برائی ہے جس کے مرتکب کچھ نادان نافرمان مسلمان ہوئے، وہ یہ کہ انھوں نے اپنے بچوں کا عیسائی اسکولوں میں داخلہ کرایا، بالخصوص ان شرطوں کے ساتھ جن کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

تو جب میں یہ کہوں کہ فلاں مسلمان نے ایک عیسائی اسکول میں اپنے بچے کا داخلہ کرایا اس شرط کے ساتھ کہ وہ عیسائی مذہب کی تعلیم حاصل کرے گا، عیسائی بچوں کے ساتھ گرجا گھر جائے گا، ان کے ہمراہ عیسائیوں کی سی عبادت کرے گا، تو یہ کام چوں کہ قباحت اور برائی کی آخری حد کو، اور ایسا کرنے والا گمراہی اور بے حیائی کی انتہا کو پہنچا ہوا ہے؛ اس لیے اس کی قباحت ثابت کرنے کے لیے نہ کوئی دلیل پیش کرنے کی حاجت اور نہ یہ بتانے کی ضرورت کہ یہ بدترین منکرات میں سے ہے۔ بلکہ محض اسے بیان کر دینا اس کی قباحت ظاہر کرنے اور اس کا ارتکاب کرنے والے جاہلوں، فاسقوں اور گمراہوں کی مذمت کے لیے کافی ہے۔

اے کاش! مجھے علم ہوتا کہ یہ جاہل فاسق یا دین سے سرتابی کرنے والا منافق اللہ تعالیٰ سے تو نہیں ڈرتا، اس سے حیا نہیں کرتا، عذاب اور حساب سے خوف نہیں کھاتا تو کم از کم اپنی جماعت اور اپنے ہم مذہبوں سے بھی حیا کیوں نہیں کرتا جن کے ساتھ وہ اور اس کی اولاد ننگ و عار کی حالت میں زندگی بسر کر رہی ہے۔ بلکہ بخدا! وہ ان کافروں کی نگاہوں سے بھی گر جاتا ہے؛ کیوں کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ اس شخص کا کوئی مذہب نہیں ہے اسی لیے وہ اسے ایک خیانت پسند اور بے وفا شخص کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ کیوں کہ انھیں معلوم ہے کہ ان کے شرائط کے مطابق ان کے اسکولوں میں اپنے بچوں کو داخل کرانے سے اس کا مقصد بچوں کو حقیقتاً عیسائی بنانا نہیں ہے، بلکہ محض اپنے دین سے اس کی لاپرواہی اس عمل کا باعث بنی ہے۔ اور اس کے لیے اس نے ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلاکتوں کی بھی کوئی پرواہ نہ کی جواسے اور اس کے بچوں کو ان کے دین میں لاحق ہوں گی۔

ایسے شخص کے لیے سب سے بڑا عذر سرکار علیہ السلام کا یہ فرمان ہے: جب تمھیں حیا نہیں تو جو چاہو کرو۔ اور اس نے حیا کا قلادہ اپنی گردن سے اتار پھینکا اور اس کے نزدیک کفر و ایمان اور مدح وذم سب برابر ہو گئے۔

اب میں اس کتاب کا مقدمہ شروع کرتا ہوں۔ اور تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو درستی کی رہ نمائی فرمانے والا ہے۔

مقدمہ دو مبحثوں پر مشتمل ہے

مبحث اول:

خیر خواہی اور نصیحت کے بارے میں بعض آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ

یہ مبحث دوم کی طرح امام نووی علیہ الرحمۃ کی شرح مسلم، ریاض الصالحین اور ابن علان کی شرح ریاض الصالحین کا اختصار ہے۔ بجز شیخ اکبر کی عبارت کے جو میں نے ان کی کتاب سے نقل کی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے جو بات کہی اس کے بارے میں ان کی طرف سے خبر دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وانصح لکم، میں تمھارا بھلا چاہتا ہوں۔

حضرت سلمی نے حقائق میں لکھا ہے کہ بعض مفسرین نے "انصح لکم" کی تفسیر یہ کی ہے، میں ہدایت کی طرف تمھاری رہ نمائی کرتا ہوں۔ شاہ کرمانی نے فرمایا: نصیحت کی علامتیں تین ہیں:

(۱) مسلمانوں کو مصائب میں مبتلا دیکھ کر دل کا غمگین و رنجیدہ ہونا۔ (۲) ان کی خیر خواہی کرنا۔ (۳) ان کی ایسے کاموں کی جانب رہ نمائی کرنا جو ان کے لیے مفید اور کار آمد ہوں اگرچہ وہ اپنی جہالت و نادانی سے اس ہدایت و رہ نمائی کو ناگوار سمجھیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود صلی اللہ علی نبینا وعلیہ وسلم کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا: "انا لکم ناصح امین" میں خدا کی عبادت کرنے اور اس کے ماسوا خداؤں سے رشتہ ناطہ توڑ لینے کا جو حکم تمھیں دے رہا ہوں اس میں میں تمھارا بہی خواہ ہوں اور اللہ کے پیغام کو پہنچانے اور خیر خواہی کرنے میں امانت دار ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بارے میں حدیثیں بھی بکثرت وارد ہیں۔ امام مسلم ابورقیہ تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے، یعنی یہ دین کا ستون اور اس کا قوام ہے۔ جیسے کہ فرمایا: حج عرفہ ہے، یعنی حج کا ستون اور اس کا قوام مدار وقوف عرفہ ہے۔

اس حدیث میں دین کو نصیحت قرار دے کر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نصیحت کی اتنی زیادہ تعریف فرمائی کہ اسے پورا دین ٹھہرادیا اگرچہ وہ اس کے علاوہ اور بہت سے اوصاف وخصائل پر بھی مشتمل ہے۔

صحابۂ کرام کہتے ہیں: ہم نے عرض کی یہ خیر خواہی کس کے لیے ہے آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے۔ خطابی نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے خیر خواہی کا مطلب ہے: اس پر ایمان لانا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، اس کے اسماوصفات میں جدال ونزاع نہ کرنا، اس کو صفات جمال وکمال سے متصف کرنا، ہر طرح کے عیوب ونقائص سے اس کو پاک جاننا، اس کی فرماں برداری کرنا، اس کی نافرمانی سے بچنا، اسی کے لیے محبت کرنا اور اسی کے لیے بغض رکھنا، اس کے فرماں برداروں سے دوستی رکھنا، نافرمانوں سے دشمنی رکھنا، اس کے ساتھ کفر کرنے والوں سے جہاد کرنا، اس کی نعمتوں کا معترف ہونا، ان نعمتوں پر اس کا شکر گزار ہونا، تمام معاملات میں اخلاص برتنا، مذکورہ تمام اوصاف کی جانب دعوت دینا اور ان پر لوگوں کو ابھارنا، لوگوں کے ساتھ نرم سلوک کرنا اور ان باتوں کی ان کو تعلیم دینا جنھیں وہ سمجھ سکتے ہوں۔

خطابی نے مزید کہا: ان اوصاف میں درحقیقت بندے کی خود اپنی خیر خواہی ہے؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نصیحت کرنے والوں کی نصیحت اور سارے عالم سے بے نیاز ہے۔

(پھر سرکار نے ارشاد فرمایا:) یہ خیر خواہی اللہ کی کتاب کے لیے ہے۔ علما نے بیان کیا ہے کہ کتاب اللہ کی خیر خواہی کا مطلب ہے: اس پر ایمان رکھنا کہ یہ اللہ کا کلام اور اس کا نازل کردہ ہے، مخلوق کا کوئی بھی کلام اس کے مشابہ نہیں ہوسکتا اور کوئی بھی انسان اس جیسا کلام پیش کرنے پر قادر نہیں، کما حقہ اور اچھے انداز میں اس کی تلاوت کرنا، تلاوت کے وقت فروتنی اختیار کرنا، حروف کی صحیح ادائیگی کرنا، تحریف کرنے والوں کی بے جا تاویلوں سے اس کی حفاظت کرنا، اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام باتوں کی تصدیق کرنا، اس کے احکام سے آگاہ ہونا، اس کے علوم کو سمجھنا، اس کے حکم کی بجاآوری کرنا، اس کی نصیحتوں پر دھیان دینا، اس کے عجائب میں غور وفکر کرنا، اس کی محکم آیتوں پر عمل پیرا ہونا، متشابہات کو حق ماننا، اس کے عام وخاص، ناسخ ومنسوخ اور اس کی تمام وجوہ وانواع کی تلاش وجستجو کرنا، اس کے علوم کی نشر واشاعت کرنا، لوگوں کو اس کی جانب اور اس کی ان نصیحتوں کی جانب بلانا جنھیں ہم بیان کر چکے۔

(پھر سرکار علیہ السلام نے فرمایا:) یہ خیر خواہی اللہ تعالیٰ کے رسول کے لیے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے لیے خیر خواہی کا مطلب ہے: آپ کی رسالت کی تصدیق کرنا، آپ کی لائی ہوئی تمام باتوں پر ایمان رکھنا، اور جن باتوں کے کرنے کا آپ نے حکم دیا انھیں بجالانا اور جن باتوں سے روکا ان سے باز رہنا، زندگی میں اور وفات کے بعد آپ کی نصرت وحمایت کرنا، آپ کے دشمنوں سے دشمنی کرنا، اور دوستوں سے دوستی رکھنا، آپ کے حق کو عظیم جاننا، آپ کی تعظیم وتوقیر کرنا، آپ کے طریقہ سنت کا احیا کرنا، آپ کا پیغام عام کرنا، آپ کی احادیث کی نشر واشاعت کرنا، ان کے علوم سے فائدہ اٹھانا، ان کے معانی کی سمجھ پیدا کرنا، لوگوں کو ان کی جانب بلانا، ان کی تعلیم دینے میں نرمی و مہربانی سے کام لینا، ان کو عظیم وجلیل جاننا، انھیں پڑھنے کے وقت باادب رہنا، علم نہ ہونے پر ان میں کلام کرنے سے باز رہنا، ان سے نسبت وتعلق رکھنے کی وجہ سے محدثین کی تعظیم کرنا، آپ کے اخلاق وعادات کو اختیار کرنا، آپ کے آداب کو اپنانا، آپ کی آل اور آپ کے اصحاب سے محبت کرنا، باب سنت میں بدعتیوں سے اور کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ پر طعن کرنے والے سے بغض رکھنا۔

(پھر سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:) اور یہ خیر خواہی ائمہ مسلمین کے لیے ہے۔ ان کی خیر خواہی یہ ہے: حق پر ان کی مدد کرنا، اس میں ان کی فرماں برداری کرنا، انھیں اس کا حکم دینا، نرمی اور لطف کے ساتھ انھیں متنبہ کرنا اور پند وموعظت کرنا، انھیں مسلمانوں کے ان حقوق سے آگاہ و باخبر کرنا جن سے وہ غافل ہیں اور جو ان تک رسائی حاصل نہ کر سکے ہیں۔ ان کے خلاف بغاوت نہ کرنا، ان کی اطاعت وفرماں برداری کے لیے مسلمانوں کے دلوں کا مانوس ہونا، جھوٹی تعریف کر کے انھیں دھوکے میں نہ ڈالنا، ان کے لیے صلاح وفلاح کی دعا کرنا۔

یہ سب اس بنا پر ہے کہ ائمہ سے مراد خلفا اور وہ لوگ ہیں جن پر مسلمانوں کے معاملات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی انجام دہی کی ذمہ داری ہے۔ یہی مشہور ہے اور خطابی نے اس کو بیان کیا ہے۔ پھر انھوں نے کہا کہ لفظ ائمہ کو ائمہ علمائے دین کی تاویل میں بھی لیا جاتا ہے تو ان کی خیر خواہی کا مطلب ہوگا: ان کی روایات کو قبول کرنا، احکام میں ان کی تقلید کرنا، ان کے ساتھ حسنِ ظن رکھنا۔

(اس کے بعد سرکار علیہ السلام نے فرمایا:) یہ خیر خواہی عام مسلمانوں کے لیے ہے۔ ان کی خیر خواہی یہ ہے: دنیوی و اخروی مصلحتوں کی جانب ان کی رہ نمائی کرنا، ان مصلحتوں پر اپنے قول و عمل سے ان کی مدد کرنا، ان کی پردہ پوشی کرنا، ان کی ضروریات پوری کرنا، ان سے ضرر رساں چیزوں کو دور کرنا، ان کے لیے نفع بخش چیزوں کے حصول کا سبب بننا، نرمی کے ساتھ انھیں نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، جو خود کو پسند ہو وہی ان کے لیے بھی پسند کرنا اور جو خود کو ناپسند ہو وہ ان کے لیے بھی ناپسند کرنا، اپنے قول و فعل سے ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرنا، انھیں نصیحت کی ان تمام قسموں کو اختیار کرنے پر برانگیختہ کرنا جن کا بیان ہم نے ابھی کیا ہے۔

اسلاف کرام میں کچھ ایسے بھی تھے جو نصیحت و خیر خواہی میں اس حد تک پہنچے ہوئے تھے کہ انھوں نے اپنی دنیا کو نقصان میں ڈال دیا اور اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ ابن بطال نے کہا: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نصیحت و خیر خواہی کا نام دین اور اسلام ہے اور اس پر بھی دلیل ہے کہ دین قول پر واقع ہوتا ہے۔ نصیحت فرض کفایہ ہے جسے اگر ایک شخص بھی ادا کر دے تو وہ باقی لوگوں سے ساقط ہو جائے گا۔ یہ بقدر طاقت و ضرورت اس وقت واجب ہے جب نصیحت کرنے والے کو یہ معلوم ہو کہ اس کی نصیحت قبول کی جائے گی، اس کی بات مانی جائے گی اور اسے اپنے اوپر کوئی خطرہ بھی نہ ہو۔ لیکن جب اسے لوگوں کی طرف سے کسی اذیت اور تکلیف کا اندیشہ ہو تو اس کے لیے نصیحت صرف جائز ہے لازم نہیں۔

صحیح و متفق علیہ[1] حدیث میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی یعنی ان سے یہ عہد و پیمان کیا کہ نماز قائم کروں گا، زکوٰۃ ادا کروں گا، اور تمام مسلمانوں کے لیے خیر خواہی کروں گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک دوسری متفق علیہ حدیث صحیح میں ہے کہ رسول اللہ

(۱) حدیث متفق علیہ: وہ حدیث ہے جو بخاری و مسلم دونوں میں ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہ ہوگا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی بھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ ابن الصلاح نے کہا: اس حدیث کو دشوار اور مشکل سمجھا جاتا ہے حالاں کہ ایسا نہیں ہے؛ کیوں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ تم میں کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہ ہوگا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ اہل ایمان ایک جسم کی طرح ہیں کہ جب جسم کا کوئی ایک حصہ بیمار ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے پورا جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

سیدی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب "الامر المحکم المربوط بما یلزم الشیخ و المرید من الشروط" کے شروع میں لکھا ہے "جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے ارشاد فرمایا:

وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴿۲۱۴﴾ (۱)

"اور اے محبوب! اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈراؤ"

تو محمد ﷺ نے اپنے قرابت داروں کو بلایا اور کوہ صفا پر کھڑے ہو کر انھیں ڈر سنانے لگے اور جس بات کے کہنے کا آپ کو حکم دیا گیا تھا وہ ارشاد فرمانے لگے۔ (صحیح مسلم)

امام مسلم نے ہی اپنی صحیح میں نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث تخریج فرمائی کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: دین نصیحت کا نام ہے، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، ائمہ مسلمین اور عامہ مسلمین کے لیے۔ شریعت کے حکم کے مطابق قریبی رشتہ دار بھلائی کے زیادہ حق دار ہیں۔

ان کی دو قسمیں ہیں: ایک قرابت خاکی (نسبی قرابت) دوسری قرابت دینی۔ شریعت میں اعتبار قرابت دینی ہی کا ہے؛ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو مذہب والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔ لہٰذا اگر دین نہ ہو تو نسبی قرابت کسی چیز کی وارث نہ ہو۔

ہمارے شیخ ابوالعباس نے اس کی طرف ایک لطیف اشارہ کیا ہے، وہ یہ کہ ایک دن میں

---

(۱) الشعراء، آیت: ۲۱۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر پوچھا: قریبی رشتہ دار بھلائی کے زیادہ مستحق ہیں، تو انھوں نے جواب دیا: ہاں! وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھلائی کے زیادہ مستحق ہیں۔ مگر اللہ نے ارشاد فرمادیا ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ. (۱) "ایمان والے ہی آپس میں بھائی بھائی ہیں"

اس لیے جب ایمان ثابت ہوگا تو رشتہ اخوت ثابت ہوگا۔ اور جب رشتہ اخوت ثابت ہوگا تو شفقت و رحمت ثابت ہوگی اور شفقت و رحمت کے معنی اس کے سوا اور کیا ہے کہ تم اپنے بھائی کو دوزخ سے بچا کر جنت میں لے جاؤ، اسے جہالت سے علم کی طرف، مذمت سے مدح کی طرف اور نقص سے کمال کی طرف منتقل کرو؛ کیوں کہ امام مسلم نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے کہ بندے کا ایمان اس وقت تک کامل نہ ہوگا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اہل ایمان غیروں کے خلاف باہم متحد و متفق ہیں۔ ایک مومن دوسرے مومن کے حق میں عمارت کی طرح ہے، جس کا بعض حصہ بعض کو قوت پہنچاتا ہے۔

اس حکم کے مطابق مومنین کی خیر خواہی کرنا، انھیں غفلت سے ہوش میں لانا، جہالت کی نیند سے انھیں بیدار کرنا اور انھیں جہنم کے اس گڑھے میں گرنے سے بچانا ضروری ہے جس کے قریب وہ جا پہنچے ہیں۔

اس کتاب کے مولف فقیر یوسف نبہانی عفا اللہ عنہ نے کہا: یہ بات پورے طور پر راسخ ہوگئی کہ نصیحت نہایت تاکید کے ساتھ شرعاً مطلوب ہے؛ کیوں کہ سرکار علیہ السلام کے فرمان "الدین النصیحة" میں اسے دین قرار دیا گیا ہے۔

نصیحت کے کثیر مراتب ہیں، ان میں سب سے اعلیٰ وہ ہے جس کا تعلق دینی معاملات سے ہو، خاص طور سے جو دین کی اساس اور اس کی بنیاد سے اس طرح متعلق ہو کہ آپ کے اوپر جس شخص کی خیر خواہی اور نصیحت لازم ہے، اس کے (معاذ اللہ!) دین اسلام سے نکل جانے کا اندیشہ ہو ان اسباب و ذرائع کو بروئے کار لانے کی وجہ سے، جن کے مہلک نتائج سے وہ ناآشنا ہے۔ تو اس صورت میں اس کی خیر خواہی کرنا اور اسے ان اسباب کے مضر اثرات و نتائج سے آگاہ کرنا واجب ہے، اور یہ ایسے اسباب سے واقف تمام لوگوں کے لیے نہایت تاکیدی حکم ہے۔

---

(۱) الحجرات، آیت: ۱۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں میں سے ایک آج کل بعض ممالک میں جاہل مسلمانوں کا اپنے بچوں کو عیسائیوں کے اسکولوں میں داخل کرانا ہے۔ یہ بچے ان میں چند سال رہ کر اس حال میں نکلتے ہیں کہ زیادہ تر ان کا عقیدہ بگڑ چکا ہوتا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں تیرے نبی سیدنا محمد ﷺ کی جاہ و منزلت کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں کہ ہم کو اور تمام مسلمانوں کو اپنے دین مبین کی نعمت اور صراط مستقیم کی ہدایت پر ہمیشہ قائم رکھ جو ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تو نے انعام فرمایا اور ان لوگوں کے راستے سے دور رکھ جن پر تیرا غضب ہوا اور جو گمراہ ہیں۔ آمین۔

مبحث ثانی:
امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے بیان میں

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ. (۱)

اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے۔

خیر: سے مراد تمام اچھے اور قابل رغبت افعال ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ اسلام سے کنایہ ہے۔

وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (۲)

"اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری بات سے روکیں اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں"

اور فرمایا:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ. (۳)

تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔ لہذا جس کے اندر یہ وصف پایا جائے گا وہی امت کے افضل ترین گروہ میں سے ہوگا۔

---

(۱) آل عمران، آیت: ۱۰۴ (۲) آل عمران، آیت: ۱۰۴

(۳) آل عمران، آیت: ۱۱۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا:

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ (۱)

اے محبوب! عفو و درگزر سے کام لو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

اور فرمایا:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ۔ (۲)

اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، ایک دوسرے کے مددگار ہیں

سلمی نے حقائق میں فرمایا: "اولیا" سے مراد ایسے انصار و اعوان ہیں جو عبادت میں ایک دوسرے کی مدد کرتے، عبادت کی جانب سبقت کرتے، ان کا ہر فرد اپنے ساتھی کی پشت پناہی کرتا اور نجات کی راہ پر چلنے میں اس کی مدد کرتا ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کے حق میں اس عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو قوت پہنچاتا ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں۔ ابوبکر وراق نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن سے فطری اور طبعی محبت کرتا ہے۔ اور منافقوں کے برخلاف فرمان خداوندی:

"وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ" (۳) کے مطابق لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتا اور انھیں برائی سے روکتا ہے۔

اور فرمایا:

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾ (۴)

---

(۱) الاعراف، آیت: ۱۹۹ (۲) التوبہ، آیت: ۷۱

(۳) آل عمران، آیت: ۱۰۴ (۴) المائدہ، آیت: ۷۸-۸۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی اسرائیل کے کافروں پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی لعنت کی گئی اور یہ ان کی نافرمانی اور ان کے حد سے گزر جانے کے سبب ہوئی۔ وہ کسی ایسے برے کام سے ایک دوسرے کو نہ روکتے جس کا وہ ارتکاب کرتے۔ ضرور وہ بہت ہی برا کام کرتے تھے۔ ان میں تم بہتوں کو دیکھو گے کہ وہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔ کیا ہی بری چیز ہے وہ جو انھوں نے اپنے لیے آگے بھیجی۔ یعنی یہ کہ اللہ کا ان پر غضب ہوا، اور وہ عذاب ہی میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور اگر وہ ایمان لاتے اللہ اور نبی پر اور اس پر جو ان کی طرف اترا تو کافروں سے دوستی نہ کرتے، مگر ان میں تو بہتیرے فاسق ہیں۔

اور فرمایا: وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ. (۱)

"اور فرمادو کہ حق تمھارے رب کی طرف سے ہے"۔

یعنی حق وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہو نہ کہ وہ جس کا ہوائے نفس تقاضا کرے۔

اور فرمایا: فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ. (۲)

تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کو مومنوں کے ایمان اور کافروں کے کفر کی کوئی پروا نہیں ہے۔ سلمی کی "حقائق" میں ہے کہ ابن عطاء اللہ نے کہا: حق تعالیٰ نے مخلوق کے لیے حق اور حقیقت کا راستہ ظاہر کر دیا ہے اس لیے کچھ لوگ توفیق الٰہی سے اس راستے پر چلتے ہیں اور کچھ توفیق سے محرومی کے سبب اس سے روگردانی کرتے ہیں۔ یوں حق تعالیٰ جس کے لیے ہدایت کا ارادہ فرماتا ہے اسے راہ ایمان کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔ اور جس کے لیے وہ ضلالت و گمراہی کا ارادہ کرتا ہے اسے کفر اور دور کی گمراہی کی راہ پر ڈال دیتا ہے۔

اور فرمایا: فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ. (۳)

تم اس کا اعلان کر دو جس کا تمھیں حکم دیا جا رہا ہے۔

مزید فرمایا:

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

(۱) الکهف، آیت: ۲۹ (۲) الکهف، آیت: ۲۹

(۳) الحجر، آیت: ۹٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ.(۱)

پھر جب وہ بھلا بیٹھے جو نصیحت انھیں ہوئی تھی تو ہم نے برائی سے منع کرنے والوں کو بچا لیا اور ظالموں کو ان کی نافرمانی کے سبب سخت عذاب میں گرفتار کیا۔

اس بارے میں کثیر آیات کریمہ وارد ہیں اور احادیث بھی۔ چناں چہ امام مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے میرے تمام امتیو! جو اس وقت موجود ہو یا موجود نہیں ہو تم میں جو مکلف اور قدرت رکھنے والا کسی برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے بدل دے۔ اور اگر اس کی قدرت نہ رکھے تو اپنی زبان سے، اور اگر اس کی بھی قدرت نہ رکھے تو دل سے (برا جانے) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

یہ فرض عین ہے جو کسی حالت میں ساقط نہیں ہو سکتا۔ اور ناپسندیدہ چیز پر راضی ہونا قبیح ترین منکرات میں سے ہے۔

امام بخاری نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والا یعنی اس کی ممنوعات و منہیات کا انکار کرنے والا، ان کے ازالہ و دفع کی کوشش کرنے والا اور ان میں واقع ہونے والا یعنی ان کا ارتکاب کرنے والا ایسے لوگوں کی طرح ہے جو کسی کشتی پر بیٹھنے کی جگہوں کے لیے قرعہ اندازی کریں، تو ان میں بعض کو بالائی حصہ ملے اور بعض کو زیریں حصہ، نیچے والوں کو جب پانی لینے کی حاجت ہو تو وہ اوپر والوں کے پاس سے ہو کر گزریں جس سے اوپر والوں کو تکلیف ہو۔ اس لیے زیریں سطح والوں نے سوچا کہ اگر ہم کشتی کے اپنے حصے میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں (تو بڑا اچھا ہو) تو اگر بالائی نشست والے ان کو اپنے اس ارادۂ عملی جامہ پہنانے کے لیے چھوڑ دیں تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔ اور اگر ان کا ہاتھ پکڑ کر انھیں اس سے باز رکھیں تو وہ خود بھی ہلاکت سے بچ جائیں گے اور نیچے والے بھی۔

اس طرح حدود اللہ کو قائم کرنے سے قائم کرنے والے کی بھی نجات ہے اور جس پر وہ قائم کی گئیں اس کی بھی۔ ورنہ عصیاں کار اپنی معصیت کی وجہ سے ہلاک ہوگا اور خاموش رہنے والا اس پر راضی ہونے کی وجہ سے ہلاک ہوگا؛ کیوں کہ حدیث پاک میں عذاب کا مستحق ہونا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دونوں کے ترک کو شامل ہے۔ (یعنی دونوں میں سے جب بھی

(۱) الاعراف، آیت: ۱۶۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑے گا عذاب کا مستحق ہوگا)

ترمذی نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث حسن روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، تم ضرور نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو۔ ورنہ قریب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ حکمرانوں کے ظلم و ناانصافی یا دشمنوں کے غلبہ و تسلط یا کوئی اور بلا و مصیبت کا عذاب تمھارے اوپر بھیج دے۔ پھر تم دعائیں کرو گے تو قبول نہیں کی جائیں گی۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ برائی جب روکی نہ جائے تو اس کی نحوست اور بلا میں برائی کرنے والے اور نہ کرنے والے سب گرفتار ہوتے ہیں۔

بخاری و مسلم نے ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: "کیا ہم اپنے درمیان صالحین اور نیکوکار بندوں کی موجودگی کے باوجود ہلاک کر دیے جائیں گے؟ تو سرکار ﷺ نے جواب دیا: ہاں! جب گندگی کی کثرت ہوگی" یعنی جمہور کی تفسیر کے مطابق فسق و فجور کی زیادتی اور ان کا دور دورا ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب فسق و فجور عام ہوگا تو ہلاکت بھی عام ہوگی، اگرچہ نیک لوگ بھی بکثرت موجود ہوں۔

اس حدیث میں معصیت کی نحوست کو بیان کیا گیا اور اسے روکنے پر برانگیختہ کیا گیا ہے۔

مؤلف کتاب کہتا ہے: جب معصیت اور لوگوں کو اس سے منع نہ کرنے کی نحوست کا نتیجہ عام ہلاکت و تباہی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے تو پھر کفر اور لوگوں کو اس سے نہ روکنے کی نحوست کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے؟۔ مثلاً مسلمان بچوں کو عیسائی اسکولوں میں ان معلوم اور منحوس و ناپسندیدہ شرطوں کے ساتھ داخل کرانا جن کا نتیجہ ان کے اور اس داخلے پر راضی ان کے والدین اور سرپرستوں کے کفر کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ ہلاکت سے صرف یہ مراد نہیں ہے کہ جو مصیبت گناہ کرنے والے اور گناہ پر راضی ہونے والے پر نازل ہوتی ہے اس سے وہ فقط موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں یا طرح طرح کی دنیاوی مصیبتوں میں گرفتار ہوتے ہیں بلکہ وہ دینی مصیبتوں کو بھی عام ہوتی ہے، بلکہ یہی سب سے بڑی ہلاکت ہے۔ خاص کر اس وقت جب یہ (معاذ اللہ) حد کفر و شرک کو پہنچ جائیں۔

اس مقام پر مقدمہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اب ہم فصلوں کا بیان شروع کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی فصل

بچوں کی ادب آموزی کے طریقے

یہ فصل نشوونما کے ابتدائی مرحلے میں مسلمان بچوں کے طریقۂ تادیب کے بیان میں ہے۔

میں نے یہ فصل امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف "احیاء علوم الدین" کی کتاب "ریاضۃ النفس و تھذیب الخلق" سے اخذ کی ہے۔ انھوں نے بچے کو شائستگی اور پاکیزہ اخلاق و عادات سے آراستہ کرنے کے بارے میں کئی اچھی باتیں ذکر کی ہیں، جو ان سے بھی کی خواہش رکھتا ہو وہ اس کی جانب رجوع کرے۔ میں نے یہاں صرف انھیں باتوں پر اکتفا کیا ہے جن کا ذکر اس مقام پر ضروری ہے۔ امام موصوف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بچوں کی تربیت بہت اہم ہے اور اس کی بڑی تاکید آئی ہے۔ بچہ اپنے والدین کے پاس ایک امانت ہے۔ اور اس کا صاف ستھرا دل ایک ایسی نفیس اور سادہ تختی ہوتی ہے جو ہر طرح کے نقش اور تصویر سے خالی ہوتی ہے۔ وہ ہر نقش کو قبول کرتا ہے اور جس طرف اسے مائل کیا جائے مائل ہو جاتا ہے، اگر اسے اچھائی کا عادی بنایا جائے اور بھلائی کی تعلیم دی جائے تو وہ اسی کے مطابق پروان چڑھے گا اور دنیا و آخرت کی سعادت سے بہرہ ور ہوگا۔ اس کے ثواب میں اس کے والدین، اس کے تمام معلمین اور ادب دہندگان شریک ہوں گے۔ اور اگر اسے برائی کا عادی بنایا گیا اور جانوروں کی طرح اسے چھوڑ دیا گیا تو وہ بدنصیبی کا شکار ہو کر ہلاک ہو جائے گا، اور گنہگار اس کے سرپرست اور ذمہ دار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا۔ (۱)

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ۔

جب باپ، بچے کو دنیا کی آگ سے بچاتا ہے تو آخرت کی آگ سے بہ درجۂ اولیٰ بچانا چاہیے۔ اسے آگ سے بچانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو ادب سکھائے، مہذب و شائستہ بنائے، عمدہ اخلاق کی تعلیم دے، قرآن کریم کی کچھ سورتیں زبانی یاد کرائے، عیش کوشی کا عادی نہ بنائے اور زیب و زینت، آسودگی و خوشحالی کے اسباب کا دلدادہ نہ بنائے کہ وہ بڑا ہو کر اپنی عمر انھیں کی تلاش

(۱) التحریم، آیت: ٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ضائع کردے اور ہمیشہ کے لیے ہلاک ہوجائے، بلکہ مناسب یہ ہے کہ شروع ہی سے اس کی نگہ داشت کرے، اس کی پرورش و پرداخت اور دودھ پلانے کے لیے حلال غذا کھانے والی، نیک اور دین دار عورت کی خدمات حاصل کرے۔ کیوں کہ حرام غذا سے پیدا ہونے والے دودھ میں برکت نہیں ہوتی ہے۔ پھر جب اس دودھ سے بچے کی نشوونما ہوگی تو اس کی طبیعت میں گندگی و ناپاکی رچ بس جائے گی اور اس کا میلان طبع انھیں گندی باتوں کی طرف ہوگا جو اسے راس آئیں گی۔

جب باپ کو اپنے بچے کے اندر اچھے برے میں فرق کرنے کے آثار و علامات نظر آئیں تو اس کی اچھی طرح نگرانی کرے۔ سب سے پہلی علامت یہ ہے کہ بچہ حیا کرنے لگے؛ کیوں کہ جب وہ شرمیلا اور باحیا ہوجائے اور کچھ افعال چھوڑ دے تو یہ اس پر نور عقل کی ضیاپاشی کے سوا کچھ نہیں۔ گویا وہ بعض چیزوں کو قبیح اور بعض چیزوں کو اچھی سمجھتا ہے؛ اس لیے وہ ایک چیز سے حیا کرتا ہے تو دوسری سے نہیں کرتا۔ یہ اللہ تعالی کی جانب سے اس کے لیے ایک سوغات اور مژدہ ہے جو اخلاقی میانہ روی اور صفائی قلب کی دلیل ہے اور وقت بلوغت اس کے کمال عقل و خرد سے بہرہ مند ہونے کی بشارت ہے۔

اس لیے یہ مناسب نہیں کہ حیادار بچے کو یوں ہی چھوڑ دیا جائے، بلکہ اس کی تعلیم و ادب آموزی کے لیے اس کی حیا اور اچھی بری چیزوں کے درمیان تمیز کرنے کی اس کی صلاحیت سے مدد لی جائے۔ پھر مکتب میں اسے مصروف کردیا جائے تاکہ وہ قرآن اور اچھوں کی باتیں سیکھے، نیکوں کی حکایات اور ان کے حالات سے آگاہی حاصل کرے جس سے اس کے دل میں صالحین کی محبت پیدا ہوجائے۔

انھیں ایسے اشعار سے محفوظ رکھے اور بچائے جن میں عشق و محبت کے تذکرے ہوں، ایسے ادب کے میل جول سے دور رکھے جن کا زعم باطل یہ ہے کہ ان اشعار کا تعلق ایک قسم کی ظرافت و خوش طبعی سے ہے۔ کیوں کہ وہ بچوں کے دلوں میں فساد کی تخم ریزی کرتے ہیں، لغو بیانی، فحش گوئی، لعن طعن اور گالی گلوچ سے باز رکھے اور ان لوگوں کے میل جول سے بھی بچائے جو ایسی کسی بری عادت میں مبتلا ہوں؛ کیوں کہ یہ سب چیزیں یقیناً برے ہم نشینوں سے ذہن و دماغ میں سرایت کرتی ہیں اور بچوں کی اصل ادب آموزی انھیں برے ہم نشینوں سے بچانا ہے۔

جب بچہ سن تمیز کو پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ اسے طہارت اور نماز ترک کرنے کا موقع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ دیا جائے اور رمضان شریف کے کچھ روزے رکھنے کا اسے حکم دیا جائے، ریشم و دیبا اور سونا پہننے سے بچایا جائے اور اسے ان تمام حدود و احکام شرع کی تعلیم دی جائے جن کی اسے ضرورت پڑے گی، چوری، حرام خوری، خیانت، جھوٹ، فحش اور ان تمام برائیوں سے اسے ڈرایا جائے جو عام طور سے بچوں میں پائی جاتی ہیں۔ جب اس کی نشوونما بچپن میں اس انداز سے ہوگی تو جب وہ قریب البلوغ ہوگا، ان امور کے اسرار و رموز سے اسے آشنا کرانا ممکن ہوگا۔ لہٰذا اسے یہ بتایا جائے کہ کھانا دوا کی طرح ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طاعت پر قدرت حاصل کرے۔ نیز یہ بتایا جائے کہ پوری کائنات کی کوئی حقیقت نہیں ہے؛ کیوں کہ اس کی بقا نہیں ہے اور موت اس کی نعمت کو ختم کر دیتی ہے، دنیا ایک گزر گاہ ہے، دار قرار نہیں اور آخرت دار قرار ہے، گزر گاہ نہیں۔ موت ہر وقت متوقع ہے۔ عقل مند اور دانا وہ ہے جس نے دنیا سے آخرت کے لیے زادِ راہ لے لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا مرتبہ عظیم ہو جاتا ہے اور جنت میں اس کی آسائش بڑھ جاتی ہے۔

جب پرورش اچھی ہوگی تو یہ بچے کے بالغ ہونے کے وقت موثر اور مفید ہونے کے ساتھ دل میں اس طرح ثبت ہو جائے گی جیسے نقش پتھر میں۔ اور اگر اس کی نشوونما اس کے برعکس ہو کہ وہ لہو و لعب، فحش گوئی اور بے حیائی کا عادی ہو جائے اور کھانا، لباس، زیب و زینت اور باہمی فخر و مباہات کا دل دادہ ہو جائے تو اس کا دل حق قبول نہ کرے گا۔ جیسے دیوار خشک مٹی کو قبول نہیں کرتی۔ یہی وہ ابتدائی امور ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اس لیے کہ بچہ اپنے جوہر کی بنیاد پر خیر و شر دونوں کو قبول کرنے کی صلاحیت کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے، یہ اس کے والدین ہیں جو کسی ایک جانب اسے مائل کر دیتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے مگر اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں"۔

اے عقل مند، اپنے اور اپنے بچوں کے لیے مہربان مسلمان! (اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے) غور کرو، امام غزالی نے مسلمان کے بچوں کو بچپن میں ادب دیتے وقت کس طرح ان اشعار کو سکھانے سے منع فرمایا جن میں عشق و محبت کا ذکر ہو۔ نیز ان شعرا کی ہم نشینی سے منع فرمایا اس اندیشے سے کہ کہیں ان کے دلوں میں لگاؤ کی تخم ریزی نہ ہو جائے۔ تصور کرو کہ وہ اس شخص کے بارے میں کیا کہیں گے جو اپنے بچوں کو عیسائیوں کے اسکولوں میں داخل کرتے ہیں جن میں وہ ان کا دین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیکھتے ہیں، ان کے گرجا گھروں میں جاتے ہیں، ان میں عیسائی بچوں کے ساتھ عبادت کرتے ہیں، ان سے میل جول رکھتے ہیں، ان سے سیکھتے ہیں اور ان کے ساتھ کئی سالوں تک رات و دن گزارتے ہیں۔

کسی کے دل میں یہ خیال بھی نہیں گزرتا تھا کہ مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں بعض مسلمانوں کی جانب سے ایسا برا اور سنگین کام انجام پائے گا۔ اور اب جب کہ بہت سے ملکوں میں ایسا ہو رہا ہے تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اس سے اظہار بیزاری کریں اور جنت و دوزخ کے راستوں میں خط امتیاز کھینچ دیں۔

دوسری فصل

عیسائی اسکولوں میں داخلے کے شرائط

واضح رہے کہ میں شہر بیروت میں پندرہ سال سے بھی زیادہ طویل مدت تک قیام پذیر رہا، اس درمیان ان عیسائی اسکولوں کے کچھ حالات سے آگاہ ہوا جن میں اپنے یا اپنے زیر اثر بچے کو داخل کرانا کسی مسلمان کے لیے کسی طور پر بھی جائز نہیں۔

بیروت، شامی سمندر کے ساحلی شہروں میں ایک عظیم ترین شہر ہے۔ جو حالیہ زمانوں میں دور و نزدیک کے علاقوں سے آنے والے مسلمانوں اور غیر مسلموں کا سنگم ہو گیا ہے۔ اسی لیے فرنگیوں نے اس پر خاص توجہ دیتے ہوئے یہاں بڑے بڑے اسکول کھولے، اور ان پر زر کثیر صرف کیا، ان میں تعلیم اور تمام مذاہب کے طلبہ کے لیے داخلے کی عام اجازت رکھی، لیکن انھوں نے سب سے اہم شرط یہ رکھی کہ ہر طالب علم کو نصرانی دین سیکھنا ہوگا اور اسکول کے گرجا گھر میں عیسائی مذہب کے مطابق عبادت کرنی ہوگی۔ انھوں نے اس بارے میں عیسائی اور مسلمان بچوں کے مابین کوئی فرق و امتیاز نہ رکھا، لہذا مسلمان بچے جب تک ان اسکولوں میں رہتے ہیں وہ بغیر کسی فرق کے عیسائی بچوں ہی کی طرح عیسائی بن کر رہتے ہیں۔

اب میں آپ کے ملاحظہ کے لیے وہ عبارت ذکر کر رہا ہوں جو میں نے چند سالوں پہلے اپنی کتاب "افضل الصلوات علی سید السادات (ﷺ)" کی پشت پر لکھی تھی پھر وہ باتیں ذکر کروں گا جو اللہ نے مجھ پر منکشف فرمائیں۔ "اہل یورپ (فرنگیوں) کے جو اسکول اسلامی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملکوں میں کھولے گئے ہیں، ان میں داخلہ کے لیے سب سے اہم شرط یہ ہے کہ طالب علم کو خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو، عیسائی دین حاصل کرنا پڑے گا۔ ہر روز عبادت کے لیے عیسائی طلبہ کے ساتھ گرجا گھر جانا ہوگا اور ان کے ساتھ مذہبی افعال بجالانا ہوگا۔ اور جسے یہ شرائط منظور نہیں ہوتی، اس کا داخلہ بھی نہیں ہوتا۔ بیروت میں ایسے اسکولوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جن میں کچھ مسلمان بھی برسر کار ہیں۔ انھیں اسکولوں میں سے ایک کا نام "الیسوعیہ" اور دوسرے کا نام "مدرسۃ المطران المارونیہ" ہے۔

اس پر انھیں ملامت نہیں کی جاسکتی؛ کیوں کہ وہ اپنے اسکولوں میں اپنے موافق کام کرتے ہیں، اپنی شرطیں بیان کردیتے ہیں، اور کسی کو داخلہ لینے پر مجبور بھی نہیں کرتے۔ بڑی ملامت کا مستحق تو وہ مسلمان ہے جو ان اسکولوں میں اپنے بچے کے داخلے پر راضی ہوتا ہے، جن میں وہ ہوتا جاتا اور معلوم شرطوں کے مطابق گرجا گھر جاتا ہے۔

میں تو کہتا ہوں کہ کوئی سچا مسلمان ایسی پرخطر جگہ میں اپنے بچے کو اسی صورت میں داخل کر سکتا ہے جب وہ ان کی مذکورہ شرطوں سے ناواقف ہو یا اس بارے میں شرعی حکم اسے معلوم نہ ہو۔

جہاں تک ان کی شرطوں کی بات ہے تو لیجیے میں انھیں بیان کیے دیتا ہوں تاکہ ہر کوئی انھیں جان لے۔ رہا اس بارے میں حکم شرعی، تو وہ اس روشن و تابناک شریعت کی کتابوں میں یوں واضح طور پر بیان کردیا گیا ہے کہ کسی بھی عالم پر پوشیدہ نہیں۔ میں اس مقام پر قاضی عیاض کی کتاب "شفا شریف" سے ان کی ایک عبارت نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہوں تاکہ ہر کوئی اس کا حکم جان لے اور اس کے بعد کسی بھی مسلمان کے لیے کوئی عذر باقی نہ رہے۔

موصوف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مذکور کے آخر میں بہت سی کفر کا سبب بننے والی چیزوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: "اسی طرح ہم ان تمام کاموں کی وجہ سے تکفیر کرتے ہیں جن کے بارے میں مسلمانوں کا اجماع ہے کہ ان کا صدور کسی کافر ہی سے ہوسکتا ہے، اگرچہ ان کا کرنے والا ان کا ارتکاب کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مسلمان ہونے کو بھی صراحتاً بیان کرے۔ جیسے بت، سورج یا چاند یا صلیب یا آگ کو سجدہ کرنا، اہل کلیسا کے ساتھ ان کے کلیسا اور ان کے عبادت خانے میں جانا، ان کا لباس پہننا، مثلاً زنار باندھنا، چوٹی رکھنا۔ کیوں کہ مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ کام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سی کافر ہی سے ہوسکتے ہیں اور یہ افعال کفر کی علامت ہیں۔ اگرچہ انھیں کرنے والا اپنے مسلمان ہونے کو صراحتاً بیان کرے"۔

قاضی عیاض کی عبارت پیش کر دینے، مذہب اسلام میں موجود حکم شرعی جان لینے اور ان اسکولوں میں داخلے کی شرط بیان کر دینے کے بعد کسی بھی مسلمان کے لیے یہ عذر باقی نہیں رہ جاتا کہ وہ یہ دعوی کرے کہ مجھے اس کے بارے میں علم نہیں تھا۔ پھر یہ سب جان لینے کے بعد بھی اگر کوئی مسلمان اپنے بچے کو ان اسکولوں میں اور ان جیسے اسکولوں میں رہنے دے تو بلا شبہہ وہ دین پر اپنے یقین کو کھو بیٹھا ہے اور اسے دین کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ہم اللہ کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ یہ لاپروائی نگاہوں کو اندھا نہیں کر رہی ہے، بلکہ ان کے دلوں کو اندھا کر رہی ہے جو سینوں میں ہیں۔

اس صورت حال میں حکومت پر لازم ہے کہ وہ ان بے چاروں کو ان کے ذمہ داروں کی ناپسندیدگی کے باوجود، جو ان کی مصیبت کی جڑ ہیں (ان اسکولوں سے) باہر نکالے اور اپنے ان مدرسوں میں انھیں رکھے جو ہر ممنوع شرعی سے پاک ہونے کے ساتھ ان کی تعلیم، تہذیب، تربیت اور انھیں باادب بنانے کے ضامن ہیں، تاکہ اس سے دین و حکومت اور اس کے محافظ سیدنا امیر المؤمنین نصرہ اللہ کی خدمت انجام پائے۔

تیسری فصل

مشنری اسکول اور عیسائیوں کے عزائم

اے عقل مند مسلمانو! (اللہ تعالی تم پر رحم فرمائے اور ایسے کاموں کی طرف تمھاری رہ نمائی فرمائے جن میں اس کی رضا و خوشنودی ہو) تم مغربی حکومتوں کی ان کوششوں پر غور کرو جو وہ اسلامی ملکوں میں اسکول کھولنے کے لیے کر رہے ہیں، ان پر سالہا سال سے کثیر سرمایہ صرف کر رہے ہیں اور ان کے امور و معاملات میں پوری توجہ دے رہے ہیں۔ اے میرے بھائی! کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ یہ اسلام دشمن ممالک یہ سب کچھ اس لیے کر رہے ہیں کہ انھیں تمھارے مسلمان بچے سے شفقت و محبت ہے اور وہ اس کی کامیابی کے خواہاں ہیں۔ اگرچہ اس کا نہ ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب سے کوئی تعلق ہے، نہ ان کی حکومت سے۔ بخدا ایسا ہرگز نہیں، بلکہ ایسا کرنے میں ان کے اہم مقاصد اور بے شمار فائدے ہیں جو ان کے اخراجات اور ان کی کوششوں کے مقابل کئی گنا زیادہ ہیں۔ یہ سب تمہارے، تمہارے بیٹوں، تمہارے دین و مذہب اور تمہارے ہم مذہبوں کے خلاف عظیم ترین آفتیں اور سب سے بڑی مصیبتیں ہیں جن سے ہر عقل مند واقف ہے۔

ان (عیسائیوں) کا ایک فائدہ یہ ہے کہ وہ اپنے اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کے دلوں سے حقیقی دین اسلام کی روح نکال دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ ظاہری اعتبار سے مسلمان ہوں، ان کے گوشت پوست اور خون میں ان عیسائیوں کی محبت رچ بس جاتی ہے، اسی محبت میں وہ پروان چڑھتے، اسی کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ اور یہ سب نتیجہ ہے ان کی زبان، عادات و اخلاق، کتابوں، ان کی مشہور شخصیات کے حالات اور سوانح حیات پڑھنے کا۔ ان چیزوں کو اساتذہ بڑے ہی اچھے انداز میں ان کے سامنے بیان کرتے ہیں، اور اسی کے ضمن میں ان کے سامنے اسلامی عقائد، مسلمانوں کی نمایاں شخصیتوں اور ائمہ دین کی برائیاں بیان کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ کبھی کبھار وہ سرور پیغمبراں حبیب رب عالم و عالمیاں محمد ﷺ کی ذات گرامی تک تجاوز کر جاتے ہیں۔ یہ باتیں کئی سالوں تک مسلم بچے کے کان سے بار بار ٹکراتی ہیں جس کے نتیجے میں وہ اسکول سے اس طرح نکلتا ہے کہ وہ دین اسلام اور اس کی حمیت سے بالکل ہی عاری ہو چکا ہوتا ہے۔ جس اسکول میں اس نے تعلیم حاصل کی ہے اسے مدد فراہم کرنے والی حکومت اس کے نزدیک اس کی اپنی (اسلامی) حکومت سے زیادہ محبوب ہو جاتی ہے، اور اس کی قومیت اس کے نزدیک اپنی قومیت سے زیادہ پیاری ہو جاتی ہے، وہ اسی قومیت میں اور اس کی شخصیات میں فضل و کمال کا اعتقاد رکھتا ہے، جب کہ ادھر دین اسلام، اپنے نبی سیدنا محمد ﷺ کی سیرت، آپ کے ہدایت یافتہ اور دوسروں کی رہبری و رہنمائی کرنے والے اصحاب کے فضائل و مناقب، دین مبین کے ائمہ کے فضائل، خلفائے راشدین اور ان کے بعد کے سلاطین اور منصف امرا کے حالات زندگی کے بارے میں کچھ بھی علم حاصل نہیں کیا۔ بلکہ اس کے سامنے ان کے بارے میں ان شیطان صفت اساتذہ نے ان کے اوصاف حمیدہ اور مناقب جمیلہ کے برخلاف (جھوٹی) روایات بیان کیں، اس لیے اس کے دل میں ان کے بارے میں فضل و کمال کا وہ اعتقاد نہیں پیدا ہوا جو اپنے دین، ملک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دشمنوں کے بارے میں پیدا ہوا۔ یہ طلبہ ظاہری اعتبار سے مسلمانوں کے مابین پلتے بڑھتے اور زندگی بسر کرتے ہیں۔ لیکن در حقیقت وہ دین اور حکومت کے دشمن ہوتے ہیں؛ کیوں کہ ان کے دلوں میں بے دینی اور کھلی گمراہی پوری طرح رچ بس گئی ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ جب ان میں سے کسی کو اپنے ہی جیسے گمراہ اور بدبخت شخص کے ساتھ شناسائی مل جاتی ہے تو وہ اس کے ساتھ دین اسلام، اسلامی حکومت اور مسلمانوں کے عادات و اطوار پر اعتراضات کے بارے میں محو گفتگو ہو جاتا ہے۔ اور اس اسکول کو چلانے والی حکومت کی تعریف میں رطب اللسان ہو جاتا ہے، جس میں اس نے گمراہی کی تعلیم مکمل کی اور دین اور فضل و کمال سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ ہر سال ان اسکولوں سے ان بے دینوں کی ایک بڑی تعداد نکلتی ہے، اس طرح چند سالوں میں ان کا ایک "جم غفیر" جمع ہو جاتا ہے جن میں اکثر یا کل کا یہی حال ہوتا ہے۔ انھوں نے حق کو پس پشت ڈال دیا اور اسے فراموش کر دیا، اور حق سے محرومی کے بعد گمراہی کے سوا ہے ہی کیا۔

ان اسکولوں کو کھولنے کے پیچھے یورپ والوں کے جو مقاصد ہم نے ذکر کیے، ان کی تائید اس سے ہوتی ہے جو فاضل گرامی محمد آفندی طلعت مصری نے اپنی کتاب "تربیۃ المرأۃ" کے آخر میں اس رسالہ سے نقل کیا ہے جس کا نام صاحب رسالہ نے "مجلۃ العالمین" رکھا ہے۔ یہ شخص ایک مشہور یورپین قلم کار ہے، اس میں اس نے ان کوششوں اور رقوم کا ذکر کیا ہے جو اس کی قوم مشرق میں عیسائیوں کے تغلّب اور ان کے دلوں میں اس کی حکومت کی محبت کا بیج بونے میں صرف کرتی ہے تاکہ وہ اس حکومت کے آلۂ کار اور اس کے معین و مددگار بن جائیں۔ اس کے بعد اس نے کہا۔ "ان سب کے باوجود ان کوششوں کا مقصد پورے طور پر حاصل نہ ہوا؛ کیوں کہ عیسائی الگ الگ جماعتوں میں بٹے ہوئے ہیں، اس لیے ان منتشر گروہوں کو یکجا کرنا ضروری ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کی مخالفت نہ کریں۔ اور جب وہ ایک گروہ کی شکل اختیار کر لیں گے تو وہ مسلمانوں کا مقابلہ کر سکتے اور ان پر اپنی بالادستی قائم کر سکتے ہیں۔ عیسائیوں کے اسکولوں کے بارے میں، جنھیں انھوں نے اپنے ناپاک مقاصد و اہداف کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔ گفتگو کرتے ہوئے اس نے اس عداوت اور بغض و عناد کو جو اللہ تعالی کے دین کے تعلق سے اس کی قوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سینوں میں پوشیدہ ہے یہ کہتے ہوئے ظاہر کیا کہ عیسائی اقوام کے لیے ضروری ہے کہ ہر طریقے سے اسلام کی مخالفت کریں، اور ہر قسم کے ہتھیار سے اہل اسلام سے جنگ کریں۔ اس کے بعد اس نے اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ طاقت وقوت سے اسلام کا مقابلہ کرنا اسلام کو مزید پھیلنے کا موقع فراہم کرے گا؛ اس لیے اس کے کہنے کے مطابق اسلام کے ستون کو ڈھانے اور اس کی عمارت کو منہدم کرنے کا سب سے کارگر ذریعہ یہ ہے کہ مسلمان بچوں کو عیسائی اسکولوں میں تربیت دی جائے اور ان کی نشوونما کے دور سے ہی ان کے دلوں میں شک وشبہ کے بیج ڈالے جائیں تاکہ ان کے عقائد اس طور پر بگڑ جائیں کہ ان کو پتا بھی نہ چلے۔ یوں اگر ان میں کوئی عیسائی نہ بھی ہوا تو اتنا تو ہوگا کہ وہ بچے نہ مسلمان رہیں گے نہ عیسائی بلکہ دونوں کے درمیان تذبذب اور کشمکش وپنج کا شکار بنے رہیں گے"۔

اس نے کہا: بلاشبہہ ایسے لوگ اسلام اور اسلامی ملکوں کے لیے ان لوگوں کی نسبت زیادہ ضرر رساں ثابت ہوں گے جو عیسائیت کو قبول کرنے کا اعلان کریں۔

جب اس نے مسلمان بچیوں کی تربیت کا ذکر چھیڑا تو اپنے دل کی ساری بات بیان کر دی۔ اس نے کہا: "عیسائی اسکولوں میں مسلمان لڑکوں کی تربیت اگرچہ موثر ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ لیکن راہبات کے اسکولوں میں مسلم بچیوں کی تربیت ہمارے حقیقی مقصد کے حصول اور جس غایت کے لیے ہم کوشش کر رہے ہیں اس تک ہماری رسائی کے لیے اس سے بڑی محرک و داعی ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ مسلمانوں ہی کے ہاتھوں اسلام کے خاتمے کے لیے ان کی بچیوں کو اس انداز سے تربیت دے دینا ہی کافی ہے۔

اس کے بعد اس نے اس نتیجے کا ذکر کیا جو ان کے اسکولوں میں داخلہ لینے پر مرتب ہوگا۔ جیسے مسلم عورت کے اخلاق وکردار میں اس حد تک تبدیلی کہ وہ اپنے شوہر پر غالب آجائے"۔ پھر اس نے کہا: "جب عورت اس طرح غالب آجائے گی تو پورے خاندان کا نظام یکسر بدل جائے گا اور مرد اس کی مٹھی میں آجائے گا، پھر وہ نہ صرف اپنے شوہر کے عقیدہ میں اثرانداز ہوگی بلکہ اسے اسلام سے ہی دور کر دے گی اور اولاد کی ان کے والد کے دین کے تقاضوں کے برخلاف تربیت کرے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس دن ماں اپنی اولاد کی ایسی تربیت کرے گی وہ اسلام پر غالب آجائے گی۔ لہذا کوئی شور و غل اور ہنگامہ کیے بغیر اسلام اور اس کے ماننے والوں سے جنگ کے لیے یہ سب سے زیادہ کامیاب طریقہ اور موثر ذریعہ ہے۔ اور یقیناً یہ طریقہ مقاصد کے حصول اور منزل مقصود تک رسائی کا سب سے بڑا محرک ہے، اس لیے ہمیں اسی کو اپنانا چاہیے۔

رہی بات مسلمانوں سے کھلم کھلا بحث و مباحثے کی کوشش کی تو یہ ان کے نفوس کے اندر مخفی اور ان کے پہلوؤں کے درمیان خوابیدہ تعصب کے عوامل و محرکات کو بیدار کر دے گی یوں ان کو قابو میں نہ لایا جا سکے گا۔ اور یہ کوئی دانش مندی کی بات نہیں ہے"۔

اس کے بعد محمد آفندی طلعت نے کہا:

"یہ وہ باتیں ہیں جن پر کوئی تبصرہ کیے بغیر ایک دردمند انسان نے صرف ان کے ذکر پر اکتفا کیا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ یہ باتیں والدین کے لیے عبرت اور اولاد کے لیے نصیحت کا سامان ثابت ہوں گی"۔

چوتھی فصل

بیروت کا ایک واقعہ

بلا شبہہ مذکورہ اسکول دور و نزدیک کے علاقوں سے تعلق رکھنے والے جاہل مسلمانوں، فاسقوں اور گمراہوں کا مطمح نظر بن چکے ہیں۔ حالاں کہ ان کے حالات و خطرات ایسے ہیں کہ کوئی بھی ایسا مسلمان انھیں پسند نہیں کر سکتا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے۔ وہ لوگ فرنگی زبانوں کو سیکھنے کی غرض سے ان میں اپنے بچوں کو بھیجتے ہیں اور اس کی پروا نہیں کرتے کہ وہ اپنے بچوں کا دین برباد کر رہے ہیں، اور ان کے درست عقائد کو خراب کر رہے ہیں۔

بے شک ان کے دلوں میں دنیا اور اسباب دنیا کی زبردست خواہش موجود ہونے کے ساتھ انھیں اس پر ابھارنے والی شئی یہ ہے کہ وہ ان مفاسد اور عقائد کی خرابیوں سے ناآشنا ہیں جو ان اسکولوں میں ان کے بچوں میں پیدا ہوتی ہیں، یہ اس وقت ہے جب کہ نہ خود اس کے باپ کے عقیدے میں کوئی گڑبڑی ہو نہ وہ دین کو استخفاف و حقارت کی نظر سے دیکھتا ہو۔ اور نہ وہ محض نام اور قومیت کے لحاظ سے ہی مسلمانوں کے ساتھ ہو۔ اس نے اپنی عظیم اولاد کے لیے وہی کھلی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گمراہی اختیار کی جو اس نے اپنے لیے اختیار کر رکھی ہے اور جس میں وہ ایک زمانہ پہلے ہلاک ہو چکا۔

جہاں تک ان پڑھ شخص کی بات ہے تو اس کی ہدایت و رہ نمائی ممکن ہے؛ اس لیے کہ جب وہ حق آشنا ہو جائے گا اور اسے معلوم ہو جائے گا کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے تو اس سے حق و صحیح کی طرف رجوع کر لینے اور خود کو اور اپنی اولاد کو ہلاکت میں ڈالنے والے اسباب سے بچا لینے کی امید کی جا سکتی ہے۔

اسی نوع کا ایک واقعہ یہ ہے کہ میں نے بیروت کے ایک مسلمان کو جس نے اسی طرح کے ایک اسکول میں اپنے تین بچے رکھ چھوڑے تھے، نصیحت کی اور اس سے درخواست کی کہ وہ ان بچوں کو ان سے نکال کر مسلمانوں کے سرکاری یا پرائیوٹ اسکولوں میں داخل کرا دے؛ کیوں کہ یہ تمام اسکول اس بات کے کفیل ہیں کہ انھیں ان کی ضرورت کے دینی اور دنیوی امور کی تعلیم دیں، ساتھ ہی وہ ان خرابیوں سے بھی محفوظ رہیں جن کا ان کے عقائد میں پایا جانا غیر اسلامی اسکولوں میں یقینی ہے۔ اس نے جواب دیا: مجھے اس بات پر اطمینان ہے کہ میرے بچے ان اسکولوں میں داخلہ کی بنیاد پر عیسائی نہیں ہوں گے؛ کیوں کہ ان عیسائیوں کے دین کا ناحق ہونا ظاہر ہے، یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بیشتر عیسائی جن کی نشو و نما ان کے دین کے مطابق ہوئی اور جو اپنے آباو اجداد سے اس کے وارث ہوئے، وہ اس کو صحیح نہیں مانتے ہیں؛ کیوں کہ اس میں ایسی متضاد و متعارض باتیں پائی جاتی ہیں جنھیں کوئی بھی عقل مستقیم اور ذوق سلیم رکھنے والا انسان پسند نہیں کر سکتا۔ میں نے اس سے کہا: تم ٹھیک کہہ رہے ہو مگر جب بچوں کے عقائد میں بگاڑ پیدا ہو جائے گا تو وہ کافر ہو جائیں گے، خواہ وہ دین نصاری میں داخل ہوں یا نہ ہوں۔ میں اس کے بارے میں اس سے برابر مراجعت کرتا رہا یہاں تک کہ حقیقت اس کی سمجھ میں آگئی اور اس نے حق کو جان لیا۔ اس لیے اپنے بچوں کو ان سے نکال کر مسلمانوں کے اسکولوں میں داخل کرا دیا۔ والحمد للہ رب العلمین.

پانچویں فصل

چھوٹے بچوں پر ایسے اسکولوں کے اثرات

مسلمان لڑکا ان نصرانی اسکولوں میں جب داخل ہوتا ہے، اس وقت اس کا عقیدہ درست

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر یقین رکھتا ہے، وہ اس پر یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے، اس کے سوا تمام ادیان باطل ہیں۔ ان میں کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول نہیں۔ اس کو اس عقیدہ میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہوتا ہے؛ کیوں کہ اس نے اسی عقیدے پر اپنی آنکھیں کھولیں اور دیکھا کہ اس کے والدین، خویش واقارب اور اس کے ہم مذہب، سب اسی عقیدے کے حامل ہیں۔

اس نے اپنے معلم سے قرآن مجید اور بنیادی اسلامی عقائد سیکھے۔ اس لیے اگر وہ اسی حالت پر برقرار رہتا اور اسی کی روشنی میں زندگی گزارتا تو مسلمانوں ہی کی صف میں باقی رہتا اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاتا۔

لیکن جب وہ دل میں اسلامی عقائد کے غیر متزلزل طور پر راسخ ہونے سے پہلے ہی کسی عیسائی اسکول میں داخل ہوجاتا ہے تو وہ عیسائی بچوں کے ساتھ کلیسا جانے اور ان کی طرح عبادت کرنے کو قبول کرلینے کے سبب، بظاہر عیسائی ہوجاتا ہے۔ پھر وہ ان کے دین کے احکام سیکھتا ہے تو اس کے اساتذہ اسے اسی دین کے مطابق تربیت دیتے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان ویسا ہی بنتا ہے جیسی اس کی تربیت ہو۔ اور بچپن کی تعلیم پتھر میں بنے ہوئے نقش کی طرح انمٹ ہوتی ہے۔ یوں وہ بچہ ابھی چھوٹا ہے، اس کے دل میں پورے طور پر اسلامی عقائد راسخ نہیں ہوئے ہیں اور دین اسلام کے احکام سے وہ بہت ہی کم واقف ہے، اس لیے جب وہ اسی حالت میں ایک مدت تک رہے گا تو شیطان، اس کے مددگار معلمین اور اس کے بھائی گمراہ طلبہ، اس کے دل میں دین نصاریٰ کے صحیح ہونے کا احتمال پیدا کردیں گے جسے سیکھنے اور جس کی پیروی کرنے کی کوشش میں ابھی وہ مشغول ہے۔ اور جب کہ بچہ کے لیے یہ صورت حال پیدا ہوجائے اور اس کے دل میں دین نصاریٰ کے صحیح ہونے کا احتمال در آئے تو ایمان اس کے دل سے نکل جائے گا اور وہ ظاہر و باطن ہر اعتبار سے کافر ہوجائے گا۔ والعیاذ باللہ

چھٹی فصل

نوجوانوں پر ایسے اسکول کے اثرات

جب کوئی مسلمان طالب علم ان اسکولوں میں رہتا ہے، وہاں اس کا عقیدہ رفتہ رفتہ بگڑتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور دین اسلام سے اس کی دوری بڑھتی جاتی ہے۔ اور جس قدر وہ حق سے دور ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ شیطان اور اس کے اعوان وانصار سے قریب ہوجاتا ہے اور دھیرے دھیرے کفر کی قعر عمیق میں گرتا جاتا ہے۔ الحاد اور دین حق سے انحراف میں قدم بقدم ترقی کرتا رہتا ہے اور اس کے اسلامی عقائد میں رفتہ رفتہ شکوک وشبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں یہاں تک کہ دین سے الگ ہوکر وہ ملعون کافروں کے زمرے میں شامل ہوجاتا ہے۔ اور مسلمانوں کی جماعت سے نکلنے اور کافروں کے زمرے میں داخل ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ کسی اسلامی عقیدہ میں شک پیدا ہوجائے، مثلاً سیدنا محمد ﷺ جو کچھ لے کر تشریف لائے اس کے کسی ایسے امر کے صحیح ہونے میں شک کرنا جس کا ضروریات دین سے ہونا بداہتہً معلوم ہے، جیسے: قرآن مجید کی کسی آیت کے صحیح ہونے، مرنے کے بعد زندہ کیے جانے، حساب، جنت اور ایمان والوں کے لیے اس میں مہیا کی جانے والی بے شمار دائمی نعمتوں کے بارے میں شک کرنا۔ اسی طرح جہنم اور کافروں کے لیے اس کے دائمی ولامتناہی عذاب کے بارے میں شک کرنا۔

تو جب اس کے دل میں ان میں سے کسی کے بارے میں ادنیٰ سا بھی شک پیدا ہوجائے تو وہ کافر ہوکر دائمی عذاب جہنم کا مستحق ہوجائے گا۔ والعیاذ باللہ

جب تک وہ اس بدبختانہ حالت پر ان اسکولوں میں رہے گا، کفر، بدبختی اور الحاد کے مراتب میں روز بروز ترقی کرتا رہے گا اور اسی کے ساتھ وہ ہر لحہ جہنم کے پست سے پست تر طبقات میں گرتا جائے گا یہاں تک کہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں جا پہنچے گا۔ اور یہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

جو مسلمان بچے ان اسکولوں میں مذکورہ بالا شرطوں کے ساتھ داخلہ لیتے ہیں ان میں اکثر اسلامی عقائد کے بگڑ جانے کے بعد منافق اور بے دین ہوجاتے ہیں۔ سوائے ان کے جنھیں اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور وہ بہت ہی کم ہیں۔

ان میں پڑھنے والے کسی دین کو نہیں مانتے ہیں، وہ صرف بظاہر مسلمان ہوتے ہیں۔ اللہ کی وحدانیت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی زبانی گواہی دیتے ہیں۔ دلوں کے فساد کے ساتھ مسلمانوں کے درمیان زندگی گزارتے ہیں اور لوگوں سے شرم وحیا آنے کے سبب ان میں کوئی کبھی کبھار نماز پڑھ لیتا ہے، روزہ رکھ لیتا ہے تاکہ جب لوگ اس سے متعارف ہوں تو وہ ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظروں سے گر نہ جائے، حالاں کہ باطنی طور پر اپنے مذہب والوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا، الّا یہ۔ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے اور اپنے فضل وکرم سے اسے اس کی ابتدائی حالت کی جانب لوٹا دے۔ اور یہ بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور وہ کیا ہی بہتر کارساز ہے۔

ساتویں فصل

مشنری اسکول لادینیت کا سرچشمہ

جب مسلمان طالب علم ان اسکولوں میں عیسائی مذہب کے احکام سیکھتا ہے تو عیسائیوں کی طرح وہ بھی انھیں غیر معقول، ناقابل قبول اور باہم متعارض خیال کرتا ہے، اور جب وہ خود یا کوئی عیسائی طالب علم اس مذہب کے کسی ایک حکم پر اعتراض کرتا ہے۔ حالاں کہ اس کے اکثر بلکہ تمام احکام قابل اعتراض ہیں۔ اور اس کے بارے میں اپنے استاذ سے سوال کرتا ہے تو وہ اسے ڈانٹ پلا کر خاموش کر دیتا ہے۔ اور اس سے کہتا ہے کہ دین عقل سے ماورا ہے؛ کیوں کہ معلم کو بھی معلوم ہے کہ یہ حکم قابل اعتراض ہے اور اس کا کوئی جواب نہیں۔ اور اس نے بھی اس سے پہلے اپنے معلم سے یہی سنا تھا کہ دین عقل سے ماورا ہے۔ تاکہ مذہب عیسائیت پر وارد ہونے والے اعتراضات کا سدباب ہو سکے۔ مگر اعتراضات کا یہ باب اتنا وسیع ہے کہ اس کو صحیح جوابات کے ذریعہ بند کرنا ان کے لیے ممکن ہی نہیں۔

طالب علم جیسے جیسے دین نصاریٰ کے احکام کی معرفت میں ترقی کرتا جاتا ہے اس سے اس کی نفرت اور اس کے صحیح نہ ہونے کا یقین اس کے اندر بڑھتا جاتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ تمام ادیان کے صحیح نہ ہونے کی جانب بھی اس کا ذہن منتقل ہوتا جاتا ہے۔ پھر وہ دین کے مقابلے میں بے دینی کو ترجیح دینے لگتا ہے۔ اور اس کی عملی زندگی میں دینی و شرعی تکالیف یعنی مامورات مثلاً نماز، روزہ اور باقی عبادات کی بجاآوری کا موجود نہ ہونا اور منہیات مثلاً زنا، سود، جوا اور نفسانی خواہشات کو پسند آنے والی اسی طرح کی دوسری معصیتوں کا موجود ہونا اس کی نظر میں اس بے دینی کو پسندیدہ بنا دیتا اور اس کے دل کو اس کی طرف راغب کر دیتا ہے۔ جیسا کہ اکثر اہل مغرب کا یہی حال ہے، اگرچہ وہ بظاہر عیسائی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں فصل

ملحد مغربی قلم کاروں کی کتابیں پڑھنے کا انجام

ان اسکولوں میں دین کے بارے میں پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کے اسباب بچے کے دل میں رفتہ رفتہ داخل ہوتے ہیں اور اسکول میں قیام کے مہ وسال گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور وہ یکجا ہوتے رہتے ہیں۔

انھیں اسباب میں سے ایک سبب علم طبیعیات کی تحصیل اور بے دین معلمین وطلبہ سے میل جول ہے کبھی کبھار وہ ملحد مغربی قلم کاروں کی ان کتابوں کو پڑھتا ہے جن میں وہ عام طور پر تمام ادیان اور خاص طور پر اس دین نصاریٰ کا مذاق اڑاتے ہیں جس کے مطابق بچپن میں ان کی نشوونما ہوئی اور جس کے عیوب پر وہ مطلع ہوئے۔ اس لیے وہ مسلمان طالب علم بھی انھیں کی طرح یہ گمان کرنے لگتا ہے کہ دین نصاریٰ کی طرح تمام ادیان بھی نامعقول ہیں یہاں تک کہ اس کا دین بھی؛ کیوں کہ جب اس کے باپ نے اسے اس سب سے بڑی مصیبت اور سب سے عظیم بلا میں ڈالا تھا تو اس کا ذہن بالکل سادہ تھا، وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی گواہی اور بچپن میں اپنے ماں باپ اور مسلمان استاذ سے سنے ہوئے تھوڑے بہت احکام کے سوا دین اسلام کے احکام سے بالکل نابلد تھا۔ وہ اس دین روشن وواضح کی حقیقت سے آگاہ نہ تھا کہ اسے معلوم ہوتا کہ یہ علی الاطلاق تمام ادیان وملل سے زیادہ صحیح دین ہے، اور یہی وہ دین برحق ہے جس میں ایسی باطل اور بے بنیاد باتیں نہیں ہیں جو دوسرے ادیان میں عام طور پر پائی جاتی ہیں۔ اس کے عقائد و احکام میں ایسی باہم متصادم اور متعارض باتیں بالکل نہیں ہیں جنھیں اس نے دوسرے مذاہب میں دیکھا۔ یہی روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کا تنہا وہ دین ہے جو صحیح ہے اور اس کے علاوہ تمام ادیان باطل ہیں۔ ان اسکولوں میں مسلمان بچے کے دل میں جو صیقل شدہ آئینے کی طرح غایت درجہ صاف ستھرا ہوتا ہے، مذکورہ امور کے پورے طور پر جاگزیں اور راسخ ہونے سے پہلے اس کا سامنا فاسد اور بے بنیاد باتوں اور باطل و بے ہودہ عقائد سے ہوتا ہے۔ تو یہ اس میں نقش ہو جاتے ہیں اس لیے کفر پر اس کی نشوونما ہوتی ہے اور وہ اپنے اس سرپرست کے ساتھ لعنت خداوندی اور آتش جہنم میں ہمیشہ جلنے کا مستحق ہو جاتا ہے جس نے اس کے لیے یہ صورت حال پسند کی اور اسے ان ہلاکت کی

احکام دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہوں میں ڈالا۔ پھر جب تک وہ اس اسکول میں رہتا ہے ہر دن اس کا کفر و فساد فزوں تر ہوتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کا دل بے نور ہو جاتا ہے اور وہ دین و عقل دونوں سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

یوں اسکول کی مدت مکمل ہونے کے بعد اس سے نکلنے کے وقت اس کا یہ حال ہوتا ہے کہ اس کے دل سے دین اسلام اور اس کا نشان مٹ چکا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ صرف اسلام کا نام ہی باقی رہ جاتا ہے۔ وہ مسلمانوں کے درمیان اس طرح زندگی بسر کرتا ہے کہ بظاہر مسلمان ہوتا اور اندر سے زندیق ہوتا ہے اور اس کا کوئی دین و مذہب نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ وہ کفر کی حالت میں مر کر ہمیشہ کے لیے آتش جہنم میں جلنے کا حق دار ہو جاتا ہے اور یہی حال اس کا بھی ہوتا ہے جس نے اس کے لیے کفر کو پسند کیا۔ اور یہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔ ہاں! ان بچوں میں سے اللہ تعالیٰ نے جنھیں ان ہولناکیوں سے محفوظ رکھا وہ ان برے نتائج و عواقب سے محفوظ رہے، مگر ایسے بہت کم ہیں۔

نویں فصل

نجات اخروی کا مدار

جس ایمان پر نجات اخروی موقوف ہے وہ نام ہے اس بات کی کامل تصدیق کرنے کا کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ بلند و برتر ہستی تمام صفات کمال سے متصف اور تمام صفات نقص سے پاک ہے۔ ہمارے آقا محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ جو قرآن و سنت اللہ کے پاس سے لے کر آئے اور جن کو لوگوں تک آپ نے پہنچایا ان میں آپ صادق و امین ہیں۔ انھیں میں سے دین اسلام کے وہ احکام بھی ہیں جن کا دین سے ہونا ضروری طور پر معلوم ہے۔ جیسے: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، پس مرگ دوبارہ زندگی دیا جانا، حشر، پل صراط، جنت، دوزخ۔ اور جیسے زنا، سود، شراب نوشی وغیرہ کا حرام ہونا۔ ان کے علاوہ اور چیزیں بھی ہیں جن کی خبر ہمیں حضور ﷺ نے اللہ کی طرف سے دی۔ تو وہ سب کی سب حق اور سچی ہیں، ان میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اور اگر دل میں اللہ کے وجود یا تمام صفات کمال سے اس کے متصف ہونے یا تمام صفات نقص و بے کمالی سے اس کے پاک ہونے یا نبی کریم ﷺ نے جن جن باتوں کی ہمیں اللہ کی طرف سے خبر دی ہے ان میں آپ کی امانت و صداقت کے بارے میں ذرا بھی شک پیدا ہو جائے تو وہ دین اسلام سے نکل جائے گا اور کافر ہونے کے ساتھ جہنم کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دائمی عذاب کا مستحق ہو جائے گا اور وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔

آپ جان چکے ہیں کہ ان اسکولوں میں جو بھی مسلمان بچہ داخل ہوتا ہے، اس کا صحیح اسلامی عقیدہ اس کے لیے محفوظ و سلامت نہیں رہتا کہ اس میں شکوک و شبہات اور غلط اوہام و خیالات کا فساد داخل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جسے اللہ و رسول اور اپنا دین محبوب ہو وہ اپنے بچے کو ان عظیم خطرات میں نہ ڈالے۔

دسویں فصل

بدمذہب والدین اولاد کو بدمذہب بناتے ہیں

مسلم طالب علم پانچ سال یا اس سے کم و بیش کے شب و روز اسکول میں گزارنے، پورے طور پر اپنے عقیدہ کی بندش سے آزاد ہو جانے اور اس کی جگہ کفر و زندقہ کے لے لینے کے بعد جب وہاں سے نکلتا ہے تو وہ ظاہری اعتبار سے ہی مسلمان رہ جاتا ہے، صرف زبان سے کلمہ شہادت پڑھتا ہے اور جب اپنے جیسے کسی شخص سے تنہائی میں ملتا ہے تو اس سے چوری چھپے اسی گمراہی اور بے دینی کے بارے میں گفتگو کرتا ہے جس پر اس کا ویران دل مشتمل ہے۔ اور جسے وہ اپنے والدین اور دیگر مسلمانوں سے مخفی رکھتا ہے اور اسی حالت پر قائم رہتے ہوئے زندیق و منافق اور اللہ و رسول اور قیامت کا منکر بن کر اس طرح زندگی گزارتا ہے کہ نہ مابعد موت کی زندگی اور حشر و نشر کا عقیدہ رکھتا ہے اور نہ کسی دین کو تسلیم کرتا ہے، اور جب اس کے پاس کچھ بچے آتے ہیں تو وہ ان کی تربیت اسی گمراہی اور نفاق پر کرتا ہے، جس پر وہ خود قائم ہے، ہاں وہ لوگ ایسا نہیں کرتے جن پر اللہ رحم فرمائے اور ان کی کھوئی ہوئی نعمت دین سے دوبارہ انھیں نواز دے۔

اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جب وہ گمراہی کے اسباب اور گمراہوں کے ساتھ میل جول رکھنے سے پرہیز کرے، اور نیکو کار مسلمانوں کی ہم نشینی اختیار کرے، دین کے احکام پر عمل کرے اور نماز و روزہ اور اسلامی عبادات کی پابندی کرے۔

گیارہویں فصل

عیسائی مذہب سے بیزاری

ان اسکولوں سے نکلنے کے بعد جہاں مسلمانوں کے بچے اپنا دین کھو بیٹھتے ہیں وہیں نصاریٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد بھی اپنے دین سے بے گانہ ہو جاتے ہیں؛ کیوں کہ وہ جیسے جیسے علم حاصل کرتے جاتے ہیں اور ان کی عقلوں میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، وہ اپنے دین کے عیوب اور اس کے تضادات سے آگاہ ہوتے جاتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں اس پر وارد ہونے والے وہ مضبوط اعتراضات راسخ ہوتے جاتے ہیں جن کا کوئی جواب نہیں۔ پھر عقلی علوم پڑھنے سے بھی دین سے ان کی نفرت اور اس پر ان کے اعتراض میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ یوں وہ اسکول سے نکلنے کے وقت فطرت پرست اور دین سے عاری ہوتے ہیں اور صرف ظاہری اعتبار سے نصرانی ہوتے ہیں۔

یہ مسلّم ہے کہ مسلمانوں کے بچے شب و روز ان سے ملتے جلتے ہیں اس لیے دین سے بے زاری کی خو بوان مسلم بچوں کی جانب منتقل ہو جاتی ہے، مزید برآں وہ خرابیاں بھی ہیں جن میں وہ خود ان علوم کو پڑھنے اور اپنے ان اساتذہ سے سننے کے سبب ملوث ہوتے ہیں جن کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہے۔

اس طرح مسلمان بچے کے پاس عام طور پر تمام ادیان کے صحیح ہونے کے بارے میں شک و شبہ کے بہت سارے اسباب جمع ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ان سب کے ہوتے ہوئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اسکول سے نکلے اور اس کا عقیدہ محفوظ رہے، یہ ہرگز نہیں ہو سکتا، ہرگز نہیں ہو سکتا۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ اسے متعدد توپوں سے نشانہ بنایا جائے تو بھی وہ زندہ رہے گا۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ عادتاً ناممکن ہے۔ واللہ المستعان.

بارہویں فصل

والدین سے خطاب

بعض نادان فاسق اور گمراہ مسلمان کہتے ہیں: عیسائی اسکولوں میں بچوں کو داخل کرانے اور دین اسلام سے متصادم شرائط کو قبول کرنے سے ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ ہمارے بچے جاہل نہ رہ جائیں۔

میں ان سے کہتا ہوں: اسلامی مدارس ان کی خواہش کے مطابق ان کے بچوں کو مختلف زبانیں اور دنیوی علوم سکھانے کے لیے کافی ہیں، ساتھ ہی یہاں ان کا دین اسلام بھی محفوظ رہتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اسلامی احکام و عقائد سیکھنے کے سبب دین پر ان کے یقین میں اضافہ بھی ہوتا ہے اور نماز و دیگر عبادات اور اسلامی آداب کی پابندی بھی ہوتی ہے۔

بلاشبہہ ہمیں ان لوگوں سے زیادہ علم ہے؛ کیوں کہ شیطان نے ان کی جہالت اور دنیا اور اسباب دنیا کی سخت حرص و طمع کی دو لگاموں سے انھیں اپنا تابع فرمان بنا رکھا ہے اور انھیں وہ یہی کمزور دلیلیں سکھاتا رہتا ہے۔ اگر ان کی باتوں کو صحیح مان بھی لیا جائے، تو میں اس نادان باپ سے کہتا ہوں، تمھیں ان دو باتوں میں کون زیادہ پسند ہے؟ کیا تمھیں یہ بات زیادہ پسند ہے کہ تمھارا بیٹا تمھاری خواہش کے مطابق غیر ملکی زبانوں اور دنیاوی علوم کا دانا ہو جائے اور ساتھ ہی ساتھ کافر اور ہمیشہ کے لیے جہنمی ہو جائے، یا تمھیں یہ زیادہ پسندیدہ ہے کہ تمھارا فرزند ان تمام زبانوں اور دنیاوی علوم سے ناآشنا رہے، مگر وہ مسلمان اور ہمیشہ کے لیے جنت میں رہنے کا سزاوار ہو جائے۔ اگر اس نے جواب میں شق اول کو اختیار کیا تو اس کے کفر میں کلام نہیں۔ اور اگر اس نے شق دوم کو اختیار کیا تو یہی مطلوب ہے اور اللہ تعالی توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

شاید شیطان اسے یہ جواب تلقین کرے کہ اس کا بیٹا مذکورہ شرطوں پر ان اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کے باوجود کافر نہ ہوگا۔ تو اب یہ جواب دیدہ و دانستہ حق کا انکار ہے۔ کیوں کہ ہم نے پہلے ہی تفصیل سے بیان کر دیا ہے کہ ان اسکولوں کی حالت کیا ہے اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ طالب علم محض گرجا گھر میں داخل ہونے اور اہل کلیسا کے ساتھ عبادت کرنے کے سبب کافر ہو جاتا ہے پھر وہ کفر میں درجہ بدرجہ ترقی کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا دل پورے طور پر بے نور ہو جاتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالی۔

تیرہویں فصل

بچوں کے فساد عقیدہ کے ذمہ دار والدین ہیں

جو لوگ ان اسکولوں میں اپنے بچوں کو داخل کراتے ہیں، ان میں کچھ لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ ان کے بچوں کے عقیدے خراب نہ ہوں گے، اور وہ ہمیشہ اپنے دین کے پابند رہیں گے؛ کیوں کہ وہ اعلی خاندان کے اور ذہین و فطین ہیں۔ وہ دین کے بارے میں کسی فریب کا شکار نہیں ہوں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا خیال رکھنے والوں سے میں کہتا ہوں کہ تمھارا یہ کہنا دو وجہوں سے ناقابل قبول ہے:
(۱) پہلی وجہ یہ ہے کہ ایسا گمان رکھنے کے سبب اس کے بیٹے کے دین اور خود اس کے دین میں گڑبڑی پیدا ہوگئی؛ کیوں کہ جب اس نے اپنے بیٹے کو ان میں سے کسی اسکول میں اس شرط کے ساتھ داخل کرایا کہ وہ نصرانی بچوں کے ساتھ گرجا گھر جائے گا، اور بالکل انھیں کی طرح ان کے ساتھ عبادت کرے گا تو نہ صرف اس پر حکم کفر عائد ہوگا بلکہ اس کا داخلہ کرانے والے پر بھی یہی حکم لگے گا؛ کیوں کہ وہ اس کفر پر راضی ہے اور کفر پر راضی ہونے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔ (۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ اس کے بیٹے کا ذہین ہونا اس کے عقیدے میں شک پیدا ہونے سے مانع نہیں ہو سکتا؛ کیوں کہ یہ شکوک و شبہات اگر محسوس اور ظاہر ہوتے تو ممکن ہوتا کہ بچہ اپنی ذکاوت و ذہانت کی بدولت ان سے بچ جائے اور اپنے دل میں ان کے داخل ہونے سے محفوظ رہے۔ لیکن یہ غیر محسوس اور ایسے شیطانی وسوسے اور خیالات ہیں جو دل میں اس وقت آجاتے ہیں جب ان کے اسباب مہیا ہو جائیں۔ خواہ بچہ چاہے یا نہ چاہے، خواہ وہ ذہین ہو یا نہ ہو۔ اور جو شخص اس بچے کے ان اسکولوں میں موجود ہونے کے باوجود اس کے محفوظ رہنے کا دعوی کرے وہ ایسا ہے جیسے وہ شخص جو اپنے بچے کو بھوکے، خونخوار درندوں کے آگے ڈال دے اور یہ گمان کرے کہ وہ ان سے بچ جائے گا۔

چودھویں فصل
مشنری اسکولوں کے فائدے کم اور نقصانات زیادہ ہیں

اے مسلمان! وہ کون سے فائدے ہیں جنھیں تمھارے بیٹے نے ان نصرانی اسکولوں میں رہ کر حاصل کیے حالاں کہ اس نے ان کے بدلے اپنا دین اور شرافت دونوں برباد کر ڈالے، اپنے مذہب اور اپنی حکومت کے تعلق سے اپنی غیرت و حمیت کو ختم کر ڈالا اور دل سے اپنے مسلمان بھائیوں اور توحید پر یقین رکھنے والے اپنے دوستوں کا ہی دشمن نہ ہوا بلکہ اپنے آباو اجداد کا بھی دشمن ہو گیا جو کامیابی و کامرانی اور دین مبین کے شرف و عزت سے سرفراز ہو کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

اس کے برعکس وہ اپنے دین و مذہب اور اپنی قومیت و حکومت کے دشمنوں کا دوست بن گیا۔ ان سے محبت و یاری کا دم بھرتا، ان کے فضل و کمال کا چرچا کرتا، ان کے عیوب پر پردہ ڈالتا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی برائیوں کو اچھا بنا کر پیش کرتا اور اپنے مذہب اور حکومت کے مفادات پر، ان کے مفادات کو مقدم رکھتا ہے۔

اس لیے ان سب کے بدلے میں تمھارے بیٹے کا صرف یہ فائدہ ہوا کہ اس نے ایک مغربی زبان اور عصری علوم کے کچھ مبادیات سیکھ لیے مگر وہ ان سے جہالت کی تاریکی سے باہر نہیں نکلا حالاں کہ وہ ایمان کی پختگی اور سلامتی کے ساتھ اسلامی تعلیم گاہوں میں اس قدر بلکہ اس سے بھی زیادہ حاصل کر سکتا تھا۔

اے نادان باپ! اپنے بیٹے کے دین و شرف کو ضائع کرنے اور ان کے بدلے میں اس کے لیے مذکورہ چیزوں کو طلب کرنے میں تمھاری مثال اس شخص کی طرح ہے جو بڑے اور نفیس و قیمتی پتھر کو ضائع کر دے اور اس کے عوض تھوڑے پیسے لے لے۔ کیا وہ تمھاری رائے میں عقل مند ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، بلکہ وہ پاگل ہے جو پاگل پن جیسی عظیم ترین مصیبت اور جذامی ہے جو کوڑھ جیسی بدترین بیماری میں مبتلا ہو گیا ہے۔ اس نے زمین و آسمان سے بھی بڑی نعمت کھودی، اور جو چیز حاصل ہوئی وہ ذرہ ناچیز سے بھی حقیر تر ہے۔ اور یہ کسی بھی عقل مند مسلمان پر پوشیدہ نہیں ہے، اگرچہ ان جاہل، فاسقوں اور گمراہوں پر پوشیدہ ہو جنھوں نے اپنی اولاد اور اپنے جگر پاروں کو ان اسکولوں میں داخل کر کے ان پر جو ظلم کیا ہے وہ ایک دشمن اپنے حریف دشمن کے ساتھ نہیں کرتا۔

پندرہویں فصل

مشنری اسکولوں کے فارغین کا حال

مسلمانو! تم نے اس شخص کے اندر کون سی بھلائی دیکھ لی جس نے مغربی زبانیں اور اہل مغرب کے دنیاوی علوم حاصل کیے، یہاں تک کہ تم نے اپنے اور اپنی اولاد کے دین کے لیے اتنا بڑا خطرہ مول لے لیا، اور خود اپنی ذات اور اپنے فرزند کو ان ہلاکت خیز جگہوں میں لا ڈالا۔

اگر مغربی زبانوں کو جان لینا ہی رزق کی وسعت، جاہ و مرتبہ کی بلندی اور دنیاوی عزو شرف کا ضامن ہے تو ایسا کیوں ہے کہ وہ اساتذہ جن سے تمھاری اولاد اسکول میں تعلیم حاصل کر رہی ہے، ہم انھیں ان لوگوں میں دیکھ رہے ہیں جو معاشی اعتبار سے سب سے زیادہ کنگال، فرومایہ، محروم اور پریشان ہیں۔ انھیں کچھ بھی دنیاوی عزو شرف اور رفعت و عظمت حاصل نہیں، حالاں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ان زبانوں کے ماہر ہیں اور تمھارا لڑکا تو ان سے کچھ ہی علم حاصل کرتا ہے، تو وہ اس قلیل علم کو حاصل کر کے اپنی دنیا میں کیسے کامیاب ہو جائے گا جب کہ وہ وافر علم رکھنے کے باوجود کامیاب نہ ہوئے جس کو حاصل کرنے میں انھوں نے اپنی زندگی کے لمبے مہ و سال گنوا دیے۔ ہاں! انھیں زیادہ سے زیادہ یہ فائدہ حاصل ہوا کہ وہ ان اسکولوں کے اساتذہ بن گئے جہاں دن بھر وہ اتنی معمولی معاش کے حصول میں مشغول رہتے ہیں جو بقدر ضرورت ہی ان کے اور ان کے اہل و عیال کے لیے کفایت کرتی ہے۔ اور جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ ان سے بہتر، وسیع تر، سہل تر اور مفید تر معیشت والے وہ عام لوگ ہیں جو خرید و فروخت جیسے کاروبار میں لگے ہوئے ہیں اگرچہ ان کی تعداد بہت کم ہے۔ ان زبانوں کے جاننے والوں میں ایسے لوگوں کی بھی ایک جماعت موجود ہے جو بدترین تنگ دستی اور محتاجی میں گرفتار ہیں۔ سب سے زیادہ فقر و محتاجی کا شکار ہوتے ہوئے بھی انھیں معلم بننا میسر نہیں ہو رہا ہے۔ اس لیے اگر ان زبانوں کو جان لینا ہی وسعت رزق اور کثرت مال کا ضامن ہوتا تو یہ لوگ سب سے زیادہ رزق کی تنگی اور بدحالی میں مبتلا نہ ہوتے۔

نیز تم مال دار مسلمانوں کا جائزہ لو تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ خرید و فروخت اور لین دین کرنے والے تجارت پیشہ لوگ ہیں۔ اور ان میں اکثر بلکہ سب ان زبانوں سے واقف نہیں اس کے باوجود وہ بڑی خوش حالی، رفعت مقام و علو مرتبہ اور فراخیِ رزق سے ہم کنار ہونے کے ساتھ اپنے دین و دنیا کو بھی محفوظ کیے ہوئے ہیں۔ تو اب روزی اور قدر و منزلت کا حصول ان زبانوں سے واقف ہونے پر موقوف نہیں رہا؛ اس لیے کہ ظاہر ہو چکا کہ یہ زبانیں دنیا میں فراخیِ رزق، سماجی علو مرتبہ کی ضامن نہیں ہیں بلکہ زیادہ تر مذکورہ بالا طبقہ کے بالکل برعکس ان لوگوں کی معاشی و سماجی صورت حال ہے جنھوں نے ان زبانوں میں مہارت پیدا کی، ان کے سیکھنے میں اپنی زندگی کے اکثر اوقات صرف کیے اور ان میں مسلسل اضافہ و ترقی کے لیے کوشاں رہے؛ کیوں کہ یہ طویل اوقات جو انھوں نے اس راہ میں صرف کیے اگر انھوں نے ان کو تجارت اور کسب کے دوسرے اسباب میں صرف کیا ہوتا تو انھیں اتنا مال حاصل ہو جاتا جس سے انھیں قلیل معاش کے لیے نہ کسی اسکول کا معلم بننے کی ضرورت ہوتی نہ کسی تاجر کا کلرک۔ تو انھیں جان لو اور اپنے بچے کو گمراہی میں ڈالنے سے بچو! اللہ تمھیں ہدایت دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سولہویں فصل

رازق اللہ تعالیٰ ہے نہ کہ ان اسکولوں کی تعلیم

مسلمانو! اگر تم حقیقت میں مسلمان ہو تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تصدیق تم پر لازم ہے:

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (۱)

"فرما دیجیے، اے اللہ ملک کے مالک! تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔ ساری بھلائی تیرے ہی دست قدرت میں ہے، بیشک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ تو رات کا حصہ دن میں اور دن کا حصہ رات میں داخل کرتا ہے۔ اور مردہ سے زندہ کو اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور جسے چاہے بے اندازہ روزی دیتا ہے"۔

اور رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی بھی تصدیق ضروری ہے: "بیشک جبریل امین نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ کسی بھی جان کو اس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک وہ اپنا پورا رزق نہ حاصل کر لے اور اپنی پوری عمر نہ گزار لے، تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور بہتر طریقے سے رزق تلاش کرو"۔

اس لیے اگر اس پر تمھارا ایمان ہوگا تو دنیا و آخرت میں تمھیں راحت ملے گی؛ کیونکہ مذکورہ آیت قرآنی نے صاف صاف بیان کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے، لہٰذا رزق کا ملنا ان زبانوں کے سیکھنے پر موقوف نہیں ہے۔

اور مذکورہ حدیث پاک میں صراحتاً یہ بیان کر دیا گیا کہ ہر جان کو ضرور اس کا وہ رزق اور وہ عمر ملے گی جو اس کی تقدیر میں لکھ دی گئی ہے۔ یوں ان کاہلوں کے لیے اس میں کوئی عذر نہیں ہے

(۱) آل عمران، آیت: ۲۶، ۲۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو پورے طور پر طلب معاش کی کوشش چھوڑ کر سب سے زیادہ محتاجی کی زندگی گزارتے ہیں یا دوسروں کے دست نگر بن کر رہتے ہیں حالاں کہ وہ خود کمانے کی قدرت رکھتے ہیں؛ اس لیے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بہتر طریقے سے رزق تلاش کرو، یہ نہیں فرمایا کہ رزق ہی تلاش نہ کرو۔ اور بہتر طور پر رزق تلاش کرنے کا معنی ہے "میانہ روی کے ساتھ رزق ڈھونڈو"۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ.(۱)

تو اس کے راستے میں چلو اور اللہ تعالیٰ کی روزی میں سے کھاؤ۔

اور فرمایا: فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ.(۲)

"پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل اور رزق تلاش کرو۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رزق تلاش کرنے کا حکم دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کو دیکھو: "اگر تمھیں اللہ تعالیٰ پر سچا بھروسہ ہو گا تو وہ ضرور تمھیں روزی دے گا جس طرح وہ پرندوں کو روزی دیتا ہے کہ وہ صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر واپس، دتے ہیں"۔

اس حدیث میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ پر توکل کے ساتھ حصول رزق کی کوشش کرنے کی نصیحت فرمائی؛ کیوں کہ ارشاد فرمایا: "پرندے صبح کو خالی پیٹ طلب رزق میں نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر واپس ہوتے ہیں" یہ نہیں فرمایا کہ وہ اپنے آشیانوں ہی میں رہتے ہیں اور بغیر کوشش کے رزق ان کے پاس پہنچ جاتا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ رزق طلب کرنا اور اس کے لیے کوشش کرنا دونوں ہی چیزیں شرعاً مطلوب ہیں، لیکن میانہ روی کے ساتھ اور اپنے دین کو نقصان پہنچائے بغیر۔ (اللہ تعالیٰ بغیر دین کے دنیا میں برکت نہ دے) کیوں کہ مومن کا اصل سرمایہ اس کا دین ہی ہے۔ لہٰذا اس کی حد درجہ حفاظت کرنا ضروری ہے اور جب بھی یہ دیکھے کہ کوئی دنیاوی سبب اس کے دین میں خلل انداز ہو رہا ہے تو اس سے دور رہے اور ان اسباب کو اختیار کرے جو دین میں فساد کا سبب نہ ہوں۔ اور اس کا مقررہ رزق خواہ زیادہ ہو یا کم ضرور اس تک پہنچے گا۔

---

(۱) الملک، آیت: ۱۵

(۲) جمعہ، آیت: ۱۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تفصیل ان اسباب کے بارے میں تھی جو دین میں صرف خلل انداز ہوتے ہیں مگر دین کو بالکل اس کی بنیاد ہی سے نہیں ڈھاتے ہیں جیسے وہ چیزیں جو شرعاً ممنوع اور حرام ہیں مثلاً سود؛ اس لیے کہ بہت سے تاجر سود لینے پر ملنے والے نفع کے خیال میں اس کا اقدام کرتے ہیں، حالاں کہ یہ ان کے دین میں غایت درجہ فساد پیدا کرتا ہے یہاں تک کہ جو شخص ہمیشہ سودی کاروبار کرے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ نہ کرے اس کے برے خاتمے اور کفر پر مرنے کا اندیشہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

امام ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب "تحفہ شرح منہاج" میں بیان کیا ہے کہ علما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سود کے سوا کسی گناہ کو اس طور پر نہیں ذکر فرمایا کہ وہ صاحب قرآن سے جنگ ہے۔ تاہم سود خدا سے جنگ ہونے اور سب سے بڑے گناہوں میں شامل ہونے کے باوجود اپنی مسلمان اولاد کو عیسائی اسکولوں میں داخل کرنے کے مقابلے میں دین کے لیے کم سے کم خطرناک ہے؛ کیوں کہ یہ اسکول تو بچوں کے خرمن ایمان کو جلا کر خاکستر کر دینے والی سب سے بڑی بجلی اور عظیم تر مصیبت ہیں۔ اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

سترہویں فصل

ایمان کے مقابلے ساری دنیا کی دولت ہیچ ہے

اے جاہل اور عقل سے محروم مسلمان! جس نے اپنے بچے کے دین کو خطرہ میں ڈال کر اسے ان اسکولوں میں داخل کرادیا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اگر مجھے اس شرط پر پوری دنیا دے دی جائے کہ میں اپنے لیے، یا اپنے بچے کے لیے کفر اختیار کرلوں تو میں اور میری ہی طرح تمام مسلمان ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔ اور جو ایسا نہ کرے وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔

تو نے اپنے لیے اور اپنے بچے کے لیے مفت کا کفر محض اس وہم و خیال سے اختیار کر لیا کہ نصرانی اسکولوں میں فرنگی زبانوں اور دنیاوی علوم کے حاصل کرنے کے سبب تیرے بیٹے کو کچھ مال و عزت حاصل ہو جائے گی۔ حالاں کہ اگر تو بنظر تحقیق دیکھے تو تجھے سو میں سے پانچ طلبہ بھی ایسے نہ ملیں گے جنھیں ان اسکولوں میں پڑھنے کی بنیاد پر جاہ و عزت اور مال و دولت حاصل ہوئی ہو۔ تجھ کو ان سے کہیں زیادہ تعداد ان لوگوں کی ملے گی جنھیں ان فرنگی زبانوں اور دنیاوی علوم کے بغیر بہت زیادہ مال اور جاہ و عظمت حاصل ہوئی۔ ان سب کے باوجود تو اپنی آنکھ کے مشاہدے اور اپنے صحیح علم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو جھٹلاتا ہے اور شیطان، اس کے دوستوں اور اپنے دونوں پہلوؤں کے درمیان موجود ان سے بھی بدتر نفس کی ان اوہام میں تصدیق کرتا ہے جن کی وجہ سے تو نے اپنے اور اپنی اولاد کے دلوں سے اس دین اسلام کو ضائع کر دیا جس کے برابر نہ دنیا ہے نہ اس کے حکام۔

اے جاہل! اگر یہ بات تیرے اندر اثر انداز نہ ہو تو ہم پر کوئی ملامت نہیں اگر ہم کہیں کہ تو عقل و خرد کی دولت سے محروم ہو چکا ہے۔ اور سلامتی اس پر ہو جو ہدایت کی پیروی کرے نہ کہ تجھ پر۔

اٹھارہویں فصل

مشنری اسکول ایک مصیبت ہیں

اے مسلمان! یقیناً تیرا اپنی اولاد کو ان اسکولوں میں داخل کرنا اتنا بڑا مسئلہ اور اتنی عظیم مصیبت ہے کہ اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

ایک بڑی مصیبت یہ ہے کہ سابق میں مذکور طریقے پر ان اسکولوں میں تیرا اپنے بچے کو ڈالنا نہ صرف اس کے کفر کا سبب ہوگا بلکہ اس کے بعد آنے والی اس کی ذریتوں کے کفر کا بھی سبب ہوگا۔ اور ممکن ہے کہ اس سے کئی ہزار ذریتیں عالم وجود میں آئیں تو تو ہی ان کی گمراہی کا سبب ہوگا اور تجھ پر تیرے گناہ کے علاوہ مزید ان سب کے گناہوں کے برابر گناہ آئے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے کوئی برا طریقہ ایجاد کیا اس پر اس کا گناہ اور ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا جو اس پر قیامت تک عمل پیرا ہوں گے"۔

اور بھلائی کا سبب بننے خود بھلائی کرنے والے کی طرح ہے، اور برائی کا سبب بننے والا برائی کرنے والے کے مانند ہے۔ اس لیے تو کیسے اپنے لیے کفر کو اور اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تو ایسے کثیر لوگوں کا دادا بنے جن میں سب کے سب کافر اور گمراہ ہوں۔ لیکن تیرا ان کے لیے اس کو پسند کرنا کوئی حیرت انگیز بات نہیں جب تو نے اپنے نفس کے لیے بھی اسے پسند کیا اور اسے بدترین راہوں پر ڈال دیا اور اسے سب سے بری ہلاکت کی جگہوں میں ڈھکیل دیا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

انیسویں فصل

اسکولوں کی تعلیم میں فرائض وواجبات چھوٹ جاتے ہیں

اگر تم یہ کہو کہ عیسائیوں کے کچھ اسکولوں میں یہ شرط نہیں ہوتی کہ مسلمان کے بچے عیسائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب کی تعلیم حاصل کریں گے اور عیسائی بچوں کے ساتھ گرجا گھر جائیں گے، بلکہ انھیں ان اسکولوں میں صرف دنیاوی علوم اور زبانوں کی تعلیم دی جاتی ہے اس لیے ان کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ان اسکولوں میں مسلمان بچوں کا داخلہ اور تربیت بھی جائز نہیں؛ کیوں کہ وہ نماز اور اسلامی آداب چھوڑ بیٹھتے ہیں اور اپنے دین کے ان عقائد واحکام کی تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں جن کی انھیں اول عمر میں بے حد ضرورت ہوتی ہے، بلکہ گھر پر ان میں سے جو کچھ سیکھا تھا اسے بھی گنوا دیتے ہیں، اور جب ان اسکولوں میں ان کو تربیت دی جاتی ہے تو وہ عیسائی آداب سیکھتے ہیں مثلاً استنجا نہ کرنا، نجاستوں سے آلودہ رہنا اور کئی سال اس حال میں گزر جاتے ہیں کہ وہ کلمۂ توحید بھی نہیں سن پاتے ہیں اور نصرانی بچوں اور اساتذہ کے ساتھ ان کی گفتگو کے دوران بہت سے ایسے جملے در آتے ہیں جو ان کے عقائد میں خلل انداز ہوتے ہیں اور انہیں اس کا احساس بھی نہیں ہو پاتا؛ اس لیے کہ وہ ابھی بچے ہیں انہیں اس کا علم نہیں کہ کیا چیز ان کے دین میں بگاڑ پیدا کرتی ہے۔ اور کیا چیز ایسی نہیں۔ اور یہ ضرر رساں باتیں ان کے دل میں راسخ ہو جاتی ہیں، اور یہ اور ان جیسی دوسری باتیں روز بروز، ماہ بہ ماہ اور سال بہ سال بار بار ان کے کانوں سے ٹکراتی رہتی ہیں، یہاں تک کہ جب وہ اسکول سے نکلتے ہیں تو ان کے دلوں میں دین کے خلاف اعتراضات اور عقائد میں بگاڑ پیدا کرنے والی بہت سی باتیں راسخ ہو چکی ہوتی ہیں جنھیں وہ ظاہری طور پر مسلمانوں سے چھپاتے ہیں اور اندر ہی اندر ان پر مصر ہوتے ہیں۔ اور تمھیں یقیناً معلوم ہو چکا ہے کہ کسی ایک بھی اسلامی عقیدے کے صحیح ہونے میں شک کرنا، کفر اور خلود فی النار کا سبب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالی۔

ان اسکولوں کے بچوں میں یہ صورت حال اکثر و بیشتر پائی جاتی ہے، ورنہ اللہ تعالی جسے محفوظ رکھنا چاہے وہ محفوظ رہتا ہے، لیکن خطرہ مول لینے والا پسندیدہ نہیں ہے اگرچہ وہ بچ جائے۔

بیسویں فصل

مسلمان لڑکیاں بے پردگی اور بد عقیدگی کا شکار ہو جاتی ہیں

ان میں بعض اسکول لڑکیوں کے لیے مخصوص ہیں جنھیں مغرب کے عیسائیوں خاص طور سے پروٹسٹنٹوں نے اسلامی ملکوں میں کھول رکھا ہے اور ہر طرح کے حیلے بہانے اور ذرائع سے مسلمان بچیوں کو ان میں کھینچ لاتے ہیں، اور ان کے ساتھ بالخصوص غریب بچیوں کے ساتھ مختلف قسم کے احسانات کرتے ہیں، چناں چہ انھیں کپڑے فراہم کرتے ہیں، ان کے لیے پیسے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹا وغیرہ مہیا کرتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے اسکول لڑکیوں سے بھر گئے ہیں، وہ لوگ ان میں بچیوں کو عیسائی مذہب کے احکام سکھاتے ہیں اس لیے اسکولوں کی مدت ختم ہونے کے بعد لڑکیاں وہاں سے عیسائی یا زندیق بن کر نکلتی ہیں کہ ان کا نہ کوئی دین ہوتا ہے نہ ان کے دل میں کوئی اسلامی عقیدہ باقی رہتا ہے، کیوں کہ اسکول میں داخلے کے وقت وہ اتنی کم سن تھیں کہ دین کے احکام سے انھیں کوئی واقفیت نہ تھی۔ پھر اسکول سے نکلنے کے بعد اسی حالت پر وہ زندگی گزارتی ہیں، اسی نہج پر اپنے بچوں کی تربیت کرتی ہیں اور ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ بظاہر مسلمان ہیں مگر در حقیقت وہ بے دین ہیں۔ ولا حول و لا قوۃ الا باللہ.

اکیسویں فصل

شیطان ایسی تعلیمات کو خوب صورت بنا کر پیش کرتا ہے

اے انسان! تجھے اپنے دل اور اس میں چھپے عقائد کا تو بہر حال علم ہے اس لیے اگر تجھے معلوم ہے کہ تو مسلمان نہیں اور تو اسلامی عقائد کو نہیں مانتا ہے، تو میرا روئے سخن تیری طرف نہیں ہے؛ کیوں کہ تو زندیق اور منافق ہے، اور تو نے اپنے بچے کے لیے وہی بے دینی اور نفاق پسند کیا جو اپنے لیے پسند کیا۔ لہٰذا جب تیرے بچے نے گمرہی میں تیری پیروی کی تو تم دونوں جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں رہو گے۔ اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔ اور اگر تو حقیقت میں مسلمان ہے، اور اسلامی عقائد پر تیرا اعتقاد ہے۔ اور تیرے بارے میں ہمارا یہی گمان بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے اور ہمیں ہدایت دے۔ تو پھر کیا بات ہے کہ تو نہ صرف اپنے بیٹے کے دین بلکہ خود اپنے دین کے بارے میں ایسی زبردست تفریط اور کوتاہی سے کام لے رہا ہے۔ اور نتائج کے اعتبار سے اس بری چراگاہ کو مفید تصور کر رہا ہے۔ تو اگر شیطان اور اس کے اعوان و انصار نے تیرے سامنے اس برے کام کو اچھا بنا کر پیش کیا ہے تو میں اور میرے جیسے دوسرے لوگ تیرے سامنے اس کی قباحت اور وبال کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان کر رہے ہیں۔ پھر کیوں ان شیطانوں کی بات مانتا ہے اور ہماری نہیں مانتا، حالاں کہ ہم تجھے جنت کی طرف بلا رہے ہیں اور وہ تجھے جہنم کی جانب بلا رہے ہیں، ہم تیری کامیابی اور نجات کا سبب بن رہے ہیں جب کہ وہ تیرے لیے ہلاکت اور تباہی کا سامان کر رہے ہیں، اور تجھے یقین سے معلوم ہے کہ مجھے ان چیزوں کے بارے میں تجھ سے زیادہ علم ہے جو

تعلیم ڈاٹ نیٹ سے مزید متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین میں صلاح اور فساد پیدا کرتی ہیں، اور جو بندے کو اللہ سے قریب یا دور کرتی ہیں۔ لہٰذا اپنے اور اپنی اولاد کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ ولا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

بائیسویں فصل

مشنری اسکول عیسائیت کی تبلیغ کے لیے ہیں

کبھی شیطان اور ان اسکولوں میں پڑھانے والے اس کے مددگار، اور بعض عیسائی طلبہ، مسلمان طالب علم کے دل میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ عیسائی مذہب ہی صحیح مذہب ہے، اور اس پر دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ پوری دنیا میں نصرانیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے، ان کے طاقت ور ممالک ہیں، وہ دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں، عصری علوم سے آراستہ ہیں، مغربی صنعتوں اور حیرت انگیز ایجادات میں وہ پیش پیش ہیں اور روئے زمین کے بہت سے ممالک پر ان کا قبضہ ہے۔ اس طرح مسلمان طالب علم کو مغالطہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں، کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ یہ سارے لوگ باطل دین پر ہوں؟

تم پر مخفی نہیں ہے کہ یہ کمزور مغالطے عقل و خرد میں کمال کے حامل لوگ تو درکنار چھوٹی اور کمزور عقل والوں پر بھی نہیں چل سکتے۔ کیوں کہ آخرت اور دنیا دو الگ الگ چیزیں ہیں، ہر ایک کی صفات جداگانہ ہیں اور دین و دنیا کے امور ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

تمام ادیان و مذاہب کے ماننے والوں کا اس پر اتفاق ہے کہ کفار ہر زمانے میں اہل ایمان سے کئی گنا زیادہ رہے ہیں، اس لیے کہ ہر مذہب کے پیروکار کا یہ عقیدہ ہے کہ وہی مومن اور نجات پانے والا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر ادیان و مذاہب کے ماننے والے کافر اور ہلاک ہونے والے ہیں۔ تو اگر یہ مغالطہ صحیح ہو تو یہ تمام ادیان کو باطل کر دے گا۔ اس لیے واضح ہو گیا کہ محض کثرت اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ جو زیادہ طاقت ور اور عصری علوم سے آگاہ ہیں، انھی لوگوں کا دین صحیح ہے؛ کیوں کہ ہر ایک مذہب والے کو یہ تسلیم ہے کہ اس کے اعتقاد کو نہ ماننے والے اہل مذاہب میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اس سے بہت سے ہم مذہب لوگوں سے زیادہ طاقت اور دنیوی علوم میں ان سے زیادہ آگہی رکھتے ہیں۔ لہٰذا محض قوت، مال داری، دنیاوی علوم اور صنعتیں اس بات کی دلیل نہیں ہیں کہ مذکورہ خصوصیات کے حاملین کا دین ہی حق ہے؛ کیوں کہ دین کی صحت کا دارومدار دوسرے دلائل پر ہے اور اپنے تو اپنے مخالفین سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک بھی یہ بات آفتاب کی طرح روشن ہو چکی ہے کہ ہمارے آقا ﷺ کے دین، دین اسلام کے دلائل و براہین ہر زمان و مکان میں تمام ادیان کے دلائل سے زیادہ ظاہر و واضح اور تمام مذاہب و ملل کے براہین سے زیادہ قوی اور راجح ہیں۔ والحمد للہ علی ذلك.

تیئسویں فصل

بچوں کا دل صیقل شدہ آئینے کی طرح ہوتا ہے

حدیث صحیح میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں"۔

رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی صداقت نگاہوں کے سامنے ہے اور اس فرمان عالی شان کی تصدیق کثیر تجربات سے بھی ہوتی ہے۔

حدیث کے معنی یہ ہیں کہ بچپن میں ہر بچے کا دل نہایت ہی صاف و شفاف اور فطرت پر ہوتا ہے۔ فطرت سے مراد اللہ کی وہ فطرت ہے جس پر اس نے انسان کو پیدا فرمایا یعنی وہ اس اصل پیدائش پر ہوتا ہے جس پر اللہ نے انسان کی تخلیق فرمائی مثلاً قبول دین کی صلاحیت۔ پھر والدین اگر یہودی ہوں تو بچے کو یہودی بنا دیتے ہیں اگر نصرانی ہوں تو نصرانی بنا دیتے ہیں، اور اگر مجوسی ہوں تو مجوسی بنا دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خاص طور سے انھی کا ذکر اس لیے فرمایا کہ اس وقت اہل ادیان میں انھی کی تعداد سب سے زیادہ تھی، ورنہ تمام والدین اپنے دین کے مطابق ہی اپنے بچوں کی تربیت کرتے ہیں، خواہ ان کا تعلق ان ادیان والوں سے ہو یا ان کے علاوہ دیگر ادیان والوں سے۔ اور اساتذہ والدین ہی کی طرح ہوتے ہیں، وہ بچے کے دین میں جیسے چاہیں تصرف کریں۔ لہٰذا بچہ ان کی نگرانی میں اسی دین کے مطابق پروان چڑھتا ہے جس کی روشنی میں انھوں نے اس کی تربیت کی، خاص کر اس وقت جب تعلیم کی مدت دراز ہو، اس لیے بچے کا دل صیقل شدہ آئینہ کی طرح ہوتا ہے جس میں اس کے سامنے آنے والی تمام چیزیں چھپ جاتی ہیں۔ اس لیے بچے کو جو سب سے پہلی بات بتائی جائے اور بار بار اس کا اعادہ کیا جائے تو وہ اس کے دل میں ہمیشہ کے لیے راسخ ہو جائے گی۔ بالخصوص جب وہ اسی حالت میں کئی سال گزار دے جیسا کہ ان اسکولوں میں ہوتا ہے، لہٰذا بچہ اپنے نصرانی، زندیق یا ملحد اساتذہ کے مذہب کے مطابق پروان چڑھے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودی یا نصرانی یا مجوسی والدین پر کوئی تعجب نہیں ہے جو اپنے بیٹوں کو یہودی یا عیسائی یا مجوسی بناتے ہیں۔ بلکہ اے جاہل مسلمان! تعجب تو تیری حالت پر ہے کہ تو ان اسکولوں میں اپنے بچے کو رکھ کر اور اسے اس کے معلمین کے حوالے کر کے اسے نصرانی یا زندیق اور ملحد بنا رہا ہے، حالاں کہ خود تو نصرانی یا زندیق اور ملحد نہیں ہے، کیا یہ بڑی تعجب خیز اور حیرت انگیز بات نہیں ہے؟ یہ سب تو اس وہم کی بنیاد پر کر رہا ہے کہ وہ دنیا میں کامیاب ہو جائے گا، تو اپنے اور اپنے لخت جگر کے بارے میں اللہ سے ڈر، ورنہ تیرا اور تیرے بچے کا انجام بہت برا ہوگا اور تو کفر و ضلالت کی تاریکی میں سرتاپا غرق ہو جائے گا۔

چوبیسویں فصل

طالب علم کے لیے ایسے اسکولوں کے ضرر سے بچنا مشکل ہوتا ہے

اے مسلمان! جان لے، ہو سکتا ہے کہ یہ علم تجھے نفع پہنچائے کہ تیرا فرزند جس وقت ان نصرانی اسکولوں میں داخل ہوا، اس کا دل صاف ستھرے جوہر کے مانند تھا، اسکول میں قیام کے دوران اسلامی عبادات چھوڑنے، ایمانی عقیدے کے بگڑنے اور عیسائی مذہب کی تعلیم حاصل کرنے کے سبب اس پر تہ بتہ تاریکی چھاتی رہتی ہے۔ اس کا نصرانی بچوں اور معلمین سے میل جول رہتا ہے، وہ ہر دن ان سے مسلمانوں کے دین کے خلاف نئی نئی باتیں سنتا رہتا ہے، اور رفتہ رفتہ اس کے دل میں یہ باتیں گھر کرتی رہتی ہیں یہاں تک کہ تہ بہ تہ تاریکی چھا جانے کی وجہ سے اس کی بصیرت ختم ہو جاتی ہے، اس کے دل میں دین اسلام کا کچھ بھی نور باقی نہیں رہتا۔ اکثر کی یہی حالت ہے اور جو بھی ان اسکولوں میں داخل ہوگا امید یہی ہے کہ اس کی بھی یہی حالت ہوگی۔

جو یہ گمان کرے کہ اس کا بیٹا ان خطرات سے محفوظ رہے گا وہ اس شخص کی طرح ہے جو یہ کہے کہ وہ اپنے بیٹے کو آگ میں ڈال دے گا پھر بھی آگ اسے نہ جلائے گی۔ حالاں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ان بعض برگزیدہ بندوں کے لیے ہے جن پر اس کی خاص توجہ ہوتی ہے اور جن کے اچھے انجام کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے۔

اگر ہم یہ مان لیں کہ تیرا بیٹا اس منحوس اور بری حالت کے ساتھ اسکول سے نکلنے کے بعد اسلام کے احکام سیکھ لے گا، طاعات پر عمل پیرا ہو جائے گا، نماز اور دیگر عبادات کی پابندی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا اور عرصۂ دراز تک مسلمان علما اور صلحا کی ہم نشینی اختیار کرے گا تو اس کے لیے امید خیر کے ساتھ یہ امید ہوگی کہ اللہ تعالیٰ انوار اسلام سے اس کی بصیرت پر تہ بہ تہ چھائی ہوئی تاریکیوں کو دور فرمادے، اور اسے دین کے وہ انوار عطا فرمائے جن سے وہ محروم ہو چکا ہے۔ اور عبادات، طاعات، ذکر واذکار اور نمازوں کی پابندی کے سبب رفتہ رفتہ وہ انوار بڑھتے جائیں یہاں تک کہ اسے حسن خاتمہ نصیب ہو۔

لیکن ان سب باتوں کا ہونا کبریت احمر سے بھی زیادہ کمیاب ہے؛ کیوں کہ چند کے سوا ہمیں کوئی ایسا نظر نہیں آیا جو ان تعلیم گاہوں کا فارغ التحصیل ہو اور فراغت کے بعد طاعات وعبادات میں دل چسپی دکھائے اور روزہ نماز کی پابندی کرے۔

پچیسویں فصل

عیسائی اپنے بچوں کو مدارس کیوں نہیں بھیجتے؟

بڑی حیرت کی بات ہے کہ عیسائیوں کے سارے گروہ مطلقا اپنی اولاد کو مسلمانوں کی تعلیم گاہوں میں نہیں پڑھاتے ہیں خواہ وہ کتنے ہی کامیاب کیوں نہ ہوں، بلکہ ان میں ایک فرقے کا کوئی فرد دوسرے گروہ کے اسکولوں میں اپنے بچوں کو نہیں پڑھاتا ہے کہ کہیں ان کے عقائد بدل نہ جائیں؛ اس لیے کہ ان کا ہر فرقہ دوسرے کی تکفیر کرتا ہے۔

اسی طرح یہود نے بھی اپنی قلت تعداد اور ذلت ورسوائی کے باوجود اپنی اولاد کے لیے مخصوص اسکول کھول رکھے ہیں تاکہ انھیں یہ حاجت ہی نہ پیش آئے کہ تعلیم کے لیے اپنے بچوں کو مسلمانوں یا عیسائیوں کی تعلیم گاہوں میں داخل کرائیں۔ مذکورہ ہر ایک فرقہ یہ سب کچھ اس لیے کر رہا ہے کہ اسے اپنی اولاد کے دین کی حفاظت کی بہت زیادہ خواہش ہے۔ اس کے باوجود ہم بہت سے فاسق مسلمانوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کے دین کی حفاظت نہیں چاہتے ہیں۔ اسی لیے تو وہ اپنے بچوں کو نہ صرف کسی عیسائی فرقہ کی تعلیم گاہ میں بلکہ یہودیوں کی دانش گاہوں میں بھی داخل کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ اور دین کو محض اس لیے شدید خطرے میں ڈالتے ہیں کہ وہ فرنگی زبان اور دنیوی علوم سیکھ لیں، حالاں کہ وہ انھیں مسلمانوں کی تعلیم گاہوں میں بھی سیکھ سکتے ہیں، بلکہ وہ اسکولوں میں داخلہ لیے بغیر اس طور پر بھی زیور علم سے آراستہ ہو سکتے ہیں کہ ان کے والد اپنی اولاد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے کسی مخصوص معلم کا انتظام کرے جو اسے اس کی پسندیدہ زبان سکھائے۔

مسلمانو! دیکھو، یہ لوگ اپنے باطل مذہب کی حفاظت کے کس قدر حریص ہیں، جب کہ تمھیں اپنے دین کے تحفظ کی کچھ بھی خواہش نہیں ہے۔ تو اس کے لیے اپنے نفس شریر پر تعجب کرو اگر تمھیں تعجب سود مند ہو۔

رہا تمھارا یہ کہنا کہ ہمیں اپنی اولاد پر یہ اندیشہ نہیں ہے کہ وہ ان کے مذہب کی پیروی کرے گی؛ کیوں کہ ان کا بطلان بالکل ظاہر ہے۔ تو برادر عزیز! یہ تیرے نفس کی گمراہیاں اور شیطان کے وسوسے ہیں؛ اس لیے کہ جب تیری اولاد کا اسلامی عقیدہ بگڑ جائے گا تو اس کا ان کے مذہب میں داخل ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔ یہاں تک میں نے تیری نصیحت اور خیر خواہی کی کوشش کر دی اور مدد کی درخواست اللہ سے ہی ہے۔ واللہ المستعان

چھبیسویں فصل

سامان عبرت

مسلمانو! اب میں تمھارے سامنے ولی کبیر، قطب شہیر، سیدی عبدالعزیز دباغ کی وہ عبارت پیش کرتا ہوں جس میں کافروں سے اختلاط رکھنے والے تو درکنار فاسقوں سے میل جول رکھنے والے پر اور اس اختلاط کے نتیجے میں پائے جانے والے دین کے عظیم خطروں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان کے شاگرد ابن مبارک نے کتاب "الابریز" کے تیسرے باب میں ارشاد فرمایا:

"جب ہم نے حمام میں لوگوں کے برہنہ داخل ہونے کے بارے میں شیخ حطاب اور شیخ مواق رحمہما اللہ تعالیٰ کے کلام میں اختلاف دیکھا۔ چناں چہ شیخ حطاب نے فرمایا:

"اس میں اس طرح داخل ہونا حرام ہے" اگر اسے ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے میں اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو اس پر تیمم واجب ہوگا۔ اور شیخ مواق نے فرمایا:

"وہ ستر پوشی کے ساتھ داخل ہو اور اپنی نگاہیں نیچی رکھے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے"۔

تو سیدی عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: شیخ حطاب کا فتویٰ صحیح ہے، اور جہاں تک شیخ مواق کے فتوے کی بات ہے تو اگر یہ مان لیا جائے کہ پردہ کرنے والا حد درجہ احتیاط برتے گا اور دوسروں کی شرم گاہوں کی طرف بالکل نظر نہ ڈالے گا، پھر بھی اس میں ایک آفت یہ ہے کہ معاصی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ کے اوامر کی مخالفت اس تاریکی کے ساتھ ہوتی ہے جس کے اور جہنم کی تاریکی کے درمیان ایسے رشتے اور رابطے ہیں جن کی وجہ سے وہ دوزخ کی شقاوت وبدبختی کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور اللہ کے فرشتوں سے زیادہ اس سے کون آگاہ ہوگا؟ مثال کے طور پر جب کوئی قوم حمام کی چھت کے نیچے جمع ہو کر اجتماعی طور پر معصیت کی مرتکب ہوتی ہے تو وہ تاریکی اس جگہ پھیل جاتی ہے، جس سے فرشتے وہاں سے چلے جاتے ہیں ان کے بعد شیطان اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ آدھمکتا ہے اور اس جگہ کو آباد کر دیتا ہے۔ اس وقت ان نافرمانوں کے ایمانی انوار ان چراغوں کے مانند ہوتے ہیں جن پر ہر جانب سے تیز آندھیوں کی یلغار ہو تو تم دیکھو گے کہ ان چراغوں کی روشنی کبھی ادھر کبھی ادھر جاتی ہے اور کبھی نیچے جاتی ہے۔ یہاں تک کہ تم کہنے لگتے ہو کہ "چراغ" گل ہو گیا اور بے نور ہو گیا۔ اسی لیے معاصی کو کفر کا پیغام بر کہا گیا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

توجب حمام اور اس میں داخل ہونے والے کی یہ حالت ہے تو اگر ہم یہ مان بھی لیں کہ ایک ایسا شخص حمام کے لیے آئے جو بہت نیک، دین دار، صاحب فضل وکمال اور گناہوں سے بچنے والا ہو، اور اس میں داخل ہو کر پردے کا اہتمام کرے پھر بھی حمام کی تاریکی کے سبب اس کے نور ایمان میں اضطراب پیدا ہوگا؛ کیوں کہ وہ تاریکی ایمان کی ضد ہے، اور اس کے سبب اس کے (محافظ) فرشتے بھی مضطرب ہوں گے۔ اب شیاطین اس کو گمراہ کرنے کی طمع میں اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دل میں دوسروں کی شرم گاہوں کو دیکھنے کی شہوت پیدا کریں گے اور اسے گمراہ کر دیں گے۔ وہ برابر ان سے جنگ کرتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اس پر غالب آجائیں گے اور یہ ان کے مقابلے میں مغلوب وعاجز ہو جائے گا۔ پھر وہ شہوت کو اچھی چیز سمجھنے لگے گا اور دوسروں کی شرم گاہوں کو دیکھ کر اسے لذت ملنے لگے گی۔ ہم اللہ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔

ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: "اگر ہم فرض کریں کہ ایک ایسی جماعت ہے جو شراب نوشی کرتی ہے، اس سے لطف اندوز ہوتی ہے، علانیہ گناہوں کا ارتکاب کرتی ہے، ان میں حد سے تجاوز کرتی ہے، نہ کسی کا پاس ولحاظ کرتی ہے نہ کسی سے ڈرتی ہے، پھر فرض کر لیں کہ ایک شخص اپنے ہاتھوں میں دلائل الخیرات لے کر ان کے پاس آیا کرے، اور ان کے درمیان بیٹھ کر اسے پڑھا کرے، ان کے ساتھ اس کی نشست اتنی طویل ہوتی ہو کہ اسے پڑھتے ہوئے پورا دن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزر جائے۔ وہ ادھر اپنے گناہوں میں ڈوبے رہیں، تو کچھ ہی ایام گزریں گے کہ وہ مذکورہ بیماری کی وجہ سے انھیں جیسا ہو کر ان کے زمرے میں شامل ہو جائے گا۔ اسی لیے فاسقوں اور گناہ گاروں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے، اس لیے کہ خون، شہوت اور غفلت ہمارے اندر بھی ہیں اور ان کے اندر بھی۔ ہاں اللہ جس پر رحم فرمائے وہ محفوظ رہے گا اور ان کی تعداد بہت کم ہے"۔ واللہ اعلم

اس میں سامان عبرت ہے اس کے لیے جو حق پر نظر رکھے۔

مسلمانو! اس سے عبرت حاصل کرو اور اپنی اولاد کے دین کو خطرے میں ڈال کر ان کا داخلہ عیسائی اسکولوں میں نہ کراؤ، اس لیے کہ عیسائی بچوں کے ساتھ رہنے کے سبب چند ایام کے گزرتے ہی وہ انھیں میں سے ہو جائیں گے، ان کا اسلامی عقیدہ بگڑ جائے گا اور وہ تمھاری بری رائے اور تدبیر کی وجہ سے کفر کی عظیم ترین مصیبت میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اس لیے ان اسکولوں سے دور رہو۔ اللہ مجھے اور تمھیں ہدایت دے!

ستائیسویں فصل

کافروں کی تعداد نہ بڑھاؤ

اے مسلمان! اچھی طرح جان لے کہ عیسائی اسکولوں میں تیرے بیٹے کے داخل ہونے سے ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے عقیدے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور یہ شرعاً ممنوع ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے "کتاب التفسیر" میں ایک حدیث کی تخریج فرمائی ہے، جس کے راوی محمد بن عبدالرحمن ابوالاسود ہیں، انھوں نے ارشاد فرمایا: "اہل مدینہ کا ایک لشکر تیار کیا گیا، میرا نام بھی اس میں لکھا گیا، پھر میں ابن عباس کے آزاد کردہ غلام عکرمہ سے ملا اور میں نے ان کو بتایا تو انھوں نے مجھے بڑی سختی سے منع کیا پھر کہا: مجھے ابن عباس نے خبر دی کہ کچھ مسلمان مشرکین کے ہم راہ صرف اس لیے ہو گئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف ان کی تعداد بڑھائیں۔ کوئی تیر چلایا جاتا اور آکر ان میں سے کسی کو لگتا تو وہ اسے مار ڈالتا یا تلوار چلائی جاتی تو کوئی قتل ہو جاتا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ (النساء:۹۷)

"وہ لوگ جن کی جان فرشتے اس حال میں نکالتے ہیں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح فتح الباری میں فرمایا: حضرت عکرمہ کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی مذمت فرمائی جنھوں نے کافروں کی تعداد میں اضافہ کیا حالاں کہ ان کے دلوں میں ان کی موافقت کا ارادہ نہ تھا۔

اٹھائیسویں فصل

مسلمان بچوں سے خطاب

اے مسلمان بچے! تیرے والد ان اسکولوں میں تیرا داخلہ کرا کے تیرے دین کی اساس کو مسمار کرنا چاہتے ہیں یا تو اس خیال میں کہ تیری دنیا آباد اور کار آمد ہو جائے گی یا اس لیے کہ خود ان کے عقیدے میں کجی ہے اور باطنی طور پر وہ مسلمان ہیں ہی نہیں اگرچہ بظاہر وہ مسلمان لگتے ہیں۔

اے بچے! اس سنگین مسئلے میں جس کا انجام کفر و ضلالت اور ہلاکت و تباہی کے سوا کچھ نہیں، تو ان کا کہنا مت مان؛ کیوں کہ تجھ پر والد کی اطاعت و فرماں برداری اسی وقت فرض ہے جب وہ مسلمان ہوں اور اس صورت میں یہ بات ہے نہیں۔ اے بچے! تجھے مشاہدے سے معلوم ہے کہ ان اسکولوں میں تیرا داخل ہونا تیرے دین کو حد درجہ نقصان پہنچائے گا اور اگر تو ان میں اقامت پذیر ہوگا تو خواہی نہ خواہی تو دین اسلام سے نکل جائے گا؛ اس لیے کہ کفر کا زہر اس طرح دھیرے دھیرے تیرے دل میں داخل ہوگا کہ تو مسلمانوں کے زمرے سے نکل کر کافروں کی جماعت میں داخل ہو جائے گا اور تجھے احساس تک نہ ہوگا اور اس وقت کفر سے تیری خلاصی محال یا مشکل ہوگی۔

لہٰذا اپنی قیمتی جان کو برباد کرنے اور دائمی سعادت سے نکال کر اسے ہمیشگی کی بدبختی میں منتقل کرنے سے بچ اور اس سنگین مسئلے میں اپنے والدین اور جو بھی تجھے ہلاک کرنا چاہے سب کی مخالفت کر۔ اگرچہ اس سب سے بڑی معصیت اور سب سے عظیم مصیبت میں اپنی بات ماننے پر مجبور کرنے کے لیے وہ تجھ پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑیں؛ کیوں کہ ان اسکولوں میں داخل ہونے سے تیرے دین کا اتنا بڑا نقصان ہوگا۔ کہ اگر اس دینی ضرر سے بچنے کے لیے تیرے پرخچے اڑا دیے جائیں تو یہ کوئی بڑی بات نہ ہوگی۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تیرا جاہل و نادان یا زندیق و منافق باپ جب ان اسکولوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے باز رہنے کے لیے تیری کوشش کو دیکھے گا تو تجھے ان اسلامی تعلیم گاہوں میں داخل کرائے گا جو ان خطروں سے خالی ہیں یوں تو خود کو جہنم سے نجات دلادے گا۔

انتیسویں فصل

مدارس میں ایک مسلمان بھائی سے ملاقات کا موقع ملتا ہے

مسلمانو! تم پر لازم ہے کہ دین اسلام کی روشنی میں اپنے بچوں کی پرورش کرو، انھیں مسلمان بچوں کے ساتھ اسلامی تعلیم گاہوں میں داخل کراؤ تاکہ وہ ان کے ساتھ دین و دنیا کے احکام سیکھیں، نمازوں کی پابندی کریں، بچپن ہی سے ان سے مانوس ہوں یوں ان کی محبت پر پروان چڑھیں۔ ان کی ہم نشینی اور انھیں دیکھنے سے ان کے ایمان میں کمال پیدا ہو اور آخری عمر تک اسی حالت پر برقرار رہیں۔

سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: "مومنوں کے چہروں کی زیارت کرنے سے ایمان میں کمال پیدا ہوتا ہے"۔ اس کے برعکس جب تم انھیں عیسائی اسکولوں میں دیکھو گے تو ان کا ایمان کمزور ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ (۱)

"خوشخبری منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں؟ عزت تو ساری اللہ تعالیٰ کے لیے ہے"۔

اور ارشاد فرمایا:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (۲)

(۱) النساء، آیت: ۱۳۹،۱۳۸ (۲) المجادلہ، آیت: ۲۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے اللہ اور یوم آخرت پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ یہ وہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔ اور انھیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ یہ اللہ کی جماعت ہے۔ سنو! بے شک اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔"

نیز ارشاد فرمایا:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ. (۱)

"اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انھیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالاں کہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمھارے پاس آیا"۔

ایک اور مقام پر یوں ارشاد فرمایا:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۵۱﴾ (۲)

"اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انھیں میں سے ہے۔ بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔"

ایک مقام پر یوں ارشاد ربانی ہوا:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۵۷﴾ (۳)

"اے ایمان والو! جنھوں نے تمھارے دین کو ہنسی کھیل بنا لیا ہے یعنی وہ جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے اور کافر، ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو۔"

(۱) الممتحنہ، آیت: ۱ (۲) المائدہ، آیت: ۵۱ (۳) المائدہ، آیت: ۵۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا آیتوں کے علاوہ اس مضمون کی اور بھی قرآنی آیات ہیں۔ تو کیا یہ ممکن ہے کہ جو بچہ ان اسکولوں میں عیسائی بچوں اور ان کے معلمین کے ساتھ نشو ونما پائے، ان کی سی عبادت کرے، ان کا مذہب سیکھے، کئی سالوں تک ان کے ساتھ شب و روز گزارے، کھائے پیئے اور سوئے جاگے، وہ ان قرآنی آیات پر عمل پیرا ہوگا جن پر اس کے ایمان کی صحت کا دارومدار ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں، یہ کیسے ہوسکتا ہے جب کہ اسکول کے اساتذہ اس کے ماں باپ کی طرح اور طلبہ بھائی کے مانند ہوگئے اور یہ کل کے کل اس کے خاندان کے درجے میں ہوگئے۔ نیز اس کے دین میں جو بگاڑ پیدا ہوا اور اپنے مذہب کے بارے میں اس نے کچھ نہیں جانا وہ الگ ہے۔

اور اگر بفرض محال ہم یہ مان بھی لیں کہ چند سالوں کہ بعد جب وہ اسکول سے نکلے گا تو اس کا عقیدہ محفوظ ہوگا، تاہم وہ اپنے دین کے احکام سے تو نابلد ہوگا، اسلام کی اسے اتنی بھی معرفت نہ ہوگی جتنی بہت کم عوام کو ہوتی ہے اور اس وقت وہ سیکھ بھی نہ سکے گا؛ کیوں کہ سیکھنے کا وقت جا چکا ہوگا اور وہ کمانے اور دنیاوی تگ و دو میں مشغول ہو چکا ہوگا۔

وہ نماز، روزہ اور دیگر اسلامی عبادات کا تارک ہوگا؛ کیوں کہ بچپن سے وہ ان کا عادی نہ ہوا، بلکہ ان کے احکام سے بھی واقف نہ ہوا۔ لہٰذا عبادات اس پر گراں گزریں گی، جیسا کہ ہم یہ مشاہدہ کر رہے ہیں کہ عیسائی اسکولوں سے جو بھی فارغ ہوتے ہیں وہ نماز، روزہ اور دیگر عبادات کی بجاآوری نہیں کرتے ہیں اور آخری عمر تک اسی بری حالت پر قائم رہتے ہیں۔ ہاں جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے وہ محفوظ رہتے ہیں مگر وہ بہت ہی کم ہیں۔

تیسویں فصل

جہاں اسلامی تعلیمات میسر نہ آئیں وہاں نہیں رہنا چاہیے

مسلمانو! اگر تم غیر اسلامی حکومتوں کے ماتحت ہونے کے سبب ان کے اسکولوں میں اپنے بچوں کو رکھنے پر مجبور ہو تو یا تو تم ان اسلامی ملکوں کی طرف ہجرت کرنے کی طاقت رکھتے ہو جو مسلمانوں کے زیر نگیں ہیں یا ہجرت نہیں کر سکتے۔

ان دونوں حالتوں کا حکم بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٩٧﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩٨﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٠﴾ (۱)

"وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے، ان سے فرشتے کہتے ہیں کہ تم کس بات میں پڑے تھے۔ کہتے ہیں ہم زمیں میں کمزور تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ لوٹنے کی بہت بری جگہ ہے۔ مگر وہ جو دبا لیے گئے مرد اور عورتیں اور بچے جنھیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے نہ راستہ جانیں تو قریب ہے کہ اللہ ایسوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

امام بیضاوی علیہ الرحمۃ نے آیت نمبر ۹۷ کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:

"یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایسی جگہ کو چھوڑ دینا واجب ہے جہاں مسلمان اپنا دین قائم نہ کر سکے۔" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے اپنا دین بچانے کے لیے ایک سرزمین سے دوسری سرزمین کی جانب کوچ کیا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اگرچہ وہ زمین کی ایک ہی بالشت چلا، اور وہ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق ہو گا۔"

تفسیر بیضاوی کے محشی شہاب خفاجی نے فرمایا:

"بلاد کفار اور ایسے ہی ان شہروں کو چھوڑ دینا واجب ہے جہاں شعائر اسلام برپا نہ کیے جا سکیں۔"

جیسا کہ حضرت ابن عربی مالکی علیہ الرحمۃ نے اس کو نقل کرتے ہوئے کہا:

(۱) النساء، آیت: ۹۷، ۱۰۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یہی حکم وبا زدہ شہروں کا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح البخاری میں ارشاد فرمایا: سعید بن جبیر نے اس آیت سے یہ حکم مستنبط کیا کہ اس سرزمین کو چھوڑ دینا واجب ہے جہاں معصیت پر عمل کرنا پڑے۔"

اکتیسویں فصل

عصری علوم روحانیت سے دور اور مادیت کا شیدا بناتے ہیں

اگر تم یہ کہو کہ عصری علوم اور چھوٹی اور بھاری صنعتوں کا علم حاصل کرنے کے سبب فرنگیوں نے بہت سے ممالک پر اپنا قبضہ جما لیا ہے، یہاں تک کہ انھوں نے ایسے جنگی آلات ایجاد کیے جن کی نظیر گزشتہ زمانوں میں نہیں ملتی۔ زمین کے چپہ چپہ میں اپنی مصنوعات پھیلا دیے، ان کے ذریعہ اور اپنی حکمت عملی اور فوجی قوت کے بل بوتے زمین کے مال و دولت ہتھیا لیے اور اس کے بہت سے باشندوں پر حکمراں بن بیٹھے، اس لیے جب تک ہم ان کے اسکولوں میں داخل نہیں ہوں گے، صنعت و حرفت کا فن نہیں سیکھ سکتے نہ ہم جنگی آلات مثلاً گولہ، بارود، بندوق اور توپ وغیرہ بنانے کا طریقہ جان سکتے ہیں۔ حالاں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ. (۱)

"اور ان کے لیے تیار رکھو جو قوت تمھیں بن پڑے۔"

لہٰذا ضروری ہے کہ ہم ان اداروں میں ان علوم اور صنعتوں کا علم حاصل کریں تاکہ وہ قوت تیار کر سکیں جس کا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ان اسکولوں میں مذکورہ بالا مذموم اور منحوس طریقہ کے مطابق داخل ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو دین کو دلوں سے بالکل ہی نکال دیتا ہے یا اس میں حد سے زیادہ فساد پیدا کر دیتا ہے، جس کا انجام ہلاکت اور ہدایت سے گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔

اگر ہم مان لیں کہ ان اسکولوں میں تربیت پاکر اپنے دین کو برباد کرنے والے بچوں کا شمار عصری علوم اور مغربی صنعتوں کے ماہرین میں ہونے لگے یہاں تک کہ ان میں کوئی اپنے زمانے کے تمام

(۱) الانفال، آیت: ۶۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں پر فائق ہو جائے، تو کیا یہ اس دین کا بدل نہیں ہو سکتا ہے جس سے وہ محروم ہو گئے۔

جدید صنعتوں اور دین میں بگاڑ نہ پیدا کرنے والے عصری علوم کی تعلیم، بچوں کی اسلامی اسکولوں میں تربیت ہو جانے، ان کے دلوں میں دین اسلام کے راسخ ہو جانے اور ان کے بڑے ہو جانے کے بعد بھی ممکن ہے۔ پھر اب وہ عیسائی اسکولوں میں منتقل ہوں گے بھی تو اس سے نہ ان کے دین کو کوئی نقصان پہنچے گا اور نہ ان سے ہدایت کو گمرہی سے بدلنے کا اندیشہ رہے گا۔

بتیسویں فصل

کافروں کی دوستی ہلاکت کا سبب ہے

کچھ جاہل مسلمان عیسائی اور فرنگی اسکولوں میں اپنے بچوں کو داخل کر کے ان کے دلوں سے قریب ہونے، اور اس کے ذریعہ ان سے دوستی کا اظہار کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ ان کے محبوب نظر بن سکیں اور وہ یہ کہیں کہ فلاں کے اندر کوئی دینی تعصب نہیں۔

اے جاہل و خدا کے نافرمان! کیوں تو اس بات سے عار محسوس کرتا ہے کہ تیرے بارے میں یہ کہا جائے کہ فلاں شخص اپنے دین پر سختی سے کاربند ہے۔ اور کیوں تو ان سے اپنی دینی عصبیت کو پردے میں رکھے۔ حالاں کہ وہ اپنی دینی عصبیت پر فخر کرتے اور دوسروں سے اس کا اظہار یوں کرتے ہیں کہ دوسروں کے اسکولوں میں اپنے بچوں کا داخلہ نہیں کراتے حالاں کہ ان کا مذہب ایسی باطل ترین بنیادوں پر قائم ہے کہ حقیقتاً انھیں اس سے عار کرنا چاہیے۔ جب کہ تیرا دین حق پر سب سے زیادہ قائم ہے۔ جس پر بلاشبہہ فخر کیا جانا چاہیے۔

تیرا تعلق تو اس دین اسلام سے ہے جو تمام ادیان میں سب سے بہتر اور افضل ہے۔ بلکہ یہی ایسا سچا دین ہے جس کے فضل و کمال پر نہ اگلوں میں کوئی اضافہ ممکن ہوا نہ بعد والوں میں۔ اس لیے الحمد للہ ہمیں اس معزز نسبت پر پورا فخر کرنے کا حق ہے جس سے بلند تر کوئی نسبت نہیں۔

میں دارہ کا بیٹا ہوں اسی سے میرا نسب مشہور ہے ☆ اے لوگو! کیا دارہ میں کوئی عیب ہے؟

اے کاش تم جان لیتے کہ دینی عصبیت کیا چیز ہے؟ دینی عصبیت یہ ہے کہ تم اپنے دین کو مضبوطی سے تھام لو۔ اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حلال جانو اور اس کی حرام کردہ چیزوں کو حرام۔ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی کے لیے محبت کرو اور اسی کے لیے دشمنی۔ دین اسی کا نام ہے۔ اور تمھیں معلوم ہے کہ دین اسلام کی بنیاد اعلان و اظہار پر ہے نہ کہ کسی نیک بات کو دل میں مخفی اور پوشیدہ رکھنے پر۔ گناہوں کی ہی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور جو پردہ پوش ہوتا ہے وہ تجھ سے بھلائی کے ساتھ ہی ملے گا۔

دیکھو! اللہ تعالیٰ نے ہر روز پانچ مرتبہ اذان کس طرح مشروع فرمایا اور مسلمانوں نے اس کے لیے مئذنے (اذان گاہ) بنوائے اور تمام ممالک میں بر سر عام علانیہ بآواز بلند اذانیں دیں۔

اے بے راہ جاہل! کیا تو اسے اِس خیال خام کے سبب چھپائے گا کہ اسے ظاہر کرنا تیرے لیے عار کی بات ہے اور اس کا مظاہرہ نہ کر کے تو کافروں کی محبت پالے گا۔ تف ہو تجھ پر اے بے ہمت اور بزدل مسلمان! کہ تو غیرت اسلامی سے محروم ہو چکا ہے۔ کیا تو نے کبھی کسی عقل مند کے بارے میں سنا ہے کہ اپنی بے مثال شرف و بزرگی چھپانے کی کوشش کر رہا ہے اور اپنے دوستوں اور دشمنوں کے سامنے اس کا بیان کرنے میں اسے شرم آ رہی ہے۔ تم نے اس بارے میں اب تک جو واقعات سن رکھے ہیں ان میں ایک حیرت ناک واقعہ یہ ہے کہ ایک صاحب ثروت مسلمان جو نماز، روزہ اور دیگر عبادات کا بڑا پابند تھا اور جاہل صلحا میں اس کا شمار کیا جاتا تھا وہ ایک بڑے عیسائی کی دعوت میں شریک ہوا۔ عیسائیوں نے جب دستر خوان پر اس کے سامنے شراب رکھی تو اس نے جام اٹھا کر اس خوف سے پی لیا کہ وہ یہ نہ کہیں کہ یہ اپنے دین میں بڑا متعصب ہے۔

اور اس نے اپنی جہالت و نادانی میں یہ گمان کر لیا کہ یہ شیطانی خیال اس کے لیے ایک عذر بن جائے گا اور اس کی طاعتوں میں اس سے نقص و خلل نہ ہوگا۔ تو جہل اور اس کی آفتوں کو دیکھو۔

تینتیسویں فصل

مشنری اسکولوں سے طلبہ کو نجات دلانے کی صورتیں

جو بھی صاحب ایمان مسلمان بچوں کو عیسائی اسکولوں سے نکال سکتا ہے، اس پر لازم و فرض ہے کہ اپنی وسعت کے مطابق انہیں نکالے۔

اس کی چند صورتیں ہیں: (۱) اس بچے کا باپ یا سرپرست اس کا دوست ہو تو وہ اسے منع کرے اور ترغیب و ترہیب میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ (۲) اس بچے کے والد کے بعض دوستوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اس کے تعلقات ہیں تو وہ انہیں یہ کام سپرد کرے۔ (۳) اس کی یہ بات کسی ایسے شخص کے پاس پہنچا دے جس کا حکم اس پر نافذ ہو جیسے حاکم یا اور کوئی۔ (۴) اگر فقر و محتاجی کی بنیاد پر باپ نے اپنے بچے کو ان اسکولوں میں داخل کرایا ہے تو اسے مالی مدد فراہم کرے جیسا کہ بچیوں کے ان اسکولوں میں ہوتا ہے جنہیں بیروت وغیرہ میں پروٹسٹنٹوں نے کھول رکھے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو بھی تدابیر اور ذریعہ مسلمان بچے یا بچی کو نکالنے میں بروئے کار لا سکے لائے اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مستحق عذاب ہوگا۔ اور اگر وہ مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق ان اسکولوں میں کسی بھی مسلمان بچے کے داخلہ پر اور اس کے کفر پر راضی ہے تو یہ بھی اسی طرح کافر ہے جیسے کہ وہ جس نے اپنی رضامندی سے انہیں داخل کرایا؛ اس لیے کہ کفر پر راضی ہونا بھی کفر ہے۔ اللہ ہی ہدایت کرنے والا اور اسی پر اعتماد ہے۔

چونتیسویں فصل

اہلِ نظر اپنی ذمہ داریاں نبھائیں

سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کو سلطان کے ذریعہ جس کام سے روک دیتا ہے اس کام سے قرآن کے ذریعہ نہیں روکتا۔" اگرچہ میری یہ کتاب مذکورہ عیسائی اسکولوں میں مسلمان بچوں کے داخلہ کے عدم جواز کے بیان پر مشتمل ہے بلکہ ان میں جو بچے عیسائی بچوں کے ساتھ ان کے گرجا گھروں میں جاکر ان کی جیسی عبادت کرتے ہیں ان کے اور اس پر راضی رہنے والے ان کے آبا اور ان کے سرپرستوں کے کفر کے بیان پر مشتمل ہے، تاہم شک نہیں کہ اس کتاب کا ان بہت سے توفیق یافتہ مسلمانوں کے دلوں میں اثر ہوگا جو اس سلسلہ میں حکم شرع سے نابلد تھے۔ اور جب انہیں معلوم ہوگا تو شریعت کی پیروی کریں گے اور اپنی اولاد کو اور اپنی سرپرستی میں پڑھنے والے بچوں کو ان اسکولوں سے نکال لیں گے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کریں گے۔ لیکن یہ ان فاسقوں، دین سے سرتابی کرنے والوں، زندیقوں اور منافقوں کے دلوں میں کوئی اثر نہ ڈال سکے گی جن کی چشم بصیرت کو اللہ تعالیٰ نے بے نور کر دیا ہے۔ لہٰذا ذمہ دار حضرات پر لازم ہے کہ وہ ان جاہلوں کو ان اسکولوں میں اپنے اولاد اور ان بچوں کو داخل کرانے سے روک دیں جو ان کی زیر سرپرستی ہیں۔ یہ ان بچوں پر ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفقت اور ان کے دین کی حفاظت و سلامتی کے لیے ان کا احتیاط ہوگا۔ اور ہدایت تو اللہ کے دست قدرت میں ہے اور ہمیں جو بھی طاقت و قدرت حاصل ہے اسی کی عطا ہے۔

پینتیسویں فصل

دوسروں کو دیکھ کر غلط روی اختیار کرنا نقصان دہ ہے

اگر تم اعتراض کرو کہ ہم بعض بڑے بڑے (نامی گرامی) مسلمانوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ ان اسکولوں میں اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں اور انہیں ضرور اپنے دینی و دنیوی امور کا علم ہے تو اگر وہ اس میں کوئی ضرر و نقصان دیکھتے تو اپنے بچوں کو اس میں نہ رکھتے۔

میں اس کا یہ جواب دوں گا کہ ان کا دنیوی اعتبار سے بڑا ہونا ان کے فسق اور دین میں ان کے جہل و بے علمی سے مانع نہیں۔ وہ اپنے ہی جیسے فاسقوں اور جاہلوں کے لیے پیشوا اور نمونہ بن سکتے ہیں مگر کسی ایسے مسلمان کے لیے نمونہ نہیں بن سکتے ہیں جسے حرام سے اجتناب اور حلال کی بجاآوری کی فکر دامن گیر رہتی ہے۔ یہ لوگ ظاہری اعتبار سے اگرچہ نامی گرامی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ خود بڑے رذیل اور گھٹیا ہیں

ہاشمی خاندان کا ہونا سود مند نہ ہوگا ☆ اگر نفس باہلی ہو۔ یعنی نفس میں رذالت اور سفلہ پن ہو۔

اگر یہ لوگ واقعی بڑے مسلمان ہوتے تو وہ اپنے دین اور مذہب کی محبت میں دیگر مسلمانوں سے بڑھے ہوئے ہوتے اور اپنے قومیت اور حکومت کے بارے میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوتے۔ اور اگر وہ ان اوصاف کے حامل ہوتے تو عیسائی اسکولوں میں اپنے بچوں کا داخلہ نہ کراتے؛ کیوں کہ اسکول سے نکلنے کے وقت ان کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ وہ تمام بلند مراتب اور ستودہ اوصاف سے محروم ہو چکے ہوتے ہیں۔

اے انصاف پسند مسلمانو! تمہیں اللہ کی قسم! بتاؤ کیا جس کی یہ حالت ہو وہ مسلمانوں میں سب سے بڑا ہوگا یا سب سے پست اور حقیر ہوگا۔ نہیں، نہیں بلکہ بخدا! وہ سب سے بڑے ذلیلوں اور کمینوں سے بھی بڑا ذلیل اور کمینہ ہوگا خود وہ عیسائی اور فرنگی بھی اس کے شاہد ہیں جن کے اسکولوں میں وہ اپنے بچوں کو پڑھا رہا ہے۔ اسی لیے ان فرنگیوں نے اپنے لیے یہ حالت پسند نہیں کی؛ کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے اسکول خواہ کتنے ہی کامیاب کیوں نہ ہوں، ان میں کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائی اپنے بچوں کو نہیں پڑھاتا ہے۔ اور نہ ہی ایک عیسائی دوسرے عیسائی فرقے سے تعلق رکھنے والوں کے اسکولوں میں پڑھاتا ہے۔ وہ یہ سب اس لیے کرتے ہیں کہ ان کی اولاد کا دین محفوظ رہے۔

اس بے توفیق شخص کو دیکھو اور اس کی اس حالت پر تعجب کرو کہ اس نے مذکورہ طریقے پر اپنی اولاد کو عیسائی اسکولوں میں ڈال کر نہ صرف اپنے رب، نبی اور دین سے عداوت کی بلکہ اپنے ملک اور ہم مذہبوں سے دشمنی کی بلکہ خود اپنی ذات سے بھی دشمنی کرلی، اور اپنے دین کے ان دشمنوں کی نگاہ سے بھی گر گیا جن کے اسکولوں میں اس نے اپنے بچے کا داخلہ کرایا ہے؛ کیوں کہ اس کے بعد وہ اس پر پورا بھروسہ نہیں کریں گے؛ اس لیے کہ وہ جانتے ہیں کہ جس کا کوئی دین نہیں ہوتا وہ امانت دار نہیں ہوتا۔

رہے وہ مسلمان جو اپنے بچوں کو عیسائی اسکولوں میں رکھتے ہیں تو ان کا بڑکپن ان کے سب سے بڑے جاہلوں اور اپنے امور دین میں سب سے کم عقلوں میں شامل ہونے کے منافی نہیں ہے۔ اگرچہ وہ بظاہر عقل مندوں اور بڑے لوگوں میں شمار کیے جاتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (۱)

"وہ دنیا کی ظاہری زندگی کو جانتے ہیں اور آخرت سے پورے طور پر بے خبر ہیں۔"

اور اللہ تعالیٰ نے انھی کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ (۲)

"وہ نہیں ہیں مگر چوپائے جیسے بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ"

اسی طرح ہم ان عیسائی کافروں کو اپنی نگاہوں سے بھی دیکھتے ہیں کہ واقعی ان کی یہی حالت ہے کہ وہ دنیا میں تو منتہائے کمال کو پہنچ گئے لیکن انہیں دین کی ابتدائی منزل تک بھی رسائی حاصل نہیں ہوئی وہ حشر ونشر اور ان امور سے غافل ہیں جو موت کے بعد درپیش ہوں گے، انہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں ہوتی ہے، وہ اللہ تعالیٰ، اس کے نبی محمد ﷺ اور قضا وقدر پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔

(۱) الروم، آیت: ۷ (۲) الفرقان، آیت: ٤٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں کچھ دین دار ہیں بھی تو وہ تثلیث الٰہ کا عقیدہ رکھتے ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ تین ایک ہے اور ایک تین ہے، اور عیسیٰ علیہ السلام کو خدا مانتے ہیں جب کہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ہی جیسے بشر ہیں، کھاتے پیتے ہیں، تھکتے ہیں، آرام کرتے ہیں، چلتے ہیں، سوار ہوتے ہیں، وہ مقہور و مغلوب ہوئے اور ان کے گمان کے مطابق انہیں قتل کر کے سولی پر لٹکا دیا گیا۔

ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جس روٹی پر پادری گرجا گھر میں پڑھ کر دم کرتے ہیں، وہ دم کرنے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم میں بدل جاتی ہے، پھر وہ اسے اس نیت سے کھا لیتے ہیں کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کا جسم ہے، اسی طرح جس شراب پر پادری پڑھ کر دم کر دیتے ہیں وہ عیسیٰ علیہ السلام کے خون میں بدل جاتی ہے پھر وہ لوگ اسے عیسیٰ علیہ السلام کا خون سمجھ کر پی لیتے ہیں۔ ان میں جس کا یہ عقیدہ نہیں ہے، وہ ان کے مذہب کے مطابق کافر ہے، عیسائی نہیں ہے۔

جب آپ ان کے ان دینی عقائد کو دیکھیں گے تو بلا شبہ یہی فیصلہ کریں گے کہ ایسا اعتقاد رکھنے والا سب سے بڑا پاگل ہے۔ اور جب ان میں سے بعض کے ہاتھوں دنیاوی مہمات کو انجام پاتے دیکھیں گے تو آپ کے لیے اس بات میں شک کی کوئی گنجائش نہ رہے گی کہ وہ سب سے بڑے عقل مند ہیں۔ تو وہ دین کے معاملے میں پوری دنیا کے تمام انسانوں سے بڑے جاہل اور دنیا میں سب سے بڑے عقل مند ہیں۔ لیکن دنیاوی معاملات میں ان کی عقلوں کا جو حال ہے وہی اگر دینی امور میں بھی ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین، اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار نہ کرتے؛ کیوں کہ اسلام وہ دین ہے جس کے عقائد، احکام اور اصول کی خوبی پر مختلف زمانوں، ملکوں اور اقوام کے ان تمام عقلا کا اتفاق ہے جو سب سے بڑے ارباب فضل و کمال تسلیم کیے گئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا فرمائی اور اس کے لیے جنتیوں کو وجود بخشا جو نہ گھٹ سکتے ہیں اور نہ بڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح جہنم بنا کر اس کے لیے جہنمیوں کو پیدا فرمایا جن کی بھی تعداد نہ گھٹ سکتی ہے اور نہ بڑھ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کے کاموں کے بارے میں کوئی سوال نہیں کر سکتا، ہاں وہ بندوں سے باز پرس فرمائے گا اگر اللہ تعالیٰ انھیں دین اسلام سے محبت کی راہ دکھاتا اور وہ اس کی عطا کردہ صلاحیتوں اور فہم و ادراک کو اس کی معرفت میں استعمال کرتے تو انھیں یقین ہو جاتا کہ یقیناً اسلام ہی اللہ کا سچا دین ہے اور وہ ہر دروازے سے اسلام میں جوق در جوق داخل ہو جاتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اللہ تعالیٰ نے دین حق سے ان کے دل پھیر دیے اسی لیے انہوں نے دین حق سے اپنی نگاہیں پھیر لیں۔ دنیا اور اس کے علوم میں دور نکل گئے۔ اور اس کے معلوم نا معلوم کی تحقیق میں اپنی زندگیاں جھونک دیں۔ اس لیے ان کی عقلیں مرض برسام میں مبتلا ہو جانے کی وجہ سے مستور ہوگئیں اور ان عقلوں نے انھیں اپنے اوہام کے سمندر میں غرق کر دیا۔ وہ شکل وصورت سے تو عقل مند معلوم ہوتے ہیں، مگر حقیقت میں ان کے پاس عقل نہیں ہے، وہ بظاہر بیدار ہیں مگر در اصل خواب غفلت میں ہیں۔ جب موت آنے کے بعد ان سے ان کے خواب غفلت کا پردہ اٹھے گا تو وہ بیدار ہوں گے اور تب انھیں معلوم ہوگا کہ دنیا کی جس عیش وعشرت میں وہ محو تھے اس کی حقیقت خواب پریشاں سے زیادہ نہ تھی۔ (جب غبار آلودہ ماحول صاف ہوگا تو دیکھ لے گا کہ گھوڑے پر سوار ہے کہ گدھے پر)

چھتیسویں فصل

مسلمان اشاعت دین کے لیے کمر بستہ ہو جائیں

حیرت ہوتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ فرنگی اپنی قومیتوں کے اختلاف کے باوجود اپنے مذہب کی ترویج واشاعت کی حد درجہ خواہش رکھتے ہیں۔ حالاں کہ ان میں اکثر کا عقیدہ یہ ہے کہ مذہب کوئی چیز نہیں، لیکن وہ یہ مانتے ہیں کہ ان کی بنیادی حکمت عملی کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے لیے ایک دین کا ہونا ضروری ہے جس پر وہ اپنی قومی شیرازہ بندی کر سکیں۔ اور چونکہ ان کی نشو ونما بچپن ہی سے عیسائی مذہب کی روشنی میں ہوتی ہے۔ اس لیے اس پر متفق ہونے کے ساتھ وہ اسے دوسرے مذہب سے بہتر خیال کرتے ہیں اور دوسری اقوام کو اس کی دعوت بھی دیتے ہیں۔ چنانچہ اس کے لیے طرح طرح کی تنظیمیں تشکیل دیتے ہیں۔ کثیر سرمایا جمع کرتے ہیں، دعوت دین کے لیے سرگرم معلمین تیار کرتے ہیں، انھیں مبشرین (خوشخبری سنانے والوں) کے نام سے موسوم کرتے ہیں، اور انھیں روئے زمین کے چپے چپے میں پھیلا دیتے ہیں، تاکہ یہ لوگوں کو اپنے مذہب کی دعوت دیں، پوری دنیا میں قریب یا دور دراز کے ممالک کے شہروں اور دیہاتوں میں مختلف تعلیم گاہیں کھولتے ہیں، عیسائی اعتقادات سے بحث کرنے والی بے شمار کتابیں شائع کرتے ہیں، ان پر کثیر سرمایا صرف کرتے ہیں، اور دور ونزدیک کے علاقوں میں ان کی نشر واشاعت کرتے ہیں۔ ان فرنگیوں کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ کچھ ایسے پادری بھی بھیجتے ہیں جن کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمول یہ ہوتا ہے کہ وہ گاؤں میں گھومیں پھریں اور بچوں اور جاہلوں کو عیسائی مذہب کی کوئی کتاب پڑھ کر سنائیں۔ تاکہ انھیں راہ حق سے بہکا سکیں۔ مزید برآں عیسائیوں نے کچھ دیہاتوں میں اسکول کھول رکھے ہیں اور ہر حیلہ بہانہ سے مسلمانوں کے بچوں کو ان اسکولوں میں کھینچ لاتے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ ان سے اور ان کی تعلیم گاہوں سے دور رہیں۔ اور اپنے بچوں اور ان پڑھوں کو ان کے پاس جمع نہ ہونے دیں اگرچہ یہ اجتماع بطور تماشا ہی کیوں نہ ہو؟ اس لیے کہ ہو سکتا ہے کہ چھوٹے بچوں کے ذہن و دماغ میں ان کا کوئی گمراہ عقیدہ گھر کر جائے جو دین اسلام کے خلاف ہو۔ اور اس کا وبال ان کے والدین اور ذمہ داروں پر ہی ہوگا۔

اپنے مذہب کی ترویج و اشاعت میں عیسائیوں کی یہ حالت ہے جب کہ ہم بہت سے مسلمانوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ دین اسلام کی نشر و اشاعت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے ہیں۔ عیسائیوں کی طرح سرمایا بھی صرف نہیں کرتے ہیں اور جو شرک کے رسوم اور اسلام کے تعلق سے شکوک و اوہام فاسدہ ان کے ممالک کے ہم وطنوں اور خود ان کے بچوں کے دلوں میں پیدا ہو رہے ہیں ان کے رد و ابطال کو وہ کوئی اہمیت نہیں دیتے، کیا یہ تمام باتیں سب سے بڑی رسوائی، سب سے عظیم نقصان اور بدترین حرماں نصیبی کے زمرے میں نہیں آتیں؟ بالخصوص ایسے زمانے میں جس میں کفر ایمان پر حملہ آور ہے۔ گمرہی بڑھ چکی ہے اور لوگ لگاتار حد سے تجاوز کر رہے ہیں۔ استعین باللہ تعالیٰ و ھو نعم المستعان.

سینتیسویں فصل:

عیسائی پادریوں کا فریب

بیروت "لبنان" میں عیسائی پادریوں کا ایک مطبع ہے، جہاں سے انھوں نے بہت سی کتابیں اور ایسے ادبی مجموعے شائع کیے جن کو انھوں نے مسلمانوں کی کتابوں سے یکجا کیا ہے۔ لیکن چوں کہ وہ نقل میں امانت دار نہیں ہیں؛ اس لیے انھوں نے جن کتابوں سے نقل و اقتباس کا کام لیا ان سے ان عبارتوں کو محو کر دیا جن میں اسلام کی تائید اور رسول اللہ ﷺ کی عظمت کا بیان تھا۔

اس کی ایک مثال ان کی شائع کی ہوئی کتاب "فقه اللغة" ہے جس کے خطبہ میں رسول اللہ ﷺ کی عظمت کا بیان تھا؛ اس لیے مکمل طور پر اسے حذف کر دیا۔ دوسری مثال ان کی جمع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردو "الالفاظ الکتابیة" ہے جس کے بہت سے مقامات پر عبارتوں میں رد وبدل کردیا گیا ہے۔ اگر مصنف نے کسی مقام پر "کما قال اللہ تعالیٰ" (جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے) کہا تو اس کو "کما قال القائل" (جیسا کہ قائل نے کہا) یا "کما قیل" (جیسا کہ کہا گیا) جیسی عبارتوں سے بدل دیا۔

انھوں نے متعدد حصوں پر مشتمل ایک بڑا مجموعہ تیار کیا، جس کا اکثر حصہ مسلمانوں کی کتابوں سے ماخوذ تھا۔ اس میں بھی انھوں نے ان عبارتوں کو حذف کردیا جن کا تعلق دین اسلام کی تعظیم اور محمد ﷺ کی عظمت شان کے اظہار سے تھا، بلکہ کہیں کہیں تو علمائے اسلام کی صحیح اور خوبصورت عبارتوں کو اپنی فاسد اور بھونڈی عبارتوں سے بدل ڈالا۔ اور یہ رد وبدل ان عبارتوں میں کرتے ہیں جن کا تعلق سید المرسلین ﷺ کی ذات اور دین اسلام سے ہو۔

لہٰذا بیروت کی "المطبعة الیسوعیة" سے چھپی ہوئی کتابوں سے میں تمام مسلمانوں کو خبردار کرتا ہوں، اگرچہ وہ مسلمانوں کی تالیفات وکتب ہی کیوں نہ ہوں۔ رہے وہ مجموعے جن کو انھوں نے خود یکجا کرکے چھاپا تو ان سے تو بدرجۂ اولیٰ بچنا چاہیے۔ مثلاً وہ مجموعہ جس کا نام انھوں نے "مجانی الادب" رکھا ہے، یہ چند حصوں پر مشتمل ہے۔ کیوں کہ وہ لوگ نقل میں امانت داری سے کام نہیں لیتے ہیں، کلمات میں تحریف کرتے ہیں، ان کی مفید ومضر باتوں کو خلط ملط کردیتے ہیں، زہر کو قند بناکر پیش کرتے ہیں اور درست کی جگہ نادرست کو رکھ دیتے ہیں۔

مسلمانو! ان کی کتابیں خریدنے سے باز رہو؛ کیوں کہ بخدا میں نے پورے علم ویقین کے ساتھ تمھیں خبر دی ہے۔ اس میں ظن وتخمین کا کچھ بھی دخل نہیں۔

اور جب تم ان کی کسی کتاب پر کسی مسلمان عالم کے نام سے کوئی تقریظ دیکھو تو اس کا اعتبار نہ کرو؛ کیوں کہ جب یہ ثابت ہوچکا ہے کہ وہ نفس کتاب ہی میں تحریف وتبدیل کردیتے ہیں، اپنے مذہب کے خلاف جانے والی چیزوں کو حذف کردیتے ہیں اور اس کے موافق مواد کو ملا دیتے ہیں اگرچہ وہ صاحب کتاب کے دین کے خلاف ہوں، تو اپنی خواہشات اور مصلحتوں کے موافق ان تقاریظ میں تصرف کرنا ان سے بعید نہیں ہے۔ اس لیے مسلمانوں! ان کی کتابوں سے دور رہو۔

اڑتیسویں فصل:

مدارس اسلامیہ کی ذمہ داریاں

اسلامی درسگاہوں پر لازم ہے کہ وہ اہل سنت وجماعت کے عقائد کے خلاف کوئی بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم نہ دیں، اگرچہ پڑھی جانے والی کتاب کا مقصد عقائد کے علاوہ کچھ اور ہو۔ جیسے کتاب "نہج البلاغۃ" بعض اسلامی اداروں میں فصاحت وبلاغت کی مشق وممارست کے لیے طلبہ کو پڑھائی جاتی ہے۔ کیوں کہ اندیشہ ہے کہ کم عمری کے سبب ان کے دلوں میں رفض وشیعیت کا کوئی عقیدہ نہ قرار پاجائے جس کے نتیجہ میں وہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے اوپر اعتراض کرنے لگیں، اور کچھ صحابہ کو چھوڑ کر کچھ کی جانب مائل ہو جائیں اور ان سے زیادہ محبت کرنے کے سبب دوسروں سے بغض کرنے لگیں۔ پناہ بخدا!

کتاب مذکور کو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب کرنے کی کوئی سند نہیں۔ بلکہ ان کی طرف اس کا انتساب سراسر غلط اور نادرست ہے۔ سچائی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ حافظ ذہبی کی کتاب "میزان الاعتدال" اور اسی طرح "کشف الظنون" میں ہے: جو شخص کتاب "نہج البلاغہ" کا مطالعہ کرے گا اسے اس بات پر یقین ہو جائے گا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب ایک جھوٹی بات منسوب کی گئی ہے، کیوں کہ اس میں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر صریح سب وشتم کیا گیا ہے اور ان کی تنقیص شان کی گئی ہے۔ اس کتاب کا مؤلف شریف رضی یا شریف مرتضیٰ ہے جیسا کہ ابن خلکان نے بیان کیا ہے اور یہ دونوں شیعوں کے سرغنے ہیں۔

بلاشبہہ جس طرح اس کتاب کی بہت سی عبارتوں کا تعلق سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے کلام سے ہے، اسی طرح اس کی بہت سی عبارتیں گڑھ کر آپ کی طرف غلط منسوب کر دی گئی ہیں۔ لہٰذا اہل سنت وجماعت کے کسی فاضل کو چاہیے کہ وہ اس کی تلخیص اس طرح کرے کہ اس کی قباحتوں اور خرابیوں کو حذف کر دے اور اس کی اچھائیوں کو برقرار رکھے۔ اور پھر مدارس میں اس کا پڑھنا اچھا قرار دیا جائے اور اس سے قلبی مسرت وروحانی خوشی حاصل کی جائے۔ لیکن بحالت موجودہ چوں کہ اس میں حق وباطل گڈمڈ ہیں اس لیے مسلمان بچوں کے لیے مدارس میں اس کا پڑھنا قطعاً جائز نہیں ہے۔

میں نے شرفائے بیروت میں ایک کی زبانی ایک ایسی بات سنی جس میں شیعیت کی بو آتی تھی۔ میں نے اسے اس بات سے روکا اور پوچھا تمھیں یہ بات کہاں سے معلوم ہوئی؟ حالاں کہ یہ تمھارے شہر کے لوگوں کا مذہب نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا: بچپن میں مدرسے میں "نہج البلاغہ" پڑھی تھی اسی سے یہ بات ملی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانو! اس کتاب کو پڑھنے سے بچو، جب تک کے اس کی تلخیص اس طور پر نہ کر دی جائے کہ اس کی خرابیوں کو دور کر دیا جائے اور اس کی اچھی باتوں کو باقی رکھا جائے۔

علمائے کرام نے صراحتاً بیان کیا ہے کہ واقدی کی کتاب "فتوح الشام" کو پڑھنا جائز نہیں ہے: کیوں کہ اس میں جھوٹی اور من گڑھت باتیں بیان کی گئی ہیں۔ حالاں کہ انھوں نے اپنی دروغ گوئی سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف کی ہے۔ ان کی شجاعت و بہادری کو بیان کیا ہے اور ان کی فتوحات کی خبریں دی ہیں۔ لہٰذا "نہج البلاغۃ" کا پڑھنا بدرجۂ اولیٰ ناجائز ہوگا؛ کیوں کہ وہ صحابۂ کرام کی مذمت میں سریح جھوٹ پر مشتمل ہے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ان کذب بیانیوں سے پاک ہیں۔

مدارس کے معلّمین کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو نہ پڑھائیں اور تمام مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس کتاب کو نہ خریدیں جب تک کہ کوئی اس کا خلاصہ اس طرح نہ تیار کر دے کہ اس کی گندی باتیں حذف کر دے اور اس کی اچھی باتیں باقی رکھے۔

ایک ناپسندیدہ کام جس کا ارتکاب عراق کے غیر عرب کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ اپنے علما کی ایک جماعت کو جسے وہ اپنی طرف سے تنخواہ دیتے ہیں اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے مابین عقائد رفض و شیعیت پھیلا کر انھیں گمراہ کریں۔ بہت سالوں سے وہ اس ضرر رساں کام کے خوگر ہو چکے ہیں۔ وہ دیہی علاقوں اور قبائل میں گھومتے ہیں یہاں تک کہ ان کے سبب عراق کے عرب دیہاتی باشندے اور گاؤں کے رہنے والے عوام اکثر رافضی ہو جاتے ہیں۔ مسلمانان اہل سنت کو چاہیے کہ وہ ان سے ہوشیار رہیں؛ کیوں کہ دین اسلام میں ان کا ضرر بدترین ضرر سے ہے۔

انتالیسویں فصل

علمائے کرام سے خطاب

اے علمائے اسلام، اے شہسواران رہوار قلم، اے خطبائے ممبر و محراب اور اے اجتماعات اور جلسوں کے صدر نشینو! آپ لوگ کہاں ہیں؟ ان عوام کو کیوں نہیں سمجھاتے؟ جو اپنے دین کے امور میں چوپایوں کی طرح ہیں۔ اگرچہ ان میں بعض دنیاوی امور میں ارباب عقل و دانش سے گنے جاتے ہیں لیکن یہ دینی امور میں ان کے جاہل رہ جانے سے مانع نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ ممکن ہے کہ ایک انسان اپنے دنیاوی معاملات میں عقل مند ہو مگر دین سے بے خبر ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا:

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (۱)

"وہ آنکھوں کے سامنے کی دنیوی زندگی کو جانتے ہیں اور آخرت سے پورے طور پر بے خبر ہیں۔"

نیز انھی کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ (۲)

"وہ تو نہیں ہیں مگر جانوروں جیسے بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ۔"

ہم ان عیسائی کافروں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں جو دنیاوی معاملات میں منتہائے کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔ اور دین میں اس کی ابتدا تک بھی نہ پہنچ سکے، بلکہ ان میں اکثر حشر و نشر اور ان امور سے غافل ہیں جو موت کے بعد انھیں پیش آئیں گے۔ وہ زندیق ہیں جو کسی بھی دین کو نہیں مانتے ہیں اور نہ رب العالمین کو پہچانتے ہیں۔

ان میں تھوڑی تعداد میں جو دین پسند ہیں بھی تو وہ عیسائی عقائد پر قائم ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ خدا تین ہیں اور وہ تینوں ایک ہیں، اور حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات ہی اللہ ہے۔ اور خدا کی ذات ہی مسیح ہے۔ جب کہ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام انھیں کی طرح انسان ہیں، کھاتے پیتے ہیں، سوتے جاگتے ہیں اور قضائے حاجت کرتے ہیں۔ وہ عاجز و ناتواں اور ذلیل و رسوا ہوئے؛ کیوں کہ ان کے زعم کے مطابق ان کے دشمن یہودیوں نے ان کے مخالفین کی مدد کی اور انھیں تختۂ دار پر لٹکا دیا۔ ان کے گمان کے مطابق یہودیوں نے انھیں سولی دے دی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی ان کے رب ہیں اور ان یہودیوں کے بھی جنھوں نے ان کے گمان کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی ہے۔

ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جس روٹی پر گرجا گھر میں پادری پڑھ کر دم کر دے وہ دم کرنے کی وجہ سے عیسیٰ علیہ السلام کے جسم میں بدل جاتی ہے اور جس شراب پر پڑھ کر دم کر دے وہ ان کا خون ہو جاتی ہے۔

جب آپ ان فاسد عقیدوں میں غور کریں گے تو آپ کو اس میں کوئی شک نہیں ہوگا۔ ایسا

(۱) الروم، آیت: ۷ (۲) الفرقان، آیت: ۴۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ رکھنے والا سب سے بڑا پاگل ہے۔ اور جب آپ ان کی دنیوی ایجادات میں غور کریں گے تو اس میں بھی کوئی شک نہیں ہوگا کہ وہ سب سے بڑے عقل مند ہیں۔ دنیاوی معاملات میں ان کی جیسی عقل ہے اگر دین میں بھی ویسی ہی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے سچے دین، دین اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار نہ کرتے؛ کیوں کہ اسلام ہی وہ دین ہے جس کے عقائد، احکام اور قواعد واصول کے اچھے ہونے پر مختلف زبانوں، ملکوں اور اقوام کے تمام عقل مندوں کا اتفاق ہے لیکن بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی اور اس کے لیے جنتیوں کو پیدا فرمایا اور وہ مؤمنین ہیں۔ اور اسی طرح جہنم بنایا اور اس کے لیے جہنمیوں کو پیدا فرمایا اور وہ کافر ہیں۔ سبحان ربك رب العزة عما یصفون.

چالیسویں فصل

علمائے اسلام کی خدمات

اپنی کتاب "حجة الله علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ﷺ" میں، میں نے یہ بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت اور دین اسلام کے صحیح ہونے کی سب سے روشن اور واضح دلیل یہ ہے کہ جب بھی کوئی عقل مند اسلام میں غور وفکر کرتا ہے، اس کے معانی جاننے کی پوری کوشش کرتا ہے، اس کے احکام اور اصول وفروع سے آگہی کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے اور اس کے معقول ومنقول کے مابین تطبیق دیتا ہے تو اسلام میں اس کے رسوخ، اس کی محبت اور اس پر اعتقاد کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ دیکھتے ہیں کہ امت محمدیہ ﷺ میں سب سے بڑے عقل مند، سب سے زیادہ صاحب فضل وکمال اور سب سے زیادہ شریعت اسلامیہ کا علم رکھنے والے، اس دین کے خدمت گزار ہیں۔ اور یہ محدثین، فقہا، صوفیہ اور متکلمین کی جماعت ہے۔ یہ حضرات لاکھوں میں ہیں جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔

ان علما کی تفسیر، حدیث، عقائد، فقہ اور تصوف سے متعلق دینی کتابیں دنیا کے گوشے گوشے میں پائی جاتی ہیں ان کے علاوہ ان کی غیر مذہبی کتابیں بھی ہیں۔ سارے ادیان وملل کے فضلا اور تمام ممالک کے عقلا ہر نوع پر مشتمل ان کی کتابیں حاصل کرنے پر فخر محسوس کرتے ہیں اور ان میں ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے پر سبقت لے جانے کی حد سے زیادہ کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ نفیس ترین ذخیرے اور بہترین تحفے ہیں۔ وہ ان کتابوں کو تمام ملکوں سے بڑی بڑی رقمیں دے کر جمع کرتے ہیں۔ یہاں تک کے ان کے پاس مسلمانوں سے کہیں زیادہ ان کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے۔ انھوں نے ان کی لاکھوں جلدیں جمع کرلی ہیں، انھیں وہ اپنی عام اور خاص لائبریریوں میں رکھنے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ اس میں چھپی ہوئی حکمت یہ ہے کہ نبی ﷺ کی دعوت عام ہو اور روز قیامت ان پر مزید حجت قائم کی جاسکے۔ واللہ اعلم۔

اسی حکمت خداوندی کے سبب انھوں نے اپنے ماہین قرآن کریم کی نشر واشاعت کا خوب اہتمام کیا اور نہایت ہی عمدگی اور ضبط کے ساتھ اپنے ملکوں میں اسے چھاپا اور اپنی اپنی زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا۔ جب کہ ان کے نزدیک ان کی دینی کتب اور ان کے علما کی تالیفات کو اس قدر و منزلت کا دسواں حصہ بھی حاصل نہیں ہوا۔ ان کے نزدیک وہ عام کتابوں کی طرح بے وقعت اور حقیر بلکہ اس سے بھی زیادہ گئی گزری ہیں۔

مزید برآں دین اسلام کے علاوہ دوسرے کسی دین میں بحیثیت مجموعی جتنی کتابیں لکھی گئیں اگر ہم ان کا موازنہ کریں تو وہ کثرت میں مسلمانوں کے ایک امام کی تالیفات کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ حالاں کہ ایسے مسلم متقدمین اور متاخرین علما و ائمہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور ان کی تالیفات کا شمار ممکن نہیں ہے۔ اور اگر ہم ان کا شمار ممکن بھی مان لیں تو بھی وہ ہزار ہا ہزار، تک پہنچ جائیں گی تا آں کہ یہ کہتے کہتے سانس ٹوٹ جائے۔ چناں چہ تنہا علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی تصنیفات پانچ سو کے قریب ہیں، جن میں بہت سی متعدد جلدوں پر مشتمل ہیں۔ ان میں اکثر دینی کتابیں ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی، علامہ سیوطی سے پہلے کے عالم دین ہیں، ان کی بھی کثیر تالیفات ہیں اور ملا خسرو اور ملا احمد خیالی تو ابن حجر عسقلانی سے بھی پہلے کے ہیں۔ امام نووی اور شیخ اکبر محی الدین بن العربی کا زمانہ ان حضرات سے پہلے ہے۔ شیخ اکبر کی تالیفات سیکڑوں تک جا پہنچتی ہیں جن میں بہت سی کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں اور وہ سب دینی کتابیں ہیں۔ امام غزالی رحمہ اللہ کا بھی یہی حال ہے اور یہ ابن العربی سے پہلے کے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا علمائے دین سے پہلے اور ان کے زمانے میں اور ان کے بعد کثیر ائمہ مثلاً امام شعرانی، ابن حجر مکی، مناوی، احمد فاروقی، ابن کمال پاشا وغیرہم پیدا ہوئے۔ اور اگر میں چاہوں تو ایسے ہزاروں ائمہ اسلام کے نام شمار کرا سکتا ہوں جن سے میں واقف ہوں۔ اور عہد سلف صالحین سے لے کر اب تک کہ وہ حضرات جنھیں میں نہیں جانتا اور جن کے بارے میں نہیں سنا اور جن کی تالیفات پر مطلع نہ ہو سکا، وہ الگ ہیں۔

اس کے برخلاف اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب میں جو کتابیں لکھی گئیں ہیں، وہ سب مل کر بعض اکابر علمائے اسلام کی تالیفات میں سے ایک تالیف کے مقابل بھی نہیں ہو سکتی ہیں، جیسے تفسیر شیخ اکبر کہ یہ سو جلدوں میں ہیں، اسی طرح امام رازی کی تفسیر کبیر اور ابن نقیب مقدسی کی تفسیر۔ ان میں سب سے عظیم کارنامہ وہ ہے جسے سید عبدالوہاب شعرانی نے "المنن الکبری" کے چھٹے باب میں ذکر کیا ہے کہ اصحاب طبقات نے بیان کیا ہے کہ حافظ ابن شاہین نے تین سو تیس کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں قرآن مجید کی تفسیر ایک ہزار جلدوں پر، اور مسند فی الحدیث سولہ سو جلدوں پر مشتمل ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی کتابیں ہیں۔ حافظ ابن شاہین کی آخری زندگی میں روشنائی فروش نے کتابت کے لیے منگائی گئی روشنائی کا حساب کیا تو وہ اٹھارہ سو رطل تک جا پہنچی۔

بیان کیا گیا ہے کہ شیخ عبدالغفار قوصی نے مذہب شافعی کے بیان میں ایک ہزار جلدیں تصنیف فرمائی۔ اور علامہ جلال الدین علیہ الرحمۃ نے بیان فرمایا ہے کہ شیخ ابوالحسن اشعری نے چھ سو جلدوں پر مشتمل ایک تفسیر لکھی۔ اور یہ بغداد کے نظامیہ لائبریری میں موجود ہے۔ اس کے باوصف ایک بات یہ بھی ہے کہ ان مذاہب کی خدمت زیادہ تر عوام نے کی یا ان لوگوں نے کی جو عوام کے درجے میں تھے۔ دین اسلام کی طرح متصل سندوں کے ساتھ سر آمد روزگار علما نے انہیں نقل نہیں کیا۔ شیخ عبدالہادی ابیاری مصری نے امام قسطلانی کے مقدمہ شرح بخاری پر اپنے حاشیے میں بیان فرمایا: ابن حزم نے کہا کہ اتصال سند کے ساتھ ایک ثقہ کا دوسرے ثقہ سے حدیث نقل کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچانا ایک ایسی فضیلت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے ساتھ خاص فرمادی ہے۔ دیگر مذاہب کو یہ خصوصیت حاصل نہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں تک احادیث میں ارسال[1] اور اعضال[2] کے موجود ہونے کی بات ہے تو یہ بہت سے یہودیوں کے یہاں بھی پائے جاتے ہیں لیکن وہ ان کے ذریعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اتنے قریب نہیں ہوتے جتنے قریب ہم محمد رسول ﷺ سے ہوتے ہیں۔ بلکہ ان کی موقوف روایت میں ان کے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین تیس سال سے بھی زیادہ زمانہ حائل ہے۔ اور عیسائیوں کے یہاں تو صرف تحریم طلاق ہی اس نقل کی صفت پر ہے۔ رہیں کسی بڑے چھوٹے یا نامعلوم شخص پر مشتمل سند سے بیان کردہ روایتیں تو ان کی تعداد یہود و نصاریٰ کی نقلوں اور روایتوں میں بے شمار ہیں۔ پھر صحابہ و تابعین کے اقوال کا جہاں تک تعلق ہے تو یہود کے لیے یہ ممکن نہیں کہ ان کے اقوال اصلاً کسی نبی کے صحابی تک یا اس صحابی کے تابعی تک بسند پہنچیں۔ عیسائیوں کے لیے ممکن نہیں کہ حضرت شمعون اور بولیس سے اوپر ان کا کوئی راوی ہو۔

سابقہ زمانوں میں جاہلوں، خواہشات نفسانی کے پرستاروں اور حقیر اغراض و مقاصد کے حامل لوگوں نے ان کتابوں میں کمی بیشی کا کھیل بھی کھیلا اور اس میں ہمہ وقت اضافہ بھی ہوتا رہا۔ اور ان کی عجیب و غریب حالت ہوگئی جسے دوسرے لوگ تو درکنار خود ان کے ماننے والے بھی پسند نہیں کرتے ہیں۔ نتیجۃً وہ کثیر جماعتوں میں بٹ گئے، اور حد تو یہ ہے کہ اب ان کے سب سے بڑے حصہ نے اس وقت اپنے اسلاف کے متفقہ دینی احکام کو بھی ترک کر دیا ہے اور بہت بڑی تعداد پورے طور پر مذہب بیزار ہوگئی ہے۔

اس کا سبب یہ ہے کہ ان میں عقلی علوم کی کثرت ہوئی اور سائنس داں پیدا ہوئے اور جب جب انھوں نے اپنے مذاہب میں باریک بینی سے کام لیا، ان کے عقائد و معانی میں غور و فکر کیا، ان کے اصول و فروع اور ان کے مختلف فیہ اور متفق علیہ مسائل کی معرفت میں گہرائی تک گئے تو ان مذاہب کے صحیح ہونے کا ان کا اعتقاد رفتہ رفتہ کم ہوتا گیا یہاں تک کہ ان کے دلوں سے دین کا اثر بالکل محو ہوگیا اور ان میں ذرہ برابر دینی اعتقاد باقی نہ رہا اور وہ سراپا اعتراض و تنقید بن گئے انہوں نے ان مذاہب کے رد و ابطال میں کثیر کتابیں تصنیف کیں یہاں تک کہ ان کے نزدیک دین سے

(۱) آخر سند سے تابعی کے بعد کوئی راوی چھوڑ دیا گیا ہو تو اس حدیث کو مرسل اور اس عمل کو ارسال کہتے ہیں۔
(۲) اگر درمیان سند سے دو راوی مسلسل ساقط ہوں تو اس حدیث کو مُعضل کہتے ہیں اور اس عمل کو اعضال کہتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے گانہ ہونا عقل مند کی علامت بن گئی۔ وہ اپنے مذہب کے پیشواؤں کو عقل مندوں اور پڑھے لکھے لوگوں کے زمرے میں شمار نہیں کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے ان پیشواؤں کو اپنے عرف و رواج کے مطابق دینی مراسم و معمولات بجالانے تک ہی محدود کر دیا ہے تاکہ ان کے ذریعہ عام لوگ مذہب پر اجتماعیت کے ساتھ قائم رہیں۔ اور مذہب کا معاملہ پورے طور پر زوال کا شکار نہ ہو جائے؛ کیوں کہ یہ مفادِ عامہ کے خلاف ہوگا۔

ان کے بعض ارباب عقل و خرد دین اسلام کی چند خوبیوں پر مطلع ہو کر اس کے پیرو کار بن گئے اور اپنے اپنے ملکوں میں لوگوں کو اس کی دعوت دینے لگے، جن کا اتباع ایک بڑی تعداد نے کیا جب اسلام کے انوار سے ان کا وجود روشن ہو گیا اور وہ اس کے بعض اسرار و حقائق سے آگاہ ہو گئے۔ اور ان کے بہت سے کاملان فن نے دین اسلام کی خوبی و کمال کا اعتراف کیا اور دیگر مذاہب پر اس کو ترجیح دی، یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے اپنی کتاب میں تمام مذاہب کا رد و ابطال کرنے اور دین اسلام کو سب پر ترجیح دینے کے بعد کہا: **"اگر میں کسی دین کو اختیار کرتا تو وہ دین اسلام ہوتا"۔**

یہ بات مخفی نہیں کہ کسی کے حق سے آگاہ ہو جانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ اسے مان بھی لے؛ اس لیے کہ ہم بہت سے لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ حق کو تسلیم نہ کر کے اس کا دیدہ و دانستہ انکار کرتے ہیں اور ضد میں باطل پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ (۱)

"بے شک ایسا نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت دے دو۔ ہاں! اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے۔"

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ۝ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

(۱) القصص، آیت: ۵۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَجْمَعِیْنَ ۝(۱)

''اور اگر تمھارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت کر دیتا۔ اور وہ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے۔ مگر جن پر تمھارے رب نے رحم کیا۔ اور لوگ اسی لیے بنائے گئے ہیں۔ اور تمھارے رب کی بات پوری ہو چکی کہ بے شک ضرور میں جنوں اور آدمیوں کو ملا کر جہنم بھر دوں گا۔''

بے شک امت محمدیہ ﷺ کے نیکوکاروں، طاعت پر ہمیشہ قائم رہنے والوں، اور معاصی سے دور رہنے والوں کے چہروں پر رونق و تابانی اور محبت و انس نمایاں ہوتا ہے جسے ہر شخص دیکھتا ہے۔ اور مسلمان تو مسلمان کافر بھی ان کا شیدا ہو جاتا ہے۔ اور نیکوکار مسلمانوں کے علاوہ دوسروں میں یہ خوبی نظر نہیں آتی ہے۔ اور یہ حضور ﷺ کی نبوت اور دین اسلام کے سچا مذہب ہونے کی روشن دلیل ہے۔

اور جو فاسق ہیں، گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں ان کے چہرے اداس اور بے رونق ہوتے ہیں اور ان کی یہ افسردگی و بے رونقی توبۂ بے ریا ہی سے زائل ہوگی اس میں ان فاسقوں سے آگے وہ بدعتی ہیں جو خود کو مسلمان خیال کرتے ہیں حالاں کہ وہ اپنی بدعت کے سبب اسلام سے نکل چکے ہیں اور اس کی بہت سی شرطوں کو چھوڑ چکے ہیں اور اس میں ان بدعتیوں سے بڑھ کر وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنی پوری زندگی طرح طرح کے کفر میں گزاری، خاص طور سے ان پر ان کی آخری زندگی میں اداسی و بے رونقی کے آثار نمودار ہوتے ہیں جو کسی ایسے شخص پر مخفی نہیں ہوتے ہیں جس کے دل میں ذرہ برابر نور ایمان ہو۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل بے شمار اور ان گنت ہیں۔

وفي كل شئي له آية تدل على انه واحد

ترجمہ: ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے جو اس کے ایک ہونے پر دلیل ہے۔

یوں ہی رسالت محمدی ﷺ کی حقانیت اور دین اسلام کے سچا مذہب ہونے کے دلائل بے شمار اور روز روشن کی طرح عیاں ہیں، جیسا کہ ہم نے ''قصیدہ بانت سعاد'' کے ہم وزن اپنے قصیدے میں بیان کیا ہے۔

(۱) ھود، آیت: ۱۱۸، ۱۱۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لم یجحد اللہ لم یجحد نبوتہ　　الاعم عن طریق الرشد ضلیل
فکل ذرات کل الخلق شاھدۃ　　ان لا الہ سوی الرحمٰن مقبول
ان أحمد خیر الرسل رحمتہ　　للعالمین ففیھا الکل مشمول

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی نبوت کا منکر وہی شخص ہوا جو راہ ہدایت سے اندھا اور بڑا گمراہ تھا۔ پوری کائنات کا ذرہ ذرہ اس بات پر شاہد ہے کہ خدائے رحمان کے سوا کوئی قابل قبول معبود نہیں۔ اور احمد ﷺ سب سے افضل رسول اور سارے جہان کے لیے اللہ کی رحمت ہیں۔ جس میں ہر ایک شامل ہے۔

یہی وجہ ہے کہ یہ دین مبین سید المرسلین ﷺ کی بعثت کے زمانے سے آج تک تمام ملکوں میں پھیلتا اور بڑھتا ہی رہا یہاں تک کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر زمانے میں دوسرے ادیان ومذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ عرب ہوں کہ عجم اس کے انوار ہدایت سے راہ راست پر آتے رہے اور کسی امید وبیم کے بغیر خود سے دائرۂ اسلام میں جوق در جوق داخل ہوتے رہے۔ جب کہ بقیہ مذاہب کا حال یہ ہے کہ زر کثیر صرف کرنے اور طرح طرح کی ترغیب وترہیب کے باوجود گنے چنے کم ظرف جاہلوں کے سوا ان میں کوئی داخل نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ ان مذاہب کے ماننے والے فوج در فوج ان سے نکل کر کچھ اسلام میں داخل ہو گئے اور کچھ دہریہ بن گئے جن کا کوئی دین اور عقیدہ نہیں ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے مذہب میں ایسے تضادات دیکھتے ہیں جنھیں عقل سلیم رکھنے والا کوئی شخص قبول نہیں کر سکتا۔ اور ان میں جو شخص بظاہر انھیں مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں، وہ اس جنونی عصبیت کی وجہ سے ہے جس پر وہ نشو ونما پاتا ہے۔ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے ہمیں اپنے پسندیدہ دین، دین اسلام کا ماننے والا اور اپنے نبی محمد ﷺ کی امت بنایا۔

پند وحکمت

اے قاری! اگر تو کافروں میں سے ہو چکا ہے تو میں تجھے نصیحت کرتا ہوں اور سید المرسلین ﷺ پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہوں۔

واذا لم تر الھلال فسلم　　لاناس رأوہ بالابصار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اگر تو نے چاند نہیں دیکھا تو ان لوگوں کی بات مان لے جنھوں نے اپنی نگاہوں سے چاند دیکھا ہے۔

یہ شعر چاند کے بارے میں کہا گیا ہے، تو تصور کرو اس آفتاب وجود کی کیا شان ہوگی جس کے نور سے ہر موجود نے روشنی حاصل کی۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یقیناً عقل سلیم اور قلب بینا رکھنے والوں کے لیے سیدنا محمد ﷺ کی نبوت مہر نیم روز سے بھی زیادہ روشن ہے، اور جس طرح کبھی سورج کے سامنے بادل یا کوئی اور چیز حائل ہو جانے سے وہ دکھائی نہیں پڑتا۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سورج کے سامنے کوئی چیز حائل تو نہیں ہوتی ہے مگر دیکھنے والوں کی نگاہوں میں کمزوری ہوتی ہے جس کے سبب وہ نظر نہیں آتا ہے، اسی طرح کبھی کبھار آفتاب رشد وہدایت یعنی نبی کریم ﷺ اور انسانی دل کے مابین معاصی کا ایک باریک پردہ حائل ہو جاتا ہے جس کے باعث وہ آفتاب رشد وہدایت محمد رسول اللہ ﷺ کو کما حقہ نہیں دیکھ پاتا اور اسے آپ کی وہ معرفت حاصل نہیں ہوتی جو آپ کے شایان شان ہے۔ اور جیسے جیسے گناہ بڑھتے جاتے ہیں ویسے ویسے دل پر تہ بتہ تاریکی جمتی جاتی ہے جس سے وہ پردہ دبیز ہو جاتا ہے اور نبی کریم ﷺ سے اس کی ناآشنائی اور بڑھ جاتی ہے۔ اس وقت یا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے شامل حال ہوتی ہے اور اسے سچی توبہ اور گناہوں سے باز رہنے اور طاعت میں مشغول رہنے کی توفیق مل جاتی ہے جس سے دل روشن اور نورانی ہو جاتا ہے اور اس روشنی کے بقدر نبی اکرم ﷺ کی ذات سے اس کی ناواقفیت دور ہوتی ہے۔ اور جب نبی کریم ﷺ کی معرفت حاصل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی معرفت بھی حاصل ہو جائے گی اور جب رسول ﷺ سے ناآشنا ہوگا تو اللہ تعالیٰ کو بھی نہیں جانے گا؛ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ کی معرفت ہی اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہے۔

یا دل کی تاریکی بڑھتی اور تہ بہ تہ جمتی جاتی ہے؛ کیوں کہ اس نے اللہ کے فرماں برداروں کے کام ترک کر دیے، اس کے دفتر اعمال میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں اور گناہوں کا اضافہ ہوتا گیا، وہ ان معصیتوں اور گناہوں پر ہمیشہ مصر رہا۔ اس نے کافروں اور فاسقوں سے میل جول رکھا، ان سے محبت والفت کا رشتہ قائم رکھا اور ان کے حالات کو بنظر استحسان دیکھتا رہا اور وہ انھیں کافروں اور فاسقوں کا ایک فرد بن گیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ. (۱)

"اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے وہ انھیں میں سے ہے۔"

اسی لیے کہا گیا ہے کہ معاصی کفر کے قاصد ہیں۔ یعنی کفر سے پہلے گناہوں کا صدور ہوتا ہے تاکہ وہ کفر کے لیے دل میں جگہ تیار کریں، پھر وہ کفر ان گناہوں کے بعد اس جگہ آجاتا ہے۔ اور یہ اس وقت تک ہوتا ہے جب گناہ زیادہ ہوں اور ان پر برابر اصرار کیا جائے۔

فاسق کے دل کی تاریکی دن بدن ذاتی معاصی سے بڑھتی رہتی ہے۔ اور چوں کہ اس کے پاس نیکیاں بھی نہیں ہیں جو گناہوں کا کفارہ بنیں اور ان کا اثر زائل کریں، نیز وہ اپنے معاصی کی تاریکی پر اپنے ہم صحبت کفار و فساق کی تاریکی سے بھی مدد لیتا ہے اور اسی غفلت میں وہ باقی رہتا ہے، اور ہر لحہ کفر سے قرب اور ایمان سے اس کی دوری بڑھتی رہتی ہے، ساتھ ہی اس کا دل تاریکیوں کے سمندر میں غرق رہتا ہے جو اسے ہر چہار جانب سے محیط رہتا ہے، اس لیے وہ پورے طور پر بے نور ہوجاتا ہے اور آفتاب رشد وہدایت محمد ﷺ کے انوار کو دیکھنے سے محروم رہ کر شیطان کا دوست بن جاتا ہے اور ایمان سے نکل کر کفر میں داخل ہوجاتا ہے۔ نسأل الله العافية.

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کے دل میں بصارت پائی ہی نہیں گئی حالاں کہ بچپن میں اس کے اندر دیکھنے اور نہ دیکھنے کی دونوں صلاحیتیں موجود تھیں۔ تو اگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے کسی ایسے شخص کو مہیا فرمادیتا جو اسے ایمان کی راہ دکھادے تو وہ بینا ہوجاتا۔ لیکن جب اس نے ایسا کوئی راہ نما مہیا نہ فرمایا، بلکہ اس کو ایسے افراد مل گئے جن کے ساتھ اس نے اپنی نشوونما کے مہ وسال گمرہی کی دبیز تاریکی میں گزارے۔ جیسے دل کے نابینا والدین، بھائی، بہن، قریبی رشتہ دار، دوست احباب اور اساتذہ۔ تو وہ انھی کی طرح دل کا اندھا اور بے بصیرت ہوکر نشوونما پائے گا کہ نہ اس کا بصارت سے پہلے سے کوئی تعلق ہے اور نہ انوار کے نظارے کا اسے کوئی موقع ملا۔ اور یہ کافروں کی حالت ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حظیرۂ ایمان میں داخل ہونے سے محروم رہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا آگ کا

(۱) المائدہ، آیت: ۵۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پجاری بنا دیتے ہیں۔"

تو کفر کا سبب بننے والے معاصی کا نابینا پہلے بینا تھا پھر نابینائی اس کے پاس دھیرے دھیرے آئی۔ برخلاف اس شخص کے جو کفر ہی پر پروان چڑھا وہ تو بصارت سے بالکل محروم تھا تو یکبارگی اندھے پن کی بیماری میں مبتلا ہو گیا مگر ان دونوں کے درمیان اس کے سوا اور کوئی فرق نہیں ہے کہ پہلا شخص زیادہ برا ہے؛ کیوں کہ اس نے حق کو پہچان کر اس کا دانستہ انکار کر بیٹھا اور دوسرا اس سے کم برا اس لیے ہے کہ اسے تو معرفت حق بالکل حاصل ہی نہیں ہوئی وہ باطل میں پیدا ہوا اور اسی میں اپنی زندگی کے شب و روز گزارے۔ بہر حال دونوں کی نابینائی، تاریکی اور انوار اسلام کے مشاہدے سے ان کی دوری بڑھتی جاتی ہے۔ پھر جس کی حالت یہ ہو کیا اس کے لیے ممکن ہے کہ وہ نبوت محمدی ﷺ کے آفتاب عالم تاب کا نظارہ کر سکے خواہ وہ کتنا ہی روشن ہو اور پوری دنیا کو اپنی تابناک کرنوں سے مرقع انوار بنائے ہوئے ہو۔ یہاں رکاوٹ اس آفتاب کی طرف سے نہیں ہے کیوں کہ وہ تو بالکل ظاہر و آشکارا اور اپنی خیرہ کن روشنی سے معمور ہے۔ بلکہ رکاوٹ اس دل نابینا کی طرف سے ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ﴿٤٦﴾ (۱)

"آنکھیں اندھی نہیں ہوتی ہیں، بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

مزید فرمایا: وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ ﴿٤٠﴾ (۲)

"اور جسے اللہ نور نہ دے اس کے لیے کہیں نور نہیں۔"

بے شک نگاہوں کا اندھا جانتا ہے کہ وہ اندھا ہے اور وہ یہ تصدیق کرتا ہے کہ دن کا سورج موجود ہے اور وہ یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ اس کا سورج کو نہ دیکھ سکنا خود اس کی طرف سے پائی جانے والی ایک رکاوٹ کی وجہ سے ہے۔ لیکن دل کا اندھا اپنے دل کے اندھے پن کو نہ سمجھتا ہے نہ سے تسلیم کرتا ہے، بلکہ آفتاب نبوت ﷺ کے وجود ہی کا انکار کر بیٹھتا ہے حالاں کہ وہ دن کے آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہے۔

یہ جان لینے کے بعد آپ کے لیے آیت کریمہ کا معنیٰ پورے طور پر واضح ہو گیا کہ حقیقی اندھا

(۱) الحج، آیت: ٤٦ (۲)-النور، آیت: ٤٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی ہے جو دل کا اندھا ہو، وہ نہیں ہے جو نگاہوں کا اندھا ہو۔ اور یہ سب کچھ معلوم ہو جانے کے بعد آپ کو اس پر تعجب نہیں ہوگا کہ ہمارے برگزیدہ سردار محمد ﷺ کے آفتاب نبوت کا اس کے آسمان انسانیت پر ہمیشہ جلوہ فگن رہنے اور پوری دنیا کو اپنی ضیاباریوں سے پوری طرح بقعۂ نور بنا دینے کے باوجود کفار نے کیوں انکار کیا؟

خاتمہ

جماعت کے ساتھ رہنے، کتاب وسنت کی پیروی کرنے اور یہود و نصاریٰ اور دیگر مذاہب والوں کی کتابوں سے اجتناب کرنے کے بیان میں۔

اس میں ذکر کردہ احادیث میں نے حافظ منذری کی کتاب "الترھیب والترغیب" اور صدیق حسن ہندی کی "ترتیب الجامع الکبیر" سے لیا ہے۔

امام مسلم وغیرہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ کی مبارک آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہوتی، اور غضب میں شدت ہوتی۔ ایسا لگتا کہ آپ (دشمن کے) کسی لشکر سے ڈراتے ہوئے ارشاد فرما رہے ہیں: وہ صبح کو یا شام کو تم پر لشکر کشی کرنے والا ہے۔

ارشاد فرماتے: "مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح مبعوث کیا جائے گا" پھر آپ انگشت شہادت اور بچلی انگلی کو ملاتے۔

مزید فرماتے امّا بعد! یقیناً بہترین کلام، کتاب اللہ ہے۔ اور بہترین سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے۔ اور بدترین کام، دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالنا ہے جس کی کوئی اصل شریعت میں نہ ہو۔ اور ہر بری بدعت گمراہی ہے۔ پھر فرماتے: ہر مومن پر خود اس سے زیادہ میرا حق ہے جس نے مال چھوڑا وہ اسکے ورثا کے لیے ہے۔ اور جس نے دین اور حاجت مند اہل و عیال چھوڑا اس کے دین کی ادائیگی اور اہل و عیال کی نگرانی میرے ذمہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی ایسا کام کرے جو ہمارے دین کے مطابق نہیں ہے۔ تو وہ نا مقبول ہے۔ (امام مسلم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام حاکم نے بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے رایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کا خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! بے شک شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمھاری اس سرزمین میں اس کی پرستش کی جائے۔ لیکن وہ اس بات پر خوش ہوگا کہ اس کی پیروی ایسے برے کاموں میں کی جائے جنھیں تم حقیر سمجھتے ہو۔ اس لئے ہوشیار رہو! یقیناً میں نے تمھارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑی ہے جسے تم مضبوطی سے تھامے رہو گے تو ہرگز کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ چیز کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری امت میں بگاڑ پیدا ہونے کے وقت میری سنت پر مضبوطی سے قائم رہے گا، اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (بیہقی)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان بکری کے بھیڑیے کی طرح، انسان کا بھیڑیا ہے کہ جس طرح جنگل کا بھیڑیا تنہا یا دور چلی جانے والی بکری کو اپنا شکار بنا لیتا ہے اسی طرح جماعت اور عام لوگوں سے الگ اور دور رہنے والے کو شیطان بھی اپنا شکار بنا لیتا ہے، اس لیے تم جماعت، باہمی الفت و محبت، اور مساجد کو اپنے اوپر لازم کرو اور گروہوں میں بٹ جانے سے بچو۔ (طبرانی)

ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کی رائے کا اتفاق کبھی گمرہی کی بات پر نہ ہونے دے گا اس لیے سواد اعظم کی پیروی کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے۔

اور جو جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں گیا۔ (حاکم)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے، لیکن اگر کوئی اس سے الگ ہو جائے تو شیطان اسے اچک لیتا ہے، جس طرح ریوڑ سے الگ تھلگ رہنے والی بکری کو بھیڑیا اچک لیتا ہے۔ (طبرانی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو ایک سے بہتر ہے تین دو سے اور چار تین سے، تمھارے اوپر جماعت کی پیروی لازم ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے اور اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو ہدایت پر جمع فرما دیا، یقین رکھو کہ جماعت سے الگ ہونے والا ہر شخص جہنم کی آگ میں جائے گا۔ (ابن عساکر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ اسے جنت میں اعلیٰ مقام ملے، وہ اپنے اوپر جماعت کو لازم کر لے؛ اس لیے کہ شیطان اکیلا کا ساتھ کرتا ہے اور دو سے دور بھاگتا ہے۔ (دیلمی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی جماعت سے الگ ہوا یا ہجرت کے بعد دوبارہ اعرابی ہو گیا اس کے لیے کوئی حجت نہیں ہے۔ (حاکم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سب سے بڑے بے وقوف اور سب سے بڑے گمراہ وہ لوگ ہیں جو اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لائی ہوئی کتاب وسنت سے روگردانی کر کے کسی دوسرے نبی یا امت کو اختیار کرے۔ (دیلمی)

حضرت ابو یعلیٰ، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن ابی منصور، نصر مقدسی اور عقیلی، خالد بن عرفطہ سے راوی ہیں۔ انھوں نے کہا: میں ابھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ قبیلہ عبد قیس کا ایک شخص آیا۔ حضرت عمر نے اس سے دریافت کیا: تم ہی فلاں عبیدی ہو؟ اس نے جواب دیا: ہاں! اس پر حضرت عمر نے اپنے نیزے سے اسے مارا، اس نے پوچھا۔ امیر المومنین! کیوں یہ سزا دے رہے ہیں؟ حضرت عمر نے ارشاد فرمایا: بیٹھو، وہ بیٹھ گیا، پھر حضرت عمر نے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (۱)

(۱) یوسف، آیت: ۱، ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے "لمن الغافلین" تک تین بار ان آیات کی تلاوت فرمائی اور تینوں بار اسے مارا۔ اس شخص نے پوچھا: امیر المومنین! کیوں مار رہے ہیں؟ حضرت عمر نے جواب دیا: تم نے ہی حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب نقل کی ہے نہ۔ اس نے کہا: آپ اپنا حکم صادر فرمائیں، میں اس کی پیروی کروں گا آپ نے فرمایا: جاؤ اور اسے سیاہی اور اون سے مٹا ڈالو، پھر اب نہ اسے خود پڑھنا اور نہ کسی کو پڑھانا، اور اگر مجھے خبر ملی کہ تم نے اسے پڑھا ہے یا کسی کو پڑھایا ہے تو میں تمہیں سخت سزا دوں گا۔

پھر حضرت عمر نے خود بیان فرمایا کہ میں نے کتابیوں کی ایک کتاب کو نقل کیا پھر اسے ایک چمڑے میں لپیٹ کے سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوا، سرکار علیہ السلام نے پوچھا: عمر! تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: یا رسول اللہ! یہ کتاب ہے، جسے میں نے اپنے حاصل شدہ علم پر اضافہ کے لئے نقل کیا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخت غضب ناک ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ کے دونوں رخسار مبارک سرخ ہو گئے۔ پھر بلند آواز سے الصلاۃ جامعہ کہہ کر لوگوں کو جمع کیا گیا، انصار نے سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہتھیار نے غضب ناک کر دیا ہے، سب لوگوں نے حاضر بارگاہ ہو کر منبر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گھیر لیا حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک مجھے جامع اور مختصر کلمات اور ان کے خواتیم سے نوازا گیا ہے اور میں وہ کلمات تمہارے پاس اس طرح لے کر آیا ہوں کہ وہ صاف ستھرے اور بے غبار ہیں؛ اس لیے کہیں اور حیران و سرگرداں نہ ہو۔ اور دین میں حیران و سرگرداں لوگ تمہیں دھوکے میں نہ ڈالیں۔ حضرت عمر کہتے ہیں: میں نے کھڑے ہو کر عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور آپ کے رسول ہونے پر راضی ہوں، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول علیہ الصلاۃ والسلام نے مجھ سے دریافت فرمایا: ابن خطاب! کیا تم وگ ان جامع و مختصر کلمات کے بارے میں تردد و حیرانی میں مبتلا ہو؟ سن لو! اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا، بے شک میں تمہارے پاس صاف ستھرے اور واضح کلمات لے کر آیا ہوں۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا، اگر میرے زمانے میں موسیٰ کلیم اللہ ہوتے تو وہ میری ہی پیروی کرتے (دارمی)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگرچہ خاص طور سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیا علیٰ نبینا و علیہم السلاۃ والسلام کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر وہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ پاتے تو حضور ہی کی پیروی کرتے اور آپ ہی کی امت میں ہوتے، اس لیے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر توریت اتری اور اس کے احکام شریعت محمدی ﷺ سے منسوخ ہو گئے۔ اور جہاں تک سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بات ہے تو وہ بھی توریت کی شریعت کے اثبات و توضیح کے لیے تشریف لائے۔ یہی وجہ ہے کہ انجیل میں احکام کا بیان نہیں ہے۔ اس میں صرف قصص اور پند و نصائح کا بیان ہے۔

اس بات پر دلیل کہ انبیاے کرام اگر حضور کا زمانہ پاتے تو آپ ہی کی پیروی کرتے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (۱)

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا: میں تم کو جو کتاب اور حکمت دوں پھر تمھارے پاس وہ رسول تشریف لائیں جو تمھاری کتابوں کی تصدیق فرمائیں تو تم ضرور ان پر ایمان لانا اور ضرور ان کی مدد کرنا۔ فرمایا: کیا تم لوگوں نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا: تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں تمھارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

ایک دوسری حدیث میں موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ ایک دوسرے پیغمبر کا بھی ذکر آیا ہے۔

بیہقی اور عبدالرزاق نے حضرت زہری سے مرسلاً روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تمھارے درمیان میری موجودگی کے زمانے میں حضرت یوسف علیہ السلام تمھارے پاس تشریف لاتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرتے تو ضرور گمراہ ہو جاتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے توریت سیکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو سرکار علیہ السلام نے فرمایا: توریت نہ سیکھو، بلکہ قرآن سیکھو جو تمھاری طرف اتارا گیا اور اس پر ایمان رکھو۔ (بیہقی)

ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں خیبر گیا۔ وہاں میں نے ایک یہودی کو ایک ایسا کلام پڑھتے ہو

(۱) آل عمران، آیت: ۸۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ئے پایا جو مجھے بھا گیا، میں نے اس سے پوچھا: جو تم پڑھ رہے تھے وہ مجھے لکھوا سکتے ہو۔ اس نے جواب دیا: ہاں! میں ایک چمڑا لے کر اس کے پاس گیا تو وہ مجھے املا کرانے لگا۔ جب میں واپس لوٹا، تو حاضر خدمت ہو کر میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک یہودی سے ملا وہ ایک ایسا کلام پڑھ رہا تھا کہ آپ کے بعد میں نے ویسا کلام نہیں سنا۔ حضور ﷺ نے پوچھا: شاید تم نے اسے لکھ بھی لیا ہے، میں عرض کی: ہاں! سرکار نے حکم دیا میرے پاس لے کر آؤ، میں گیا اور اسے لے کر آیا تو سرکار نے فرمایا بیٹھ کر اس کو پڑھو۔ کچھ دیر میں نے اسے پڑھا پھر آپ کے رخسار مبارک کو دیکھا کہ اس کا رنگ بدل چکا ہے اب میں مارے خوف کے ایک حرف بھی آگے نہ بڑھ سکا، اس کے بعد میں نے سرکار علیہ السلام کو وہ پیش کر دیا پھر حضور ﷺ اس کے ایک ایک نقش کو اپنے لعاب سے مٹانے اور یہ ارشاد فرمانے لگے: ان لوگوں کی بات نہ مانو، یقیناً یہ لوگ حیران و سرگرداں ہیں۔ بالآخر آپ نے اس کا آخر حرف تک مٹا ڈالا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل کتاب سے کسی بھی چیز کے بارے میں مت پوچھو، کیوں کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ تمھیں سچی بات بتائیں اور تم انھیں جھٹلاؤ، یا وہ تمھیں جھوٹی بات بتائیں اور تم ان کی تصدیق کر بیٹھو۔ تمھارے اوپر قرآن کی پیروی لازم ہے۔ بے شک اس میں تمھارے اگلوں اور بعد والوں کی خبریں ہیں اور تمھارے باہمی معاملات کا واضح بیان موجود ہے۔ (ابن عساکر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا: اہل کتاب عبرانی زبان میں توریت پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے لیے عربی میں اس کی تفسیر کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ ان کو جھٹلاؤ، بلکہ کہو، ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس قرآن پر ایمان لائے جو ہماری جانب اتارا گیا۔

یہ حکم اس وقت ہے جب ہمارے دین کی علانیہ مخالفت نہ ہوتی ہو اور اگر ہمارے دین کی کھلم کھلا مخالفت ہوتی ہو تو ان کی تکذیب ہم پر واجب ہے۔ اور اگر ہمارے دین کی بظاہر موافقت ہوتی ہو تو اس صورت میں ہم ان کی تصدیق کریں گے۔

توریت و انجیل وغیرہ پڑھنے کا حکم بیان کر کے میں اس خاتمہ کو مکمل کرتا ہوں۔

شہاب خفاجی نے "شرح الشفاء" کے شروع میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وہ روایت نقل کی ہے جس میں توریت سے متعلق عطاء بن یسار کی جانب سے پوچھے گئے سوال کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب میں نبی کریم ﷺ کی کیفیت کا بیان ہے۔ اس کے بعد شہاب خفاجی نے بیان کیا: اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریشی اور عربی تھے، لہٰذا ان سے توریت وغیرہ کتب قدیمہ کے بارے میں پوچھنا مناسب نہ تھا اور فقہا نے بیان کیا ہے کہ ان کا پڑھنا جائز نہیں ہے۔ تو اس کا کیا جواب ہوگا؟

میں کہتا ہوں: اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ توریت پڑھتے تھے اور اسے لکھتے بھی تھے، اور برہان حلبی نے مقتفی میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ توریت زبانی یاد کرتے تھے، اور بزار نے بروایت ابن لہیعہ عن وہب بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خواب میں دیکھا۔ ان کے ایک ہاتھ میں شہد ہے اور دوسرے میں گھی۔ اور وہ دونوں کو چاٹ رہے ہیں، جب صبح ہوئی تو انھوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنا خواب بیان کیا۔ حضور ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم توریت اور قرآن دونوں کی تلاوت کرتے ہو۔ اور وہ واقعی دونوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

اور جہاں تک توریت کی قراءت سے ممانعت کی بات ہے، تو اگرچہ فقہا نے اس کو صراحتاً بیان کیا ہے لیکن یہ حکم اپنے اطلاق پر نہیں ہے؛ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں بہت سے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم توریت پڑھتے تھے، اور سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے انھیں منع بھی نہیں فرمایا، لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ حکم اس شخص کے ساتھ مقید ہے جو اس کے منسوخ اور تحریف شدہ احکام میں فرق و امتیاز نہ کر سکے۔ اور اس میں مشغول ہو کر اپنا وقت برباد کرے۔ لیکن جو شخص ایسا نہ ہو اس کے لیے توریت پڑھنا منع نہیں ہے بلکہ رجم وغیرہ جن احکام کے یہود منکر ہیں ان میں ان پر الزام کے لیے توریت کا پڑھنا مطلوب ہے۔

پھر خفاجی نے کہا: بعض شروح میں مصنف وغیرہ پر اعتراض کیا گیا ہے جو توریت اور دوسری تحریف شدہ آسمانی کتابوں سے زیادہ نقل کرتے ہیں۔ حالاں کہ فقہا نے ان کا پڑھنا اور ان میں غور و فکر کرنا حرام قرار دیا ہے۔ کیوں کہ ان میں تحریف و تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اور بعض فقہا نے مبالغہ سے کام لیتے ہوئے کہا: توریت کے اوراق سے استنجا کرنا جائز ہے، لیکن یہ نہایت ہی نامناسب حکم ہے جس کو زبان پر لانا بھی مناسب نہیں ہے۔

شرح تجانی میں ہے، اگر ان کتابوں میں کوئی ایسی بات موجود ہو جس میں تحریف نہ ہونے پر نظر جمتی ہو اور اس میں نظر کرنے سے کسی مقصد شرعی کا حاصل ہوتا ہو تو بعید نہیں کہ اس میں غور کرنا اور مشغول ہونا مباح ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

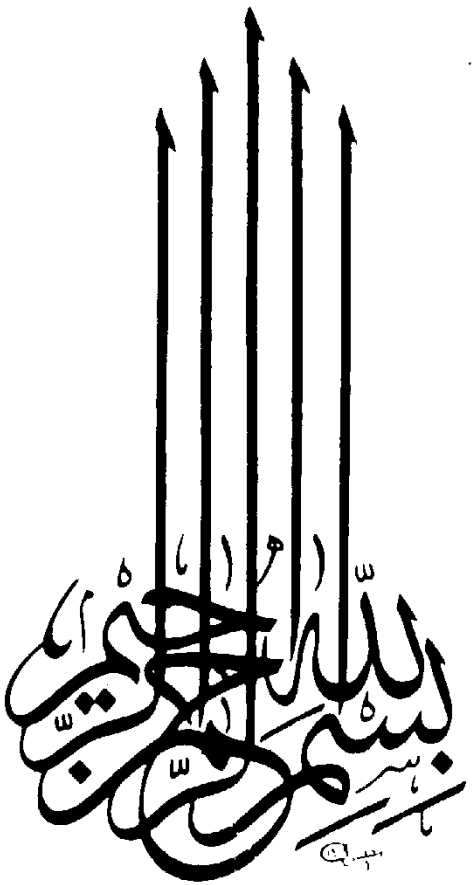

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هذا كتاب ارشاد الحيارى في تحذير المسلمين
من مدارس النصارى تأليف العالم الفاضل
الشيخ يوسف ابن اسماعيل النبهانى
رئيس محكمة الحقوق فى
بيروت حالا أطال
الله بقاه
آمين

قال فى نفح الطيب قال أبو محمد عبد الحق الاشبيلى رحمه الله تعالى

لايخدعنك عن دين الهدى نفر * لم يرزقوا فى التماس الحق تأييدا
عمى القلوب عرواعن كل فائدة * لانهم كفروا بالله تقليدا

(طبع برخصة نظارة المعارف في الاستانة العلية المؤرخة
١٠ محرم سنة ١٣١٩ و١٦ نيسان سنة ٣١٧ نمرة ٥٩)

(طبع بالمطبعة الحميدية المصريه سنة ١٣٢٢)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله على جميع نعمه ولا سيما نعمة الايمان والاسلام * والصلاة والسلام على سيدنا محمد سيد الرسل الكرام * وأفضل من هدى الله به الانام * وعلى آله وأصحابه الائمة الاعلام * أما بعد * فان من أعظم المصائب على الملة الاسلامية * والامة المحمدية * ماهو جار في هذه الايام * في كثير من بلاد الاسلام * من ادخال بعض جهلة المسلمين أولادهم في المدارس النصرانية * لتعلم بعض العلوم الدنيوية واللغات الافرنجية * وفي ضمن ذلك يتعلمون الديانة المسيحية * ويشاركون أولاد النصارى في عباداتهم الدينية * مما هو كفر صريح * لايرضى به الله تعالى ولا محمد صلى الله عليه وسلم ولا المسيح * مع انه تخفى عن تلك المدارس التي افتتحها النصارى والافرنج في البلاد الاسلامية لاغواء أولاد المسلمين وغيرهم المدارس الاسلامية * الكثيرة التي تزيد على المئات والالوف التي افتتحها في سائر انحاء ممالكه المحروسة خليفة العصر حضرة سيدنا السلطان الاعظم أمير المؤمنين السلطان الغازي عبد الحميد خان الثاني * أعز الله به الاسلام والمسلمين * وأدام له النصر العزيز والفتح المبين * فقد فتح بعون الله تعالى وحسن توفيقه وامداد روحانية نبيه الاعظم * صلى الله عليه وسلم * من المدارس في دار خلافته القسطنطينية * وسائر ممالك دولته العلية العثمانية * حرسها الله من كل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلية * مايغني المسلمين عن التطلع الى مدارس النصارى في علم من العلوم الدنيوية والاخروية * أولغة من اللغات الشرقية والغربية كل ذلك حرصا منه على سلامة دينهم ودنياهم فهو نصره الله * وحرسه وحماه * بحكم الاب الشفوق لجميع المسلمين * بل هو أحرص منهم على حسن تربية أولادهم بالصفة المشروعة التي تجمع بين سعادة الدنيا والدين * وسلامة عقائد المسلمين * والحمد لله رب العالمين * فلما رأيت ذلك كذلك * وعلمت يقينا ان كل من أدخل ولده من المسلمين الى تلك المدارس النصرانية فقد ألقى نفسه وولده في أعظم المهالك * وعرفت انه لايجوز لي بل ولا لغيري من أهل الملة الاسلامية * السكوت على هذه المنكرات التي هي على الملة والامة أعظم بلية * ألفت هذا الكتاب النافع لكل من يقبله ويقبل عليه * من اخواني المسلمين المحتاجين اليه * منذرا به كل من يبلغه منهم في سائر الاقطار * مبينا فيه طريق الجنة وطريق النار * حتى لايكون عذر من الاعذار * عند الله تعالى الواحد القهار * لمن يفعل هذا المنكر أو يسكت عليه مع القدرة على انكاره بوجه من وجوه الانكار وسميته (ارشاد الحيارى * في تحذير المسلمين من مدارس النصارى) ورتبته على مقدمة وأربعين فصلا وخاتمة وأسأل الله تعالى أن يجعله خالصا لوجهه الكريم * وان ينفع به النفع العميم * بجاه نبيه سيدنا محمد الرؤف الرحيم * عليه وعلى آله وأصحابه أفضل الصلاة والتسليم * (تنبيه) * قد رتبت فصول هذا الكتاب الاربعين بحسب ماألهمني الله تعالى وقت تأليفها وكتابتها وقد تكرر فيها قليل من المعاني وقت الكتابة فابقيتها بعد تمامها على وضعها وقت التأليف ولم أتصرف فيها بتأخير مقدم أو تقديم مؤخر ولا بحذف شيء مما تكرر لان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التكرار فيه نفع وليس فى التقديم والتأخير أدنى ضرر (واعلم) قبل الشروع في المقدمة ان بعض المنكرات لاتحتاج لاقامة دليل يثبت انها أمر منكر بل بالنظر الى شدة قبحها وظهور شناعتها * يكفي في انكارها مجرد حكاية حالها * مثلا اذا زنى رجل بامرأة نهارا فى الملأ العام في مجمع الناس فهذا لايلزمك اقامة دليل لتقبيح فعله بل بمجرد حكاية حالته هذه القبيحة كاف للانكار والتشنيع عليه ومن ذلك بل أعظم والله من ذلك ماارتكبه هؤلاء الفساق المراق من جهلة المسلمين من ادخال أولادهم في مدارس النصارى ولا سيما على الشروط الآتية فاذا قلت فلان المسلم أدخل ولده الى مدرسة نصرانية بشرط ان يتعلم دين النصارى ويدخل الى الكنيسة مع أولاد النصارى ويعبد معهم عبادة النصارى فهذا الفعل بالنظر لكونه بالغ منتهى القباحة والشناعة كما ان فاعله بالغ منتهى الضلال والرقاعة * لايحتاج لاقامة دليل على اثبات قباحته وكونه من أنكر المنكرات * وأشنع الشناعات * بل بمجرد حكايته * كاف لاظهار شناعته * وذم من ارتكبه من الجهال * وأهل الفسوق والضلال ويا ليت شعري اذا كان هذا الجاهل الفاسق أو المنافق المارق * لايخشى الله ولا يستحي من الله ولا يخاف من العقاب والحساب لم لايستحي من جماعته وأهل ملته الذين يعيش هو وولده معهم فى عار وشنار * بعد ارتكابه هذه الافعال التى لايرتكبها الا الاشرار * بل والله انه يسقط أيضا من عين الكفار * لأنهم يقولون ان هذا الرجل ليس له دين فلا ينظرونه لنظر أمين * لعلمهم انه لايريد تنصير ولده حقيقة بادخاله مدرستهم على شروطهم وانما يعلمون ان تهاونه فى دينه أداه الى قبول ذلك * غير مبال بما يلحقه و يلحق ابنه فى دينهما من المهالك * ومثل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هذا أعظم عذر له قول رسول الله صلى الله عليه وسلم (إذا لم تستحي فاصنع ما شئت) وهو قد نزع ربقة الحياء * وصار عنده الكفر والايمان والمدح والذم سواء * وهذا أوان الشروع في مقدمة الكتاب * والحمد لله الهادي الى الصواب

(المقدمة تشتمل على مبحثين المبحث الاول في بعض ماورد في النصيحة من الآيات القرآنية والاحاديث النبوية وقد اختصرته كالمبحث الثاني من شرح مسلم ورياض الصالحين الامام النووي وشرحه لابن علان سوى عبارة الشيخ الاكبر فقد نقلتها من كتابه)

قال الله تعالى اخبارا عن نوح صلى الله على نبينا وعليه وسلم عما قاله لقومه (وأنصح لكم) قال السامي في الحقائق قال بعضهم أنصح لكم أي أدلكم على طريق رشدكم وقال شاه الكرماني علامة النصيحة ثلاثة اغتمام القلب بمصائب المسلمين وبذل النصح لهم وارشادهم الى مصالحهم وان جهلوا وكرهوه * وقال تعالى مخبرا عن قول هود صلى الله على نبينا وعليه وسلم لقومه (أنا لكم ناصح) أي فيما آمركم به من عبادة الله تعالى وترك ماسواه (أمين) على تبليغ رسالته وأداء النصح * وأما الاحاديث فكثيرة روى مسلم عن أبي رقية تميم بن أوس الداري رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال (الدين النصيحة) أي هي عماد الدين وقوامه كقوله (الحج عرفة) أراد صلى الله عليه وسلم المبالغة في مدح النصيحة حتى جعلها كل الدين وان كان الدين مشتملا على خصال كثيرة غيرها (قلنا لمن قال لله) قال الخطابي النصيحة لله تنصرف الى الايمان به ونفي الشريك عنه وترك الالحاد في صفاته وأسمائه ووصفه بصفات الجلال والكمال وتنزيهه عن جميع أنواع النقائص والقيام بطاعته واجتناب معصيته والحب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فيه والبغض فيه وموالاة من أطاعه ومعاداة من عصاه وجهاد من كفر به والاعتراف بنعمه وشكره عليها والاخلاص فى جميع الامور والدعاء الى جميع الاوصاف المذكورة والحث عليها والتلطف بالناس وتعليم ذلك لمن أمكنه منهم علمها قال وحقيقة هذه الاوصاف راجعة الى العبد في نصحه نفسه فانه تعالى غنى عن نصح الناصحين وعن العالمين (وَلِكِتَابِهِ) قال العلماء النصيحة له الايمان بانه كلام الله وتنزيله لا يشبهه شئ من كلام الخلق ولا يقدر على مثله أحد منهم وتلاوته حق تلاوته وتحسينها والخشوع عندها واقامة حروفه فى التلاوة والذب عنه تأويل المحرفين والتصديق بما فيه والوقوف مع أحكامه وتفهم علومه وامثاله والاعتبار بمواعظه والتفكر في عجائبه والعمل بمحكمه والتسليم لمتشابهه والبحث عن عمومه وخصوصه وناسخه ومنسوخه وسائر وجوهه ونشر علومه والدعاء اليه والى ماذكرنا من نصيحته (وَلِرَسُولِهِ) ونصيحته صلى الله عليه وسلم تصديقه على الرسالة والايمان بجميع ماجاء به وطاعته في أوامره ونواهيه ونصرته حيا وميتا ومعاداة من عاداه وموالاة من والاه واعظام حقه وتوقيره واحياء طريقته وسنته وبث دعوته ونشر أحاديثه واستفادة علومها والتفقه فى معانيها والدعاء اليها والتلطف فى تعليمها واعظامها واجلالها والتأدب عند قراءتها والامساك عن الكلام فيها بغير علم واجلال أهلها لانتسابهم اليها والتخلق باخلاقه صلى الله عليه وسلم والتأدب بآدابه ومحبة آله وأصحابه وبغض أرباب البدع في السنة والمتعرضين لاحد من الصحابة رضى الله عنهم (وَلِأَئِمَّةِ ٱلْمُسْلِمِينَ) ونصيحتهم بمعاونتهم على الحق وطاعتهم فيه وأمرهم به وتنبيههم وتذكيرهم برفق ولطف واعلامهم بما غفلوا عنه ولم يبلغهم من حقوق المسلمين وترك الخروج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عليهم وتألف قلوب المسلمين لطاعتهم وان لا يغرهم بالثناء الكاذب عليهم ويدعو لهم بالصلاح هذا كله بناء على ان المراد بهم الخلفاء وغيرهم ممن يقوم بأمر المسلمين وهذا هو المشهور وحكاه الخطابي ثم قال وقد يُتأوَّلُ ذلك على الائمة الذين هم علماء الدين ونصيحتهم قبول ما رووه وتقليدهم في الاحكام واحسان الظن بهم (وَعَامَّتِهِمْ) وهم عموم المسلمين ونصحهم بارشادهم لمصالحهم في دنياهم وأخراهم واعانتهم عليها بالقول والفعل وستر عوراتهم وسد خلاتهم ودفع المضار عنهم وجلب المنافع اليهم وأمرهم بالمعروف ونهيهم عن المنكر برفق وان يحب لهم كما يحب لنفسه ويكره لهم مايكره لنفسه ويذب عن أنفسهم وأموالهم وأعراضهم بالقول والفعل وحثهم على التخلق بجميع ماذكرناه من أنواع النصيحة وقد كان في السلف من تبلغ به النصيحة الى الاضرار بدنياه ولم يبال بذلك قال ابن بطال وهذا الحديث يدل على ان النصيحة تسمى دينا واسلاما وان الدين يقع على القول والنصيحة فرض كفاية يجزئ فيه من قام به ويسقط عن الباقين وهي لازمة على قدر الطاقة والحاجة اذا علم الناصح انه يُقْبَلُ نصحه ويطاع أمره وأمن على نفسه المكروه فاذا خشي أذى فهو في سعة * وفي الحديث الصحيح المتفق عليه عن جرير بن عبد الله رضي الله عنه قال (بَايَعْتُ) أي عاهدت النبي صلى الله عليه وسلم (عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ) * وفي الحديث الصحيح المتفق عليه عن أنس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال (لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ) قال ابن الصلاح وهذا قد يعد من الصعب الممتنع وليس كذلك اذ معناه لا يكمل ايمان أحدكم حتى يُحِبَّ لأخيه في الاسلام مايُحِبُّ لنفسه * وفي الحديث الصحيح (لَا يُؤْمِنُونَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَالْجَسَدِ الْوَاحِدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ وَاحِدٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَّى) وقال سيدى الشيخ الاكبر محيي الدين بن العربي رضي الله عنه في أول كتابه الامر المحكم المربوط بما يلزم الشيخ والمريد من الشروط مانصه لما قال الله تعالى لنبيه صلى الله عليه وسلم (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) دعا محمد صلى الله عليه وسلم قرابته ووقف على الصفا وأخذ ينذرهم ويقول ماأمر به ان يقول على ماذكره مسلم في صحيحه وخرج مسلم أيضا في الصحيح عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال الدين النصيحة قالوا لمن يارسول الله قال لله ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم والاقربون أولى بالمعروف في حكم الشرع والاقربون على نوعين قرابة طينية وهي قرابة النسب وقرابة دينية والمعتبر في الشرع القرابة الدينية فان النبي صلى الله عليه وسلم يقول لايتوارث أهل ملتين فلولا الدين ماورثت قرابة الطين شيأ ولقد أشار شيخنا أبو العباس اشارة بديعة وذلك اني دخلت عليه يوما فقلت الاقربون أولى بالمعروف فقال الى الله تعالى وقال الله سبحانه وتعالى (إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ) فاذا ثبت الايمان كانت الاخوة واذا كانت الاخوة كانت الشفقة والرحمة ولا معنى لشفقة والرحمة الا ان تنقذ أخاك من النار الى الجنة وتنقله من الجهل الى العلم ومن الذم الى الحمد ومن النقص الى الكمال فانه لايكمل ايمان العبد حتى يحب لاخيه مايحب لنفسه على ماذكره مسلم في مسنده والمؤمنون يد واحدة على من سواهم والمؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا فاعلم ان المؤمنين بهذا الحكم يجب نصحهم وانباههم من الغفلة وايقاظهم من نوم الجهالة وانقاذهم من شفا الحفرة النارية التي هم عليها انتهى كلام سيدى محيي الدين رضي الله عنه ونفعنا ببركاته قال جامعه الفقير يوسف النبهاني عفا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الله عنه فقد ظهر ان النصيحة مطلوبة شرعا طلبا مؤكدا غاية التأكيد لجعلها نفس الدين بقوله صلى الله عليه وسلم الدينُ النَّصِيحَةُ ومع ذلك فهى على مراتب كثيرة أعلاها مايتعلق فى أمور الدين ولا سيما مايتعلق فى أساسه بحيث يخشى على من تلزمك نصيحته مفارقته للاسلام والعياذ بالله تعالى لتعاطيه أسبابا قد يجهلها فحينئذ تجب نصيحته وتنبيهه على تلك الاسباب ويتأكد ذلك على كل من عرفها غاية التأكيد الذى مافوقه تأكيد ومن ذلك ماهو واقع فى هذه الايام فى بعض البلاد من ادخال بعض جهال المسلمين أولادهم الى مدارس النصارى فيمكثون فيها سنوات عديدة * ويخرجون وقد انحلت منهم فى الغالب العقيدة * ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم * ونسألك اللهم بجاه نبيك سيدنا محمد الرؤف الرحيم * عليه أفضل الصلاة والتسليم * أن تديم علينا وعلى جميع المسلمين * نعمة دينك المبين * والهداية الى صراطك المستقيم * صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين آمين

(المبحث الثانى فى الامر بالمعروف والنهى عن المنكر) قال الله تعالى ﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ﴾ وهو كل مايرغب فيه من الافعال الحسنة وقيل كناية عن الاسلام ﴿وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ وقال تعالى ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ فمن تحقق فيه هذا الوصف فهو من أفضل الامة * وقال تعالى ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ وقال تعالى ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾ قال السلمى فى الحقائق أى أنصار يتعاونون على العبادة ويتبادرون اليها وكل واحد منهم يشد ظهر صاحبه ويعينه على سبيل نجاته ألا ترى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان النبي صلى الله عليه وسلم يقول (اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا) * وقال صلى الله عليه وسلم اَلْمُؤْمِنُونَ كَالْجَسَدِ الْوَاحِدِ * وقال أبو بكر الوراق المؤمن يوالي المؤمن طبعا وسجية (يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ) ضد وصف المنافقين وقال تعالى (لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ تَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ) وقال تعالى (وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ) أي الحق ما يكون من جهة الله تعالى لا ما يقتضيه الهوى (فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ) أي لا أبالي بإيمان من آمن وكفر من كفر وفي الحقائق للسلمي قال ابن عطاء الله أظهر الحق للخلق سبيل الحق وطريق الحقيقة فمن سلك فيه بالتوفيق ومن عرض عنه بالخذلان فمن شاء الحق له الهداية هداه الى طريق الايمان ومن شاء له الضلالة سلك به مسلك الكفر والضلال البعيد وقال تعالى فَاصْدَعْ أي اجهر بِمَا تُؤْمَرُ وقال تعالى (فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ أي شديد بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ) والآيات في ذلك كثيرة وأما الاحاديث فقد روى مسلم عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مَنْ رَأَى مِنْكُمْ أي معشر المكلفين القادرين من المسلمين فهو خطاب لجميع الامة حاضرها وغائبها مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ فهو فرض عين لا يسقط عن أحد بحال والرضى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالمنكر من أقبح المنكرات وروى البخارى عن النعمان بن بشير رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم قال مَثَلُ الْقَائِمِ فِي حُدُودِ اللهِ أى المنكر لها وَالْقَائِمِ فِي دَفْعِهَا وَإِزَالَتِهَا والمراد بالحدود ما نهى الله عنه وَاقِعِ فيها أى مرتكبها كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ أى اقترعوا على أمكنة الجلوس فيها فَصَارَ بَعْضُهُمْ أَعْلاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ تَرَكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا وهكذا اقامة الحدود تحصل بها النجاة لمن أقامها وأقيمت عليه والا هلك العاصى بالمعصية والساكت بالرضى بها ففى الحديث استحقاق العقوبة على العموم بترك الامر بالمعروف والنهى عن المنكر وروى الترمذى وقال حديث حسن عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم قال وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ أى بجور الولاة أو تسلط العدى أو غيره من البلاء ثم تَدْعُونَ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ وفيه ان المنكر اذا لم ينكر عم شؤمه وبلاؤه فاعله وغيره كما صح فى الحديث الذى رواه البخارى ومسلم عن أم المؤمنين زينب بنت جحش رضى الله عنها انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم من جملة حديث أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ وفسره الجمهور بالفسوق والفجور ومعناه ان الخبث اذا كثر فقد يحصل الهلاك العام وان كثر الصالحون ففيه بيان شؤم المعصية والتحريض على انكارها قال جامعه عفا الله عنه واذا كان الهلاك العام يترتب على شؤم المعصية

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعدم انكارها فما بالك بشؤم الكفر وعدم انكاره كادخال أولاد المسلمين الى مدارس النصارى بالشروط المعلومة المشؤمة التي يترتب عليها كفرهم وكفر آبائهم وأوليائهم الراضين بذلك واعلم انه ليس المراد بالهلاك نزول بلاء على مرتكب الذنب والراضي به يموتون به أو يصابون بأنواع المصائب الدنيوية فقط بل يعم ذلك المصائب الدينية بل هي أعظم في الهلاك ولا سيما اذا بلغت الى درجة الكفر والاشراك والعياذ بالله تعالى والى هنا انتهت المقدمة فلنشرع في الفصول

(الفصل الاول)

في بيان الطريق لتأديب أولاد المسلمين في أول نشوهم قد جمعت هذا الفصل من كتاب رياضة النفس وتهذيب الخُلُق من احياء علوم الدين للامام الغزالي وقد ذكر في تهذيب الصبي نفائس أخرى فليراجعها من شاءها وانما اقتصرت منها على ما يلزم هنا قال رحمه الله تعالى اعلم ان الطريق في رياضة الصبيان من أهم الامور وأوكدها والصبي أمانة عند والديه وقلبه الطاهر جوهرة نفيسة ساذَجَةٌ خالية عن كل نقش وصورة وهو قابل لكل نقش ومائل الى كل ما يُمال به اليه فان عُوِّد الخيرَ وعُلِّمه نشأ عليه وسعد في الدنيا والآخرة وشاركه في ثوابه أبواه وكل معلم له ومؤدب وان عوّد الشرّ وأُهمِلَ اهمال البهائم شَقِيَ وهَلَكَ وكان الوزر في رقبة القيم عليه والوالي له وقد قال الله عز وجل يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ومهما كان الاب يصونه عن نار الدنيا فبأن يصونه عن نار الآخرة أولى وصيانته بأن يؤدبه ويهذبه ويعلمه محاسن الاخلاق ويحفظه من القرآن ولا يعوده التنعم ولا يحبب اليه الزينة وأسباب الرفاهية فيضيع عمره في طلبها اذا كبر فيهلك هلاك الابد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بل ينبغي أن يراقبه من أول أمره فلا يستعمل في حضانته وارضاعه الا امرأة صالحة متدينة تأكل الحلال فان اللبن الحاصل من الحرام لا بركة فيه فاذا وقع عليه نشو الصبي انعجنت طينته من الخبث فيميل طبعه الى ما يناسب الخبائث ومهما رأى فيه مخايل التمييز فينبغي أن يحسن مراقبته وأول ذلك ظهور أوائل الحياء فانه اذا كان يحتشم و يستحي و يترك بعض الافعال فليس ذلك الا لاشراق نور العقل عليه حتى يرى بعض الاشياء قبيحا ومخالفا للبعض فصار يستحي من شيء دون شيء وهذه هدية من الله تعالى اليه وبشارة تدل على اعتدال الاخلاق وصفاء القلب وهو مبشر بكمال العقل عند البلوغ فالصبي المستحي لا ينبغي أن يُهمَل بل يستعان على تأديبه بحيائه وتمييزه * ثم يشغل في المكتب فيتعلم القرآن وأحاديث الاخيار وحكايات الابرار وأحوالهم لينغرس في نفسه حب الصالحين ويحفظ أي يمنع من الاشعار التي فيها ذكر العشق وأهله ومن مخالطة الادباء الذين يزعمون أن ذلك من الظرف ورقة الطبع فان ذلك يغرس في قلوب الصبيان بذر الفساد * ويمنع من لغو الكلام وفحشه ومن اللعن والسب ومن مخالطة من يجري على لسانه شيء من ذلك فان ذلك يسري لا محالة من قرناء السوء وأصل تأديب الصبيان الحفظ من قرناء السوء * ومهما بلغ سن التمييز فينبغي أن لا يسامح في ترك الطهارة والصلاة ويؤمر بالصوم في بعض أيام رمضان ويجنب لبس الحرير والديباج والذهب ويعلَّم كلَّ ما يحتاج اليه من حدود الشرع ويخوف من السرقة وأكل الحرام ومن الخيانة والكذب والفحش وكل ما يغلب على الصبيان فاذا وقع لشيء كذلك في الصبا فمهما قارب البلوغ أمكن أن يعرَّف أسرار هذه الامور فيذكر له أن الاطعمة أدوية وانما المقصود منها أن يقوى الانسان بها على طاعة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الله عز وجل وأن الدنيا كلها لا أصل لها اذ لا بقاء لها وان الموت يقطع نعيمها وانها دار ممر لا دار مقر والآخرة دار مقر لا دار ممر وأن الموت منتظر في كل ساعة وان الكيس العاقل من تزود من الدنيا للآخرة حتى تعظم درجته عند الله تعالى و يتسع نعيمه في الجنان فاذا كان النشو صالحا كان هذا الكلام عند البلوغ واقعا مؤثرا ناجعا يثبت في قلبه كما يثبت النقش في الحجر وان وقع النشو بخلاف ذلك حتى ألف الصبي اللعب والفحش والوقاحة وغمره الطعام واللباس والتزين والتفاخر بنا قلبه عن قبول الحق نبوة الحائط عن التراب اليابس فأوائل الامور هي التي ينبغي أن تراعى فان الصبي بجوهره خلق قابلا للخير والشر جميعا وانما أبواه يميلان به الى احد الجانبين قال صلى الله عليه وسلم كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنَّمَا أَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ انتهى كلام الامام الغزالي باختصار فانظر رحمك الله أيها المسلم العاقل المشفق على نفسه وولده كيف منع هذا الامام الكبير من تعليم أولاد المسلمين في حين تأديبهم في صغرهم الاشعار التي فيها ذكر العشق وأهله ومخالطة أهلها خوفا على قلوبهم من بذر الفساد فكيف تراه يقول فيمن يدخل ولده مدارس النصارى فيتعلمون دينهم ويدخلون كنائسهم ويتعبدون فيها بعبادتهم مع أولادهم ويخالطونهم ويتعلمون منهم ويعيشون معهم ليلا ونهارا عدة سنين ما كان يخطر في بال أحد أنه يأتي على المسلمين زمان يقع فيه من بعضهم مثل هذا الامر الشنيع والفعل الفظيع واذ قد وقع ذلك الآن في كثير من البلدان وجب علينا الانكار وتمييز سبيل الجنة من سبل النار

(الفصل الثاني)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلم انى أقمت فى مدينة بيروت مدة طويلة تزيد الى الآن على خمس عشرة سنة فاطلعت فيها على شيء من احوال هذه المدارس النصرانية التى لا يجوز لكل مسلم أن يدخل اليها ولده أو من له حكم عليه بوجه من الوجوه وبيروت هذه هى أعظم مدن سواحل البحر الشامى وقد صارت فى الازمنة الاخيرة مجتمع الواردين من الاقطار البعيدة والقريبة من المسلمين وغيرهم ولذلك كان للافرنج فيها عناية مخصوصة ففتحوا فيها المدارس العظيمة وأنفقوا عليها النفقات الكثيرة وعمموا فيها التعليم وقبول التلاميذ من سائر الملل ولكنهم جعلوا من أهم شروطها تعليم دين النصارى وفعل العبادة النصرانية فى كنيسة المدرسة لكل التلاميذ ولم يفرقوا فى ذلك بين أولاد النصارى واولاد المسلمين فأولاد المسلمين ما داموا فى تلك المدارس هم نصارى كاولاد النصارى من غير فرق وها أنا اسوق لك العبارة التى كنت قبل سنوات كتبتها على ظهر كتابى أفضل الصلوات على سيد السادات صلى الله عليه وسلم ثم أتكلم بعدها بما يفتح الله به وهى (بلاء عظيم يجب التيقظ له) ان مدارس الافرنج التى يفتحونها فى البلاد الاسلامية يجعلون من أهم الشروط لدخولها لتعليم التلميذ ولو كان مسلما دين النصرانية ودخوله فى جملة التلاميذ النصارى الى الكنيسة فى كل يوم الى العبادة وفعله معهم الافعال الدينية ومن لا يقبل هذا الشرط لا يقبلونه ويوجد فى بيروت جملة من هذه المدارس وفيها بعض أبناء المسلمين منها المدرسة اليسوعية ومدرسة المطران المارونية وهم لا يُلامون على ذلك لانهم يفعلون فى مدارسهم ما يوافقهم ويبيّنون شروطهم ولا يجبرون أحدا على الدخول وانما اللوم العظيم على المسلم الذى يرضى بدخول ولده الى هذه المدارس ينام ويقوم ويدخل الكنيسة على الشرط المعلوم والذى أقوله ان المسلم الحقيقى لا يدخل ولده

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هذا المدخل الخطير الا لجهله بشرطهم المذكور أو لجهله بالحكم الشرعي في ذلك أما شرطهم فها هو نملته ليعلمه كل احد وأما الحكم الشرعي في ذلك فهو شائع في كتب الشريعة الغراء ولا يخفى على أحد من العلماء وها أنا أقتصر على نقل عبارة الامام القاضي عياض في كتابه الشفاء الشريف ليعلم حكم ذلك كل أحد ولا يبقى عذر بعده لمسلم قال رحمه الله تعالى في أواخر كتابه المذكور بعد أن ذكر أشياء كثيرة من المكفرات وكذلك نكفر بكل فعل أجمع المسلمون انه لا يصدر الا من كافر وان كان صاحبه مصرحا بالاسلام مع فعله ذلك الفعل كالسجود للصنم أو للشمس والقمر والصليب والنار والسعي الى الكنائس والبيع مع أهلها والتزيي بزيهم من شد الزنانير وقص الرؤس فقد أجمع المسلمون أن هذا لا يوجد الا من كافر وأن هذه الافعال علامة على الكفر وان صرح فاعلها بالاسلام انتهت عبارته بحروفها وبعد نشر عبارة هذا الامام ومعرفة الحكم الشرعي في دين الاسلام واعلان شرط الدخول في هذه المدارس لم يبق عذر لمن يدعي الجهل في ذلك من المسلمين فاذا أبقى أحد منهم بعد هذا ولده في تلك المدارس وأمثالها فما هو الا من فقد اليقين وعدم المبالاة بأمر الدين نعوذ بالله من غضب الله انها لا تعمى الأبصار ولكن تعمى القلوب التي في الصدور وحينئذ يجب على الحكومة اخراج أولئك المساكين رغما عن أوليائهم * الذين هم أصل بلائهم * ووضعهم في مدارسها الكافلة بتعليمهم وتهذيبهم * وتدريبهم وتأديبهم مع السلامة من كل محذور خدمة للدولة والدين * وحاميها سيدنا أمير المؤمنين نصره الله تعالى

(الفصل الثالث)

وانظر أيها المسلم العاقل رحمك الله * وأرشدك الى مافيه رضاه * الى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتهاد الدول الافرنجية فى فتح المدارس فى بلاد الاسلام * وانفاقهم عليها النفقات الكثيرة على ممر الشهور والاعوام * واعتنائهم بشؤونها الاعتناء التام * أتراهم يا أخى يفعلون كل ذلك شفقة منهم على ابنك المسلم الذي ليس هو من ملتهم ولا من دولتهم وحرصا على نجاحه كلا والله لم يفعلوا ذلك الا لمقاصد مهمة * وفوائد لهم كثيرة جمة * تقابل نفقاتهم واتعابهم أضعافا مضاعفة وهي كلها عليك وعلى ابنك وعلى دينك وأهل ملتك دواهى عظمى * ومصائب كبرى * يعلم ذلك جميع العقلاء * ولا يخفى الا على الجهلة الاغبياء * فمن فوائدهم أنهم يخرجون هؤلاء الصبيان الذين يتعلمون فى مدارسهم من دين الاسلام اخراجا حقيقيا بقلوبهم وان بقوا فى الظاهر مسلمين ويستجلبون محبتهم لهم محبة ممتزجة بلحومهم ودمهم ينشؤن عليها و يعيشون عليها وذلك بتعلمهم لغاتهم وعوائدهم وكتبهم وأحوال مشاهيرهم وتراجمهم يرويها لهم المعلمون باجمل الروايات وفي ضمن ذلك يذمون لهم عقائد الاسلام ومشاهير المسلمين وأئمة الدين حتى ربما يتجاوزون الى سيد المرسلين * وحبيب رب العالمين صلى الله عليه وعلى آله وصحبه أجمعين وتتكرر هذه الامور على سمع الصبي المسلم فى عدة سنين فلا يخرج من المدرسة الا وقد تجرد بالكلية * من دينه وحميته الاسلاميه * وصارت تلك الدولة الممدة للمدرسة التى تعلم فيها أحب اليه من دولته وجنسيتها أحب اليه من جنسيته * معتقدا فيها وفي رجالها الكمال وهو لم يتعلم شيئا من دين الاسلام * وسيرة نبيه سيدنا محمد عليه الصلاة والسلام * ومناقب أصحابه الهداة المهديين وفضائل أئمة دينه المبين * وأحوال خلفائه الراشدين * ومن بعدهم من السلاطين * والامراء العادلين * بل روى له عنهم شياطين أولئك المعلمين

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عكس أوصافهم الجميلة * ومناقبهم الجليلة فاعتقد فيهم خلاف الكمال الذى اعتقده على خلاف الحقيقة فى أعداء دينه ودولته وهؤلاء التلاميذ يكبرون و يعيشون فى الظاهر من جملة المسلمين * وفى الحقيقة هم أعداء الدولة والدين * وقد اشربت قلوبهم الزندقة والضلال المبين * وترى الواحد منهم لا يجد خلوة مع من يشاكله فى ضلاله * وسوء حاله * الا ويتذاكر معه فى الاعتراضات على دين الاسلام * ودولة الاسلام * وعوائد المسلمين ويمدحون تلك الدولة صاحبة المدرسة التى كملوا فيها دروس الضلال * وتجردوا من الدين والكمال * ولا يزال يخرج من هؤلاء الزنادقة فى كل سنة من هذه المدارس النصرانية عدد كثير فيجتمع منهم فى عدة سنين الجم الغفير جلهم أو كلهم على هذا الحال * وقد جعلوا الحق وراءهم ظهريا وما بعد الحق الا الضلال * ومما يؤيد ماقلته من مقاصد الافرنج فى فتح هذه المدارس ما ذكره الفاضل محمد أفندى طلعت المصرى فى أواخر كتابه تربية المرأة نقلا عن مجلة سماها صاحبها مجلة العالمين لاحد مشاهير كتاب الافرنج بين فيها ما يبذله قومه من المساعى والاموال فى سبيل تعميم النصارى فى الشرق وغرس محبة دولته فى أفئدتهم ليكونوا لها مصانع واحزابا ثم قال ومع ذلك فهذه المساعى لم تنتج تمام الغاية المقصودة منها لتباين الطوائف النصرانية فمن الضرورى اذا جمع شتات هذه الفرق حتى لا يعاكس بعضها بعضا ومتى صاروا فرقة واحدة تمكنوا من مقاومة المسلمين والاعتلاء عليهم وفى كلامه على المدارس النصرانية التى اتخذوها سبيلا الى غايتهم المنكرة شطريه القلم فأظهر ما تكنه صدور القوم من العداوة والبغضاء لدين الله تعالى قائلا ان من الواجب على الامم النصرانية أن تعاكس الاسلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

في كل طريق وتحارب أهله بكل سلاح ثم رأى أن مقاومة الاسلام بالقوة لا تزيده الا انتشارا وأن الواسطة الفعالة لهدم أركان الاسلام ونقويض بنيانه على ما قال هي تربية بنيه في المدارس النصرانية والقاء بذور الشك في نفوسهم من عهد النشأة فتفسد عقائدهم الاسلامية من حيث لا يشعرون وان لم يتنصر منهم احد فانهم يصيرون لا مسلمين ولا نصارى مذبذبين بين ذلك قال وأمثال هؤلاء يكونون بلا ارتياب أضر على الاسلام وبلاده مما اذا اعتنقوا الديانة النصرانية وتظاهروا بها ولما انتقل الى ذكر تربية بنات المسلمين نفض كل ما في جرابه فقال ان تربية أولاد المسلمين في المدارس التنصرانية وان كان لها من التأثير ما يشاء فان تربية البنات في مدارس الراهبات أدعى لحصولنا على حقيقة القصد ووصولنا الى نفس الغاية التي وراءها نسعى بل أقول ان تربية البنات بهذه الكيفية هي التربية الوحيدة للقضاء على الاسلام من بد أهله ثم ذكر ما يترتب على دخول بمدارسهم من تغيير أخلاق المرأة المسلمة حتى تتغلب على زوجها ثم قال ومتى تغلبت المرأة هكذا تغير نظام العائلة بالمرة وأصبح الرجل في قبضة تصرفها فتؤثر في عقيدته وتبعده عن الاسلام وتربي أولادها على غير دين أبيهم وفي اليوم الذي تتغذى الام فيه أولادها بلبان هذه التربية تكون قد تغلبت على الاسلام نفسه فتلك هي أقرب الطرق وانجح الوسائل لمحاربة الاسلام بأهله دون جلبة ولا ضوضاء وهي لا شك أدعى لنوال المآرب وبلوغ المرام فليس لنا الا اتباعها أما السعي جهارا في محاجة المسلم فانه يوقظ عوامل التعصب الكامنة في نفسه الساكنة بين جوانحه فلا يمكن تذليله وهذا ليس من الحزم في شيء انتهى كلام الكاتب المذكور قال بعده محمد أفندي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلعت هذه نفثات مصدور أكتفى بالاشارة اليها دون تعليق عليها وأرجو ان تكون عبرة للآباء وذكرى للامهات والابناء اه فليعتبر العاقلون وانا لله وانا اليه راجعون

(الفصل الرابع)

ان المدارس المذكورة على مافيها من هذه الاحوال والاهوال التي يأباها كل من فى قلبه مقدار ذرة من الايمان من أهل الاسلام صارت مَحَطَّ انظار الفساق والمراق من جهلة المسلمين فى الجهات القريبة والبعيدة يرسلون اليها أولادهم بقصد تعليمهم اللغات الافرنجية ولايبالون بما يُضَيِّعُونَهُ من دين الاولاد وما يلحق عقائدهم الصحيحة من الفساد ولا شك ان الحامل لهم على ذلك مع شدة رغبتهم فى الدنيا وأسباب الوصول اليها هو جهلهم بما يطرأ على أولادهم فى تلك المدارس من المفاسد وخلل العقائد * هذا اذا لم يكن ذلك الاب هو نفسه مختل العقيدة مستهزا بالدين * لايجمعه الا مجرد الاسمية وظاهر الجنسية مع المسلمين * وهذا لم يختر لولده المسكين الا مااختاره لنفسه من الضلال المبين * الذى هلك فيه منذ حين * أما الجاهل فيمكن تعليمه وارشاده فمتى عرف الحق واهتدى الى الصواب يرجى رجوعه الى ذلك وانقاذ نفسه وولده من هذه المهالك * ومن ذلك انى كنت لصحت مسلما من أهل بيروت وضع ثلاثة أولاده فى احدى هذه المدارس فطلبت منه اخراجهم ووضعهم فى مدارس المسلمين * الاميرية أو الاهلية فكلها متكفلة بتعليمهم مايحتاجون اليه من أمور الدنيا والدين مع السلامة من تلك المفاسد المحقق وقوعها في عقائدهم فى غير مدارس المسلمين * فقال لي انه أمين على ان أولاده لايصيرون نصارى بدخولهم في مدارسهم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لان دينهم ظاهر البطلان ولذلك نرى معظم أهله الذين نشؤا عليه وورثوه عن آبائهم وأجدادهم لا يعتقدون صحته لما فيه من المناقضات والمخالفات التي يأباها كل ذي ذوق سليم * وعقل مستقيم * فقلت له صدقت ولكن الاولاد * اذا دخل على عقائدهم الفساد * فقد صاروا كفارا سواء دخلوا في دين النصارى أو لم يدخلوا ولم أزل أراجعه في ذلك حتى فهم الحقيقة وعرف الحق فاخرجهم وأدخلهم في مدارس المسلمين * والحمد لله رب العالمين

(الفصل الخامس)

يدخل الولد من أولاد المسلمين الي هذه المدارس النصرانية وهو سليم العقيدة جازم بوحدة الله تعالى ورسالة رسوله محمد صلى الله عليه وسلم مؤمن بأن الدين عند الله الاسلام وان الاديان كلها سواه باطلة لا يقبل الله تعالى شيأ منها ليس في عقيدته هذه أدنى ريب لانه فتح عينيه على ذلك * ورأى أن والديه وأقاربه وأهل ملته كذلك * وتعلم من معلمه القرآن ومبادى العقائد الاسلامية فلو دام على ذلك وعاش عليه لبقي من أهل الاسلام * وانتهى به الامر الى دخول الجنة بسلام * ولكنه قبل ان تثبت في قلبه العقائد الاسلامية الثبوت الذى لا يتزلزل يدخل المدرسة من هذه المدارس النصرانية فتقصر ظاهرا بقبوله الدخول مع أولاد النصاري الى الكنيسة وعبادته مثلهم ويتعلم أحكام دينهم فيريه معلموه على ذلك والمرء على ماربي والتعليم في الصغر كالنقش في الحجر وهو صغير لم ترسخ بعد في قلبه عقائد الاسلام تمام الرسوخ ولم يعرف من أحكام دينه دين الاسلام الا القليل فحينما يستمر مدة على هذا الحال ينتث الشيطان وأعوانه المعلمون واخوانه التلاميذ الضالون احتمال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحة دين النصارى الذى هو اذذاك مشغول بتعلمه والتعبد به فمن حصل له ذلك ووقع فى قلبه احتمال صحة دين النصارى يخرج الايمان من قلبه ويصير كافرا ظاهرا وباطنا والعياذ بالله تعالى

(الفصل السادس)

كلما دام التلميذ المسلم فى تلك المدارس تزله عقيدته فسادا ويزداد هو بعدا عن الله تعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم ودين الاسلام وبقدر هذا البعد يكون قربه من الشيطان وأعوانه وتوغله فى الكفر درجة درجة ولا يزال يتقدم فى الزندقة والالحاد خطوة خطوة وتدخل عليه الشكوك فى العقائد الاسلامية واحدة واحدة حتى يفارق الدين * ويصير من جملة الكفرة الملعونين * ولا يحتاج فى خروجه من المسلمين ودخوله فى زمرة الكافرين * الا الى الشك فى عقيدة واحدة من عقائد دين الاسلام كالشك فى صحة شىء مما هو معلوم من الدين بالضرورة مما جاء به سيدنا محمد سيد الانام * عليه الصلاة والسلام كأن يشك فى صحة آية واحدة من القرآن أو البعث بعد الموت والحساب والجنة ونعيمها الدائم الذى لانهاية له للمؤمنين * والنار وعذابها الدائم الذى لانهاية له للكافرين * فمتى دخل عليه أدنى شك فى شىء من ذلك فقد صار كافرا مستحقا للخلود فى النار والعياذ بالله تعالى ومتى استمر فى تلك المدارس على هذه الحالة التعيسة يصير يترقى فى مراتب الكفر والشقاوة والزندقة والالحاد شيأ فشيأ وهو بذلك فى كل لحظة يهوى فى دركات جهنم الى ان يصل الى الدرك الاسفل من النار * وبئس القرار والغالب فيمن يدخلون هذه المدارس بالشروط المذكورة الا من سلمهم الله وقليل ماهم أنهم يصيرون بعد فساد عقائدهم الاسلامية منافقين

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زنادقة لا يعتقدون دينا من الاديان * وهم فى الظاهر من أهل الاسلام يشهدون أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم ويعيشون بين المسلمين مع فساد القلوب وقد يصلى بعضهم ويصوم حياء من الناس لئلا يسقط من عيونهم اذا عرفوه وليس هو فى الباطن من أهل دينهم الا ان هداه الله وأرجعه بفضله وكرمه الى مبتداه * وهذا أقل القليل * وحسبنا الله ونعم الوكيل

(الفصل السابع)

حينما يتعلم التلميذ المسلم فى هذه المدارس أحكام دين النصارى يراها هو كما يراها أهلها غير معقولة ولا مقبولة يناقض بعضها بعضا واذا اعترض هو أو أحد التلاميذ النصارى على حكم من أحكامها وجلها بل كلها معترضة وسأل عنه المعلم ينهره ويقول له أسكت الدين فوق العقل لان المعلم هو أيضا يعلم ان ذلك معترض ولكن لا جواب عنه وقد سمع من معلمه قبله هذه الجملة الدين فوق العقل لسد باب الاعتراضات على دينهم فانه باب واسع عندهم ولا يمكن سده باجوبة صحيحة ولا يزال التلميذ كلما ترقى فى معرفة أحكام دين النصارى يزداد نفورا منه وجزما بعدم صحته ولكنه مع ذلك ينتقل ذهنه الى عدم صحة جميع الاديان ويُفضّل عليها الزندقة وعدم التزام دين منها ويحسن له ذلك ويرغبه فيه عدم التكاليف الدينية من فعل المأمورات كالصيام والصلاة وسائر العبادات وترك المنهيات كالزنا والخمر والربا والقمار وما أشبه ذلك مما تستحليه نفوسهم من المعاصى فهذا مما يرغبهم فى عدم التدين بدين من الاديان كما عليه أكثر الافرنج وان كانوا فى الظاهر نصارى

(الفصل الثامن)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلم ان الايمان الذى تترتب عليه النجاة الاخروية هو التصديق الجازم بأن لا اله الا الله وحده لاشريك له وانه تعالى متصف بجميع صفات الكمال منزه عن جميع صفات النقص وان سيدنا محمدا عبده ورسوله وانه صلى الله عليه وسلم أمين صادق في جميع مابلغه وجاء به عن الله تعالى من القرآن والسنة ومن ذلك أحكام دين الاسلام المعلومة من الدين بالضرورة كالصلاة والصيام والحج والزكاة والبعث بعد الموت والحشر والصراط والجنة والنار وكتحريم الزنا والربا وشرب الخمر وما أشبه ذلك وغير ذلك مما أخبرنا به صلى الله عليه وسلم عن الله تعالى فانه كله حق وصدق لاشك فيه ولاريب ومتى دخل القلب أدنى شك في وجود الله تعالى أوفى اتصافه عز وجل بجميع صفات الكمال أو تنزهه تعالى عن جميع صفات النقص أو في أمانة النبي صلى الله عليه وسلم وصدقه في جميع ماأخبر به عن الله تعالى فقد خرج من دين الاسلام وصار كافرا مستحقا للخلود فى النار وبئس القرار وقد علمت أن من يدخل هذه المدارس النصرانية من أولاد المسلمين لاتسلم عقيدته هذه الاسلامية الصحيحة من دخول الفساد عليها بالشكوك والاوهام فمن أحب الله ورسوله ودينه لايدخل ولده في هذه الاخطار العظيمة والسلام

(الفصل التاسع)

اعلم ان أسباب الشكوك في الدين يدخل على قلب الصبي فى هذه المدارس شيأ فشيأ وتزداد وتتراكم على ممر الايام والسنين التى يقيمها الصبي فى المدرسة ومن ذلك تعلمه العلوم الطبيعية ومخالطة الذين تزندقوا قبله من المعلمين والتلامذة وقد يطلع على كتب زنادقة الافرنج التى يهزؤن فيها بالاديان عموما ودين النصارى خصوصا الذى نشؤا عليه فى صغرهم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واطلعوا على عيوبه فيصير التلميذ المسلم مثلهم يظن ان كل الاديان حتى دينه هكذا غير معقولة كدين النصارى لانه حينما رماه أبوه في هذه البلية الكبرى والرزية العظمى كان خالي الذهن ولم يعرف من أحكام دينه دين الاسلام الا انه يشهد أن لااله الا الله وأن سيدنا محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم وأحكاما قليلة سمعها من أبيه وأمه ومن معلمه المسلم في طفوليته ولم يطلع على حقيقة هذا الدين المبين حتى يعلم انه أصح الاديان على الاطلاق وانه الدين الحق الذى لا يعتريه شيء من الاباطيل التي عمت الاديان الاخرى وليس في عقائده وأحكامه شيء من المناقضات والمخالفات التي رآها في غيره وانه دين الله الصحيح الوحيد على وجه الارض وكل ماعداه من الاديان فهو باطل فالصبي المسلم قبل ان يتمكن ذلك في قلبه ويرسخ كال الرسوخ مع كون قلبه في غاية الصفاء مثل المرآة المجلوة تقابله تلك الاباطيل الفاسدة * والعقائد الكاسدة * تنطبع فيه فينشأ على الكفر ويستحق الامنة والخلود في النار مع من رضي له بذلك * والقاه في هذه المهالك وفي كل يوم مادام في تلك المدرسة هو في ازدياد * من ذلك الكفر والفساد * الى ان ينطمس قلبه * ويذهب دينه ولبه * فلا يخرج من المدرسة بعد كمال مدتها الا وقد انمحى من قلبه دين الاسلام ورسمه * ولم يبق منه منه الا اسمه * ويعيش بين المسلمين مسلما في الظاهر زنديقا لادين له في الباطن الى ان يموت كافرا مخلدا هو ومن رضي له بالكفر في السعير * وبئس المصير * الا من سلمه الله تعالى منهم * وقليل ماهم

(الفصل العاشر)

متى خرج التلميذ المسلم من المدرسة بعد اقامته فيها خمس سنوات أو أكثر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أو أقل ليلا نهارا وانحلال عقيدته بالكلية وتبدلها بالكفر والزندقة يبقى في الظاهر مسلماً يشهد ان لااله الا الله وان محمدا رسول الله ومتى خلا بلحد ممن هو على شاكلته يذاكره سراً بما انطوى عليه قلبه الخرب من الضلال والالحاد و يستخفى بذلك عن أمه وابيه وغيرهما من المسلمين ويعيش على ذلك زنديقا منافقا كافرا بالله ورسوله واليوم الآخر لا يعتقد بعثا ولا نشورا ولا دينا من الاديان واذا جاء أولاد يربيهم على ملهو عليه من الضلال والنفاق الا ان يتداركه الله برحمته فيعيد اليه مافقده من دين الاسلام وذلك انما يكون باجتنابه أسباب الضلال ومعاشرة أهله مع معاشرة صلحاء المسلمين * والعمل باحكام الدين * وملازمة الصلاة والصيام * وعبادات الاسلام

(الفصل الحادى عشر)

ان هذه المدارس يخرج منها أولاد النصارى أيضا فضلا عن أولاد المسلمين فاقدين دينهم لانهم يطلعون حينما يتعلمون وتكبر عقولهم على عيوبه ومناقضاته وترسخ في نفوسهم الاعتراضات القوية عليه التي لاجواب عنها ويزدادون بما يقرؤنه من العلوم العقلية نفورا منه واعتراضا عليه فيخرجون من المدارس طبيعيين مجردين من الدين وهم في الظاهر نصارى ومعلوم ان أولاد المسلمين يختلطون بهؤلاء ليلهم ونهارهم فتنتقل اخلاقهم هذه من عدم التدين بدين اليهم فضلا عما يكتسبونه هم من ذلك بقراءة تلك العلوم وسماع مايسمعونه من معلميهم الذين هم بهذه الحالة أيضا فتتراكم على التلميذ المسلم أسباب كثيرة للشك في صحة الاديان عموماً وبعد كل هذا كيف يخرج من المدرسة وعقيدته سليمة حاشا وكلا ثم حاشا وكلا وماذلك الا كمن يزعم انه يُرْمَى بعدة مدافع و يبقى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حيا فهذا خارج عادة عن الامكان والله المستعان

(الفصل الثانى عشر)

يقول بعض جهال المسلمين الفساق المراق انا نضع أولادنا فى مدارس النصارى ونقبل هذه الشروط التى تخالف دين الاسلام لئلا يعيش أولادنا جهالا فنقول لهم ان مدارس المسلمين هى كافية لتعليم أولادهم مايريدونه من اللغات والعلوم الدنيوية مع حفظ دينهم دين الاسلام وزيادته بتعلم أحكامه وعقائده والمحافظة على الصلوات والعبادات والآداب الاسلامية ونحن لاشك أعرف منهم فانهم انما يقودهم الشيطان بزمامين زمام جهلهم وزمام حرصهم على الدنيا وأسبابها ويلقنهم هذه الحجج الواهية وعلى فرض صحة ماقالوه نقول لهذا الاب الجاهل أيهما أحب اليك ان يكون ولدك عالما باللغات الاجنبية والعلوم الدنيوية التى تريدها ويكون مع ذلك كافرا مخلدا في جهنم أو الاحب اليك ان يكون ابنك جاهلا بجميع اللغات والعلوم الدنيوية وهو مع ذلك مسلم مخلد في الجنة فان أجاب بالاول فهو كافر لا كلام معه وان أجاب بالثانى فهو المطلوب * ويتوب الله على من يتوب * وربما لقنه الشيطان ان يجاوب بان ابنه يتعلم فى تلك المدارس على تلك الشروط ولايكفر فهذا الجواب مكابرة بعد ان شرحنا حال هذه المدارس وان التلميذ بمجرد دخوله الكنيسة وعبادته معهم فقد كفر ثم يتدرج في الكفر درجة بعد درجة الى ان يطمس قلبه بالكلية والعياذ بالله تعالى

(الفصل الثالث عشر)

يزعم بعض آباء الاولاد الذين يدخلونهم الى هذه المدارس ان أولادهم لاتختل عقائدهم ولايزالون محافظين على دينهم دين الاسلام لانهم نجباء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أذكياء لا يدخل عليهم الغش في دينهم فنقول لمن يزعم ذلك ان كلامه مردود من وجهين الاول ان الخلل في دين ابنه ودينه أيضا بذلك واقع ولابد فانه بمجرد ادخال ابنه الى احدى هذه المدارس على شرط دخوله الكنيسة مع أولاد النصارى وعبادتهم معهم مثل عبادتهم من غير فرق يحكم عليه بالكفر ويحكم على من أدخله أيضا لرضاه بذلك والراضي بالكفر كافر والوجه الثاني ان ذكاء ابنه لا يمنعه من دخول الشكوك في عقيدته ولو كانت أمورا محسوسة ظاهرة لجاز ان ذلك الولد بذكائه ونجابته يحترز منها ويتقي دخولها على قلبه ولكنها أمور معنوية وخطرات شيطانية تخطر في القلب متى حصلت أسبابها سواء شاء الولد أو أبى وسواء كان ذكيا أو بليدا وما مثل من يدعي معها السلامة مع وجوده في هذه المدارس الا كمن القى ولده الى سباع ضاريات جائعات وزعم انه يسلم منها

(الفصل الرابع عشر)

ماهي ياترى الفوائد التي حصلها ابنك أيها المسلم في تلك المدارس النصرانية في مقابلة تضييعه دينه وشرفه وحيته وغيرته على ملته ودولته وبعد صيرورته بقلبه عدوا لاخوانه المسلمين وأوليائه الموحدين * بل عدوا لآبائه وأجداده الذين مضوا ناحين حائزين لشرف هذا الدين المبين * كما صار صديقا محبا لاعداء دينه وملته وجنسيته ودولته ينشر مناقبهم * ويستر مثالبهم * ويحسن قبائحهم ويقدم على مصالح ملته ودولته مصالحهم * فما الفائدة التي حصلها في مقابلة ذلك الا احدى اللغات الافرنجية وشيئا قليلا من مبادي العلوم التي علمه بها لم يخرجه عن كونه جاهلا مع امكان تعلمها وأكثر منها باتقان وسلامة ايمان في مدارس المسلمين وما مثلك أيها الاب الجاهل في اضاعتك دين ابنك وشرفه واستعواضه عنهما بما

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعوضته مما ذكر الا كمن أضاع أعظم الجواهر نفاسة وقيمة حتى استفاد عوضها فلوسا قليلة أترى ذلك يُعَدُّ عاقلا كلا والله بل هو مجنون قد ابتلى باعظم بلاء * ومجذوم أصيب باقبح داء * بل مافقده أعظم من الارض والسماء وماوجده أقل من الذر والهباء * ولايخفى ذلك على كل فرد من أفراد المسلمين العقلاء * وان خفي على أولئك الجهلة الفساق المراق الاغبياء * الذين قد فضلوا باولادهم * وَمُهَجِ اكبادهم * في ادخالهم الى هذه المدارس مالايفعل أكثر منه الاعداء بالاعداء

(الفصل الخامس عشر)

أيها المسلم ماذا رأيت من الخير على من تعلم اللغات الافرنجية * وعلومهم الدنيوية حتى خاطرت بدينك ودين ولدك هذه المخاطرة العظيمة * وأوقعت نفسك وابنك في هذه المراتع الوخيمة * اذا كانت معرفة اللغات الافرنجية متكفلة بسعة الرزق ورفعة الجاه وعلو المنزلة والعز والشرف في الدنيا فلم نرى هؤلاء المعلمين الذين يتعلم منهم ولدك في المدرسة هم من أفقر الناس وأذلهم وأشقاهم وأتعبهم في معيشتهم لم يحصلوا شيئاً من رفعة الجاه وعلو المنزلة والعز والشرف في دنياهم مع كونهم ماهرين في هذه اللغات وولدك انما يأخذ بعض ماعندهم منها فلم يتجح ولدك في دنياه بالقليل الذي يأخذه منهم و يتلقاه عنهم وهم لم ينجحوا بالكثير الذي أفنوا في تعلمه أعمارهم وغاية ماحصلوه من فوائد ذلك ان صاروا معلمين في المدارس يشتغلون طول النهار بمعاشات قليلة لاتكفيهم مع عيالهم الا بقدر الضرورة وخير من معيشتهم وأوسع وأهنأ وأنفع معيشة أقل عوام الناس المتسببين بنحو البيع والشراء كما هو مشاهد وهناك جماعة ممن يعرفون هذه اللغات في أسوأ حالة من الاحتياج لايتيسر لهم ان يكونوا معلمين *

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وهم من أحوج الفقراء والمساكين * فلو كانت معرفة هذه اللغات متكفلة بسعة الرزق وكثرة المال * لما كان هؤلاء في أضيق معيشة وأسوأ حال * وأيضا انظر الى اغنياء المسلمين تجدهم من التجار أهل البيع والشراء * والاخذ والعطاء * وجلهم أوكلهم لايعرفون هذه اللغات وهم في كمال الرفاهية و رفعة الجاه وعلو المنزلة وسعة العيش مع حفظ الدين والدنيا فالرزق اذن والجاه لايتوقف واحد منهما على معرفة هذه اللغات فقد ظهر انها غير متكفلة بسعة الرزق وعلو المنزلة في الدنيا بل الغالب عكس ذلك فيمن مهر وا فيها * وصرفوا أكثر أوقاتهم في تعلمها * والتوسع فيها * لان هذه الاوقات الطويلة التي صرفوها في سبيلها لو صرفوها بالشغل في التجارة وأسباب الكسب لربما حصلوا من المال ما استغنوا به عن ان يكونوا معلمين في المدارس أوكتابا عند بعض التجار بمعاشات قليلة فاعلم ذلك وإياك ان تضل ولدك اياك والله يتولى هداك

(الفصل السادس عشر)

أيها المسلم ان كنت مسلماً حقاً يلزمك التصديق بقول الله تعالى قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ الى قوله (وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ) وبقول رسول الله صلى الله عليه وسلم (إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رُوعِي أَنَّهُ لَنْ تَمُوتَ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا وَأَجَلَهَا فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ) فاذا كنت مؤمنا بذلك تستريح في دنياك و آخرتك فان الآية القرآنية بينت ان الله تعالى يرزق من يشاء بغير حساب فلم يتوقف ذلك على تعلم هذه اللغات والحديث النبوي صرح بأن كل نفس لابد من وصولها الى رزقها وأجلها المقدرين لها ولا عذر في ذلك للكسالى الذين يتركون السعي في طلب الرزق بالكلية ويعيشون بأسفل حالة من الاحتياج أو يكونون عيالا على غيرهم مع اقتدارهم على الكسب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فان النبي صلى الله عليه وسلم قال أجملوا في الطلب ولم يقل لاتطلبوا ومعنى أجملوا فى الطلب أى اطلبوا الرزق برفق وقال الله تعالى ﴿ فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ﴾ وقال ﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ ﴾ فقد أمر سبحانه وتعالى بطلب الرزق وانظر قوله صلى الله عليه وسلم ﴿ لَوْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا ﴾ فجعل مع التوكل السعى فى طلب الرزق حيث قال تغدو أى تسرح صباحا فى طلب رزقها وهى جياع فترجع مساء وهى شباع ولم يقل تبقى فى أوكارها فيأتيها الرزق بغير سعى والحاصل ان طلب الرزق والسعى له مطلوب شرعا ولكن برفق وبدون ان يضر ذلك بالدين لا بارك الله فى دنيا بلا دين فان المؤمن رأس ماله هو دينه فيلزمه المحافظة عليه غاية المحافظة ومهما رأي من أسباب الدنيا سببا يخل بدينه فليجتنبه ويتحاط الاسباب التى لاتخل بالدين ورزقه المقدر له ان كان واسعا أو ضيقا لابد ان يصل اليه هذا في الاسباب التى تخل بالدين ولا تهدمه من أساسه بالكلية كالمحرمات الممنوعة شرعا مثل الربا فان كثيرا من التجار يقدمون عليه لتوهمهم الربح الذى يترتب عليه وهو مخل بدينهم غاية الاخلال حتى انه يخشى على من داوم عليه ولم يتب الى الله تعالى ان يختم له بخاتمة الشقاوة ويموت على الكفر والعياذ بالله تعالى كما قال العلماء منهم الامام ابن حجر فى تحفته شرح المنهاج قالوا ولم يذكر الله تعالى فى القرآن ذنبا هو حرب لصاحبه غير الربا وهو مع ذلك وكونه من أكبر الكبائر وأعظم الذنوب أقل خطرا على الدين من ادخال المسلم أولاده فى هذه المدارس النصرانية فانها على دين الاولاد أعظم صاعقة وأكبر بلية

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* فاتقوا الله عباد الله ولا حول ولا قوة الا بالله

(الفصل السابع عشر)

اعلم أيها المسلم الجاهل * والمجنون لا العاقل * الذى خاطر بدين ولده فوضعه بهذه المدارس انى والله الذى لا اله الا هو لو أعطيت الدنيا بحذافيرها على ان اختار لنفسى أو لولدي الكفر لا أفعل وهكذا كل مسلم واذا لم يكن كذلك لا يكون مسلما وقد اخترت أنت الكفر لنفسك ولولدك مجانا على وهم ان ولدك يحصل له شيء من المال والجاه بسبب ما يتعلمه في هذه المدارس النصرانية * من اللغات الافرنجية والعلوم الدنيوية * مع انك اذا نظرت لنظر تحقيق لم تر من كل مائة شخص من هؤلاء التلاميذ خمسة أشخاص حصل لهم العز والجاه والمال بسبب هذه المدارس وترى أكثر من هذا العدد بكثير يحصلون المال الكثير والجاه الكبير بدون هذه اللغات والعلوم ومع ذلك تكذب مشاهدة بصرك وعلمك الصحيح وتصدق الشيطان واخوانه وشرهم نفسك التى بين جنبيك فيما يسولون لك من هذه الاوهام التى أضحت بها منك ومن ولدك دين الاسلام الذى لا يعادله شيء من الدنيا وما فيها من الحكام واذا لم يؤثر فيك أيها الجاهل هذا الكلام فلا لوم علينا اذا قلنا انك لست من ذوي الاحلام * وعلى من اتبع الهدى لا عليك السلام

(الفصل الثامن عشر)

اعلم أيها المسلم ان ادخالك ولدك الى هذه المدارس النصرانية أمر عظيم وبلاء جسيم لا أقدر أصف لك عظمته وجسامته ومن ذلك انك ربما تكون بوضعك ولدك فيها على الوجه المذكور سببا لكفره وكفر ذريته من بعده ويحتمل ان يخرج منه من الذرية ألوف كثيرة فتكون أنت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السبب في ضلالهم وعليك فوق اثمك مثل اثمهم أجمعين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ إِثْمُهَا وَإِثْمُ مَنْ عَمِلَ بِهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ) والمتسبب بالخير كفاعله والمتسبب بالشر كفاعله وكيف ترضى لنفسك ذلك وان تكون جد قوم كثيرين كلهم أهل كفر وضلال ولكن لاغرابة في رضاك لهم بذلك اذا رضيت به لنفسك فسلكت بها أقبح المسالك وأوردتها شر المهالك * ولاحول ولاقوة الا بالله العلي العظيم

(الفصل التاسع عشر)

فان قلت ان للنصارى مدارس لم يشترطوا فيها تعليم أولاد المسلمين دين النصرانية ودخولهم مع أولاد النصارى الى الكنائس بل يعلمون في هذه المدارس اللغات والعلوم الدنيوية فقط فكيف الحكم في هذه فاعلم انه لايجوز دخول أولاد المسلمين وتربيتهم في هذه المدارس أيضا لانهم يتركون الصلوات والآداب الاسلامية ولا يتعلمون شيأ من عقائد دينهم وأحكامه التي هم في غاية الاحتياج اليها في أول عمرهم بل يضيعون ماتعلموه منها فاذا ربوا في هذه المدارس يتعلمون الآداب النصرانية نحو عدم الاستنجاء والتضمخ بالنجاسات وتمضي عليهم السنوات العديدة لايسمعون فيها كلمة التوحيد وتدخل في محادثاتهم ومحاوراتهم مع أولاد النصارى والمعلمين منهم جمل كثيرة تُخِلُّ بعقائدهم ادراجا في أثناء العبارات وهم لايشعرون بذلك لانهم صغار لم يعرفوا مايخل بالدين ومالا يخل فترسخ في نفوسهم تلك المعاني المضرة وتتكرر هي وماأشبهها على اسماعهم يوما فيوما وشهرا فشهرا وسنة فسنة فلا يخرجون من المدرسة الا وقد رسخ في نفوسهم من الاعتراضات على الدين والمعاني المخلة في عقائدهم شيء كثير فيسترونه عن المسلمين ظاهرا وهم مصرون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عليه باطنا وقد علمت ان دخول الشك على المسلم فى صحة عقيدة واحدة من عقائده الاسلامية موجب لكفره وخلوده فى النار والعياذ بالله تعالى وهذا بحسب الغالب فى أولاد هذه المدارس والا فقد يسلم الله تعالى من أراد سلامته ولكن ليس الخاطر محمودا وان سلما

(الفصل العشرون)

ومن هذه المدارس مدارس مخصوصة بالاناث افتتحها بعض طوائف النصارى من الافرنج وخصوصا البروتستانت في البلاد الاسلامية وصاروا يجلبون لها بنات المسلمين بكل حيلة ووسيلة ويحسنون اليهن بانواع الاحسان ولا سيما بنات الفقراء فيكسونهن ويعطونهن الدراهم والدقيق ونحو ذلك فامتلأت مدارسهم من هذه البنات وهم يعلمونهن فيها أحكام دين النصارى فلا تخرج البنت بعد انتهاء مدة المدرسة الا وهى نصرانية أو زنديقة لادين لها ولم يبق فى قلبها من العقائد الاسلامية شيء لانها حينما دخلت الى المدرسة كانت صغيرة غير عارفة باحكام الدين وهكذا تعيش بعد خروجها من المدرسة وتربي أولادها وهى بحسب الظاهر مسلمة وفي الحقيقة لادين لها ولاحول ولاقوة الا بالله العلى العظيم

(الفصل الحادى والعشرون)

أنت لا تعرف أيها الانسان قلبك وما انطوى عليه من العقائد الدينية فان كنت تعلم نفسك غير مسلم وغير معتقد عقائد الاسلام فما لى معك كلام لانك زنديق منافق وقد اخترت لولدك من الزندقة والنفاق ما اخترته لنفسك فانت وهو اذا اتبعك على ضلالك في الدرك الاسفل من النار * وبئس القرار * وان كنت مسلما حقيقة معتقدا عقائد الاسلام وهذا هو ظننا فيك * والله يهدينا ويهديك فما بالك تفرط فى دين ابنك هذا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التفريط العظيم * بل تفرط في دين نفسك أيضا وترتع أنت وابنك في هذا المرتع الوخيم * فان كان قد حسن لك الشيطان وأعوانه هذا الامر القبيح * فهاأنا وأمثالي نوضح لك قبحه وويباله غاية التوضيح * فلم تطيعهم وتعصينا ونحن ندعوك الى الجنة وهم يدعونك الى النار * ونحن نسبب بنجاحك ونجاتك وهم يتسببون لك بالهلاك والدمار مع معرفتك يقينا أنا أعرف منك فيما يصلح الدين وما يفسده * وما يقرب الانسان من الله وما يبعده فالله الله اتق الله في نفسك وولدك ولا حول ولا قوة الا بالله

(الفصل الثاني والعشرون)

قد ينفث الشيطان وأعوانه الملعون في هذه المدارس وبعض التلامذة من أولاد النصاري في قلب التلميذ المسلم ان دين النصرانية هو الدين الصحيح ويقيمون له دليلا على ذلك كثرة النصارى وقوة دولهم وانتشارهم في الدنيا ومعرفتهم العلوم الدنيوية وتقدمهم في الصنائع الغريبة والاكتشافات العجيبة واستيلاؤهم على كثير من أقطار الارض فيغالطون التلميذ المسلم ويقولون له هل يمكن ان يكون هؤلاء كلهم على الدين الباطل ولا يخفاك ان هذه المغالطات الواهية لا تروج على صغار العقول فضلا عن غيرهم لان الآخرة والدنيا ضرتان وصفات كل منهما تباين صفات الاخرى وأمور الدين غير أمور الدنيا وقد اتفقت أهل الملل والنحل على ان الكفار في جميع الاعصار هم أكثر من المؤمنين أضعافا مضاعفة لان كل ملة تعتقد انها هي المؤمنة الناجية وحدها وما عداها من سائر الملل كفار هالكون فلو صحت هذه المغالطة لابطلت الاديان جميعها فقد تبين ان مجرد الكثرة لا تدل على ان دين أصحابها هو الحق وكذلك

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القوة ومعرفة العلوم الدليوية فان كل ملة أيضا تسلم انه يوجد فى الملل الكافرة باعتقادها من هو أقوى واعلم بالعلوم الدنيوية من كثير من أهلها فاذا مجرد القوة والغنى وهذه العلوم والصنائع لاتدل على حقية دين أصحابها فان صحة الدين لها دلائل أخرى وقد ظهر ظهور الشمس عند المخالفين فضلا عن الموافقين ان دلائل دين الاسلام * وحجج ملة سيدنا محمد عليه الصلاة والسلام * أظهر وأوضح من دلائل جميع الاديان * وأقوى وأرجح من حجج كل الملل والنحل فى جميع الامكنة والازمان * والحمد لله ولى الاحسان *

(الفصل الثالث والعشرون)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الحديث الصحيح (كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ) وتصديق قول النبى صلى الله عليه وسلم ظاهر للعيان ومصدق بالتجربة الكثيرة التى لاتحصى ومعناه ان المولود يكون قلبه وهو صغير فى غاية الصفاء وعلى الفطرة وهى فطرة الله التى فطر الناس عليها أى الخلقة التى خلقهم عليها من الاستعداد لقبول الدين ثم أبواه يتسببان فى تهوده ان كانا يهوديين وتنصره ان كانا نصرانيين وتمجسه ان كانا مجوسيين وانما خص صلى الله عليه وسلم هؤلاء لانهم الغالب فى أهل الاديان وحينئذ والا فكل أبوين يربيان ولدهما على دينهما سواء كانا من هؤلاء أو غيرهم من أهل الاديان الاخرى ومثل الابوين المعلمون فانهم يتصرفون بدين الصبى كيفما يشاؤن فيخرج الصبى من تحت أيديهم على الدين الذى ربوه عليه لاسيما اذا طالت مدة التعليم فان قلب الصبى يكون مثل المرآة الصقيلة ينطبع فيها مايقابلها فاول شىء يلقنه الصبى ويتكرر عليه حتى يثبت فى قلبه

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يستمر فيه لاسيما اذا أقام على ذلك سنين كثيرة كما هو حاصل فى هذه المدارس فلا يخرج الا على دين المعلمين من النصرانية أو الزندقة والدهرية ولا عجب من اليهوديين الاذين يهودان ابنهما أوالنصرانيين أو المجوسيين وانما العجب من حالك أيها المسلم الجاهل فانك تنصر ابنك في وضعه في هذه المدارس وتسليمه الى هؤلاء المعلمين ولست نصرانيا وتجعله زنديقا دهريا ولست كذلك أليس هذا بالعجيب* والامر الغريب * كل ذلك على وهم انه ينجح في دنياه فاتق الله في نفسك وولدك والا فعاقبتك وعاقبته الوبال والغرق في ظلمات الكفر والضلال

(الفصل الرابع والعشرون)

اعلم أيها المسلم فلعله ينفعك العلم ان ابنك حين ما دخل هذه المدارس النصرانية كان قلبه كالجوهرة الصافية فلم يزل يتراكم عليه الظلام بترك العبادات الاسلامية واختلال عقيدته الايمانية وتعلم الديانة النصرانية فى مدة تلك السنين * التى يقيمها فى المدرسة مخالطا لاولاد النصارى والمعلمين * سامعا منهم فى كل يوم اشياء جديدة مما يخالف دين المسلمين ويثبت ذلك فى قلبه شيئاً فشيئاً الى ان تعمى بصيرته بتراكم الظلام * ولايبقى فيها شيء من نور دين الاسلام* هذا هو الغالب والمأمول حصوله لكل من دخل الى تلك المدارس ومن زعم ان ابنه يسلم من هذه الاخطار * فهو كمن يقول انه يلقيه فى النار ولاتحرقه النار * وهذا لايكون الا بعناية مخصوصة من الله تعالى لبعض اصفيائه الذين سبقت لهم منه الحسنى فلو خرج ابنك على تلك الحالة المشؤمة المذمومة وفرضنا انه بعدها يتعلم أحكام دين الاسلام ويعمل بالطاعات * ويلازم الصلوات والعبادات* ويخالط الصلحاء والعلماء من المسلمين مدة طويلة يرجى له الخير

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وان يكشف الله عن بصيرته تلك الظلمات التي تراكمت عليها بانوار الاسلام وينعم عليه بانوار الدين التي فَقَدَها وتزداد منه شيئاً فشيئاً بملازمة العبادات والطاعات * والاذكار والصلوات * الى ان ينتهي أجله على أحسن حال ولكن هذا أندر من الكبريت الاحمر فانا لم نَرَ من خرج من تلك المدارس و رغب بعدها في الطاعات والعبادات ولازم الصيام والصلوات الا القليل النادر والنادر لا حكم له

(الفصل الخامس والعشرون)

ومن العجائب اناترى طوائف النصارى على الاطلاق لا يضعون أولادهم في مدارس المسلمين مهما كانت ناجحة بل لا تضع طائفة منهم أولادها في مدارس طائفة أخرى لئلا تتغير عقائدهم فان كل طائفة منهم تكفر الاخرى وكذلك اليهود مع قلتهم وذلتهم فتحوا لاولادهم مدارس مخصوصة بهم لئلا يحتاجوا في تعليمهم الى وضعهم في مدارس المسلمين أوالنصارى كل ذلك من هذه الطوائف لحرصهم على أديان أولادهم وفي حال مشاهدتنا ذلك منهم نرى كثيرا من فساق المسلمين غير حريصين على دين أولادهم فيضعونهم في مدارس أي طائفة من طوائف النصارى بل وفي مدارس اليهود أيضا و يخاطرون بدينهم غاية المخاطرة ليتعلموا شيئا من اللغات الافرنجية و بعض العلوم الدنيوية حالة كونها يمكن تعلمها في مدارس المسلمين وفي غير المدارس أيضا بان يستأجر أبو الصبي معلما مخصوصا لولده يعلمه اللغة التي يريدها فانظر أيها المؤمن حرص هؤلاء على أديانهم الباطلة وعدم حرصك على دينك الحق وتعجب من نفسك ان كان ينفعك العجب وأما قولك اني لا أخشى على ولدي اتباع أديانهم لانها ظاهرة البطلان * فهذا يا أخي من تسويلات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النفس ووساوس الشيطان * لان ولدك متى اختلت عقيدته الاسلامية فدخوله فى دينهم وعدم دخوله سيان * وها أنا اجتهدت فى نصحك والله المستعان *

(الفصل السادس والعشرون)

وها أنا أذكر لك أيها المسلم المعتقد عبارة الولى الكبير والقطب الشهير سيدى عبد العزيز الدباغ في شأن من يخالط الفساق فضلا عمن يخالط الكفار ومافى ذلك من الخطر العظيم على الدين قال تلميذه ابن المبارك فى الباب الثالث من كتاب الابريز لما اختلف علينا كلام الشيخ الحطاب وكلام الشيخ المواق رحمهما الله تعالي فى دخول الناس الحمام مكشوفين لايستترون فقال الشيخ الحطاب يحرم الدخول ويجب عليه التيمم ان خاف من الماء البارد وقال الشيخ المواق يدخل ويستتر ويغض عينيه ولاحرج عليه فقال سيدى عبد العزيز رضى الله عنه الصواب مع الشيخ الحطاب وأما ماذكره الشيخ المواق ففيه آفة بعد فرض المستتر محترزا الى الغاية وفارا من النظر فى عورة غيره الى النهاية وهى أي الآفة ان المعاصى ومخالفة أوامر الله تعالى لاتكون الامع الظلام الذي بينه وبين ظلام جهنم خيوط واتصالات يحصل له الشقاء من جهنم بسببها ولاأحد أعرف بذلك من ملائكة الله تعالى فاذا اجتمع قوم تحت سقف حمام مثلا على معصية وظهرت المعصية من جميعهم عم الظلام ذلك الموضع فتنفر الملائكة عنهم واذا نفرت الملائكة جاء الشيطان وجنوده فعمروا الموضع فتصير أنوار ايمانهم أى العصاة حينئذ كالمصابيح التي جامتها الرياح العاصفة من كل مكان فترى نورها مرة يذهب الى هذه الجهة ومرة الى جهة الجهة ومرة ينعكس الى أسفل حتى تقول انه انطفأ واضمحل ولهذا كانت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المعاصي يريد الكفر والعياذ بالله تعالى فاذا كان الحمام وأهله على هذه الحالة التي وصفنا وفرضنا رجلا خيراً دينا فاضلا متحرزا جاء ودخله واستتر فانه يقع لنور ايمانه اضطراب بالظلام الذي وجده في الحمام لان ذلك الظلام ضد الايمان فتضطرب ملائكته لذلك أيضا فتطمع فيه الشياطين وتصل اليه وتشهى اليه النظر في العورة وتغويه فلا يزال معهم في قتال وهم يقوون عليه وهو يضعف بين أيديهم حتى يستحسن الشهوة فيستلذ النظر للعورة لسأل الله السلامة قال رضي الله عنه ولو فرضنا جماعة يشربون الخمر ويستلذون به ويظهرون المعاصي التي تكون معه ويفحشون فيها ولا يتحرزون من أحد ولا يخشونه ثم فرضنا رجلا جاءهم وفي يده دلائل الخيرات فجلس بينهم وجعل يقرؤها وأطال معهم الجلوس وجلس معهم اليوم الى آخره وهو على قراءته وهم على معاصيهم فانه لا يذهب عليه الليل والنهار حتى ينقلب اليهم ويرجع من جلتهم للعلة التي ذكرناها ولهذا نهى عن الاجتماع مع أهل الفسوق والعصيان لان الدم والشهوة والغفلة فينا وفيهم الا من رحمه الله وقليل ما هم والله تعالى اعلم انتهت عبارة الابريز وفيها عبرة وأي عبرة * لمن كان له الى الحق نظرة * فاعتبر بها أيها المسلم ولا تخاطر بدين ولدك فتدخله في مدارس النصارى يعيش معهم فانه لا تذهب عليه الايام والليالي حتى يصير منهم أو تختل عقيدته الاسلامية ويقع بسبب سوء رأيك وتدبيرك من الكفر في أعظم بلية فاياك من هذه المدارس اياك * والله يتولى هداي وهداك

(الفصل السابع والعشرون)

اعلم ان في وضع ولدك أيها المسلم في مدارس النصارى تكثيرا لسوادهم فضلا عما يترتب عليه من الاخلال بعقيدته وذلك منهي عنه شرعا قال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البخاري في كتاب التفسير حدثنا عبد الله بن يزيد المقرى حدثنا حيوة وغيره قالا حدثنا محمد بن عبد الرحمن أبو الاسود قال قُطِعَ عَلَيَّ أهل المدينة بعث فاكتتبت فيه فلقيت عكرمة مولى ابن عباس فاخبرته فنهاني عن ذلك أشد النهى ثم قال اخبرني ابن عباس ان اناسا من المسلمين كانوا مع المشركين يكثرون سواد المشركين على رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي السهم يرمى به فيصيب احدهم فيقتله او يضرب فَيَقْتُلُ فأنزل الله ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ الاية﴾ قال الحافظ ابن حجر في شرحه فتح الباري وغرض عكرمة ان الله ذم من كثر سواد المشركين مع انهم كانوا لا يريدون بقلوبهم موافقتهم اه

(الفصل الثامن والعشرون)

أيها الغلام المسلم الذي يريد أبوه ان يهدم دينه بادخاله هذه المدارس لتوهمه تعمير دنياه اما لجهله واما لكونه زائغ العقيدة ليس من أهل الاسلام في الباطن وان كان في الظاهر مسلما اياك ان تطيعه في هذا الامر العظيم الذي عاقبته عليك الكفر والضلال والهلاك والوبال فانك غير مكلف بطاعته الا اذا أطاع الله تعالى وأنت تعلم بالمشاهدة ان دخولك في هذه المدارس النصرانية مُضِرٌ بدينك غاية الاضرار وانك ان أقمت فيها خرجت من دين الاسلام سواء أردت ذلك ام لم تُرِدْ لان سُمَّ الكفر يَدْخُلُ على قلبك تدريجا شيأ فشيأ حتى لا تُحِسَّ بنفسك الا وقد خرجت من المسلمين وصرت في زُمْرَةِ الكافرين وحينئذ يكون خلاصك مُتَعَذِّرًا أو مُتَعَسِّرًا فاياك ثم اياك ان تضيع نفسك النفيسة وتوافق على نقلها من السعادة الابدية الى الشقاوة السرمدية وخالف بذلك أمك وأباك وكل من أراد لك الهلاك * ومهما عمل فيك من أعمال القسوة والشدة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ليحملك على طاعته فى هذه المعصية العظمى والداهية الكبرى فلا تطعه فان الضرر الذى يترتب على دخولك في هذه المدارس فى دينك لو قطعت لاجله إربا إربا حتى تتخلص منه لما كان ذلك كثيرا ولاشك ان أباك الجاهل أو الزنديق المنافق اذا رأى منك الجد فى الامتناع يضمك فى مدارس المسلمين الخالية من هذه الاخطار فتكون أنقذت نفسك من النار *

(الفصل التاسع والعشرون)

الواجب عليك أيها المسلم ان تربى ولدك على دين الاسلام وتضمه مع أولاد المسلمين فى مدارسهم يتعلم معهم أمور دينه ودنياه و يحافظ على الصلوات و يتأنف من صغره مع أولاد المسلمين فينشأ على محبتهم و يزيد ايمانه بمخالطتهم والنظر اليهم و يستمر معه ذلك الى نهاية عمره وقد قال سيدنا عبد القادر الجيلانى رضى الله عنه ان النظر في وجوه المؤمنين يزيد فى الايمان و بعكس ذلك ما اذا وضعته فى مدارس النصارى وقد قال الله تعالى ﴿ بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ﴾ وقال تعالى ﴿ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ الى آخر الآية ﴾ وقال تعالى ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ ﴾ وقال تعالى ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ﴾ وقال تعالى ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان كُنتُم مُؤمِنِينَ) وغير ذلك من الآيات فهل الصبي الذي ينشأ في هذه المدارس مع أولاد النصارى ومعلميهم ويعبد عبادتهم ويتعلم ديانتهم ويأكل ويشرب وينام ويقوم معهم عدة سنين ليلا ونهارا يمكنه ان يعمل بهذه الآيات القرآنية التي يتوقف صحة ايمانه على العمل بها حاشا وكلا وكيف يمكنه ذلك وقد صار معلمو المدرسة كآبائه وتلامذتها كاخوته وجميعهم بحكم عائلته فضلا عن فساد عقيدته * وعدم معرفته شيئا من ديانته * ثم لو فرضنا ماهو كالمستحيل من خروجه منها بعد سنوات وهو غير مختل العقيدة فانه يكون جاهلا في أحكام دينه ولا يعرف من الاسلام مايعرفه أقل العوام ولا يتعلم وقتئذ لانه يكون قد ذهب وقت التعليم وصار مشغولا بالكسب والجد في الدنيا ويكون تاركا للصلاة والصيام وعبادات الاسلام لانه لم يعتد عليها من صغره بل ولم يتعلم أحكامها فتكون عليه ثقيلة كما نشاهده من جل أو كل من يخرجون من مدارس النصارى فانهم يكونون تاركين للصلاة والصيام وسائر العبادات الاسلامية ويعيشون على تلك الحالة التعيسة الى نهاية آجالهم * على أقبح أحوالهم الا من سلمه الله وقليل ماهم

(الفصل الثلاثون)

ان كنت أيها المسلم تحت حكم غير المسلمين مجبورا على وضع ولدك في مدارسهم فاما ان تكون قادرا على الهجرة الى بلاد الاسلام التي تحت حكم المسلمين أو غير قادر على الهجرة وقد بين الله تعالى في كتابه العزيز حكم ذلك في الحالتين فقال في سورة النساء (إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا)

قال الامام البيضاوى في تفسيره فى الآية دليل على وجوب الهجرة من موضع لا يتمكن الرجل فيه من اقامة دينه قال وعن النبى صلى الله عليه وسلم (مَنْ فَرَّ بِدِينِهِ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ وَإِنْ كَانَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكَانَ رَفِيقَ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ وَنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ) اه وقال محشيه الشهاب الخفاجى والهجرة من بلاد الكفار وبلاد لا يقام بها شعائر الاسلام واجبة كما نقله ابن العربى المالكى رحمه الله قال وكذا البلاد الوبئة اه وقال الحافظ ابن حجر في فتح البارى شرح البخارى واستنبط سعيد بن جبير من هذه الآية وجوب الهجرة من الارض التى يعمل فيها بالمعصية اه

(الفصل الحادى والثلاثون)

فان قلت ان قوة الافرنج هذه التى تغلبوا بها على كثير من البلاد انما هى بسبب ماتعلموه من العلوم الدنيوية * والصنائع الجزئية والكلية * حتى اخترعوا من الآلات الحربية مالم يسبق لنظيره في العصور السابقة وتاجروا بمصنوعاتهم فى سائر جهات الارض قاصيها ودانيها وسلبوا بها وبسياساتهم وقواتهم أموالها وتغلبوا على كثير من أعاليها * فاذا لم ندخل مدارسهم لا يمكننا ان نتعلم تلك الصنائع ولا عمل الادوات الحربية كالبارود والبنادق والمدافع وقد قال الله تعالى (وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من قوة) فيلزمنا ان نتعلم فى مدارسهم تلك العلوم والصنائع حتى يمكننا اعداد القوة التى أمرنا الله بها أقول لاضرورة الى دخول مدارسهم على الوجه السابق المذموم المشؤم الذى يذهب بالدين بالكلية أو يخل به اخلالا فاحشا تكون عاقبته الوبال * والانتقال من الهدى الى الضلال * فانا لو فرضنا ان أولئك الغلمان الذين تَرَبَّوْا فى مدارسهم وَضَيَّعُوا دينهم صاروا من أعلم العلماء بالعلوم الدليوية والصنائع الافرنجية بحيث يفوق الواحد منهم على جميع أهل عصره لم يُوَفِ ذلك بما ضَيَّعُوهُ من الدين ويمكن تعلم الصنائع والعلوم الدنيوية التى لاتخل بدينهم بعد تكبرهم وتربيتهم في مدارس المسلمين ورسوخ دين الاسلام فى قلوبهم وحينئذ ينتقلون الى بعض مدارسهم ان تحقق يقينا انه لايَضُرُّ في دينهم الانتقال ولا يُخْشَى عليهم تبديل الهدى بالضلال

(الفصل الثانى والثلاثون)

اعلم ان من جهال المسلمين من يتقرب الى قلوب النصارى والافرنج بوضع ولده فى مدارسهم ويتودد اليهم بذلك حتى يحبوه ويقولوا فلان ليس عنده عصبية دينية فيا أيها الجاهل الفاسق لاى شىء أنت تتعير من نسبتك الى العصبية الدينية وتسترها عنهم وهم يفتخرون بها ويظهرونها بعدم وضع أولادهم فى غير مدارسهم مع ان دينهم من أبطل الباطل الذي ينبغى ان يتعير به حقيقة ودينك من أحق الحق الذى يفتخر به حقيقة أما أنت منسوب لدين الاسلام الذى هو خير الاديان * وأفضل ماعبد به الرحمن * بل هو الدين الحق الوحيد * الذي ماعلى فضله وكماله فى السابقين واللاحقين من مزيد * فنحن والحمد لله لنا كل الفخر في هذه النسبة الشريفة التى لاأشرف منها

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أنا ابن دارة معروفا بها نسبي * وهل بدارة يا للناس من عار

ويا ليت شعري ماهي العصبية الدينية هل هي الا ان تتمسك بدينك وتحل ماأحل الله وتحرم ماحرم الله وتغضب في الله وتبغض في الله وهل الدين غير هذا وأنت تعلم ان دين الاسلام قد بني على الاعلان والاظهار * لاعلى التكتم والاستتار

والستر دون الفاحشات ولا * يلقاك دون الخير من ستر

أما ترى الله تعالى كيف شرع الاذان في كل يوم خمس مرات وبنوا لذلك المآذن وأعلنوه غاية الاعلان وأظهروه غاية الاظهار على رؤس الاشهاد * في جميع البلاد * أتستره أنت أيها الجاهل الفاسق بتوهمك أن اظهاره عليك عار * وانك بذلك تستجلب مودة الكفار * أف لك من مسلم ساقط الهمة * عديم النخوة * هل سمعت قط ان عاقلا يجتهد في ستر شرفه الذي لاشرف مثله ويتعير باعلانه بين أعدائه واخوانه * ومن أعجب ماسمعت في هذا الباب ان رجلا من أكابر المسلمين وهو من المحافظين على الصلاة والصيام وأنواع العبادات ويعد من صلحاء الجهال حضر في دعوة بعض أكابر النصارى فجيئا وضعوا الخمر على المائدة وهو جالس عليها تناول كأسا وشربه خوفا من ان يقولوا متعصب في دينه وظن بجهله ان هذا الخاطر الشيطاني يكون عذرا له ولا يخل بطاعاته * فانظر الى الجهل وآفاته

(الفصل الثالث والثلاثون)

يجب ويفترض على كل مسلم له قدرة على اخراج بعض أولئك الاولاد المسلمين من المدارس النصرانية ان يخرجهم بما يقدر عليه اما بأن يكون والد ذلك الصبي أو وليه صديقا له فينهاه ويلح عليه بالترهيب والترغيب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واما ان يكون له مناسبة مع بعض أصدقائه فيحيلهم عليه واما بأن يبلغ أمره الى أحد من ينفذ عليه أمرهم من حاكم وغيره واما بأن يعطيه مالا ان كان الحامل له على ادخال ولده الفقر والحاجة كما هو حاصل في مدارس البنات التي افتتحها البر وتستت في بيروت وغيرها والحاصل انه يجب على كل مسلم بكل حيلة وكل وسيلة تمكنه ان يخرج ذلك الصبي أو الصبية واذا قدر على ذلك ولم يفعله فهو آثم مستحق للعقاب من الله تعالى هذا اذا كان غير راض بقلبه بذلك وأما اذا رضي بدخول أحد أولاد المسلمين وكفرهم على الوجه المذكور فهو كافر مثل من أدخلهم وهو راض بذلك فان الرضا بالكفر كفر والله الهادي * وعليه اعتمادي

(الفصل الرابع والثلاثون)

روي عن سيدنا عثمان رضي الله عنه انه قال ان الله ليَزَعُ بالسلطان مالا يَزَعُ بالقرآن وكتابي هذا وان اشتمل على بيان عدم جواز دخول أولاد المسلمين المدارس النصرانية المذكورة بل كفر الداخلين منهم الى كنائسها مع أولاد النصارى وعبادتهم مثلهم وكفر آبائهم أيضا وأوليائهم الراضين بذلك وهذا لاشك يؤثر في نفوس كثير من المسلمين الموفقين الذين كانوا يجهلون الحكم الشرعي في ذلك فاذا عرفوه بعد الآن يطيعون الشرع ويخرجون أولادهم ومن ولوا أمرهم ويتوبون الى الله تعالى ولا يؤثر ذلك فيمن طمس الله على بصائرهم من الفساق والمراق * وأهل الزندقة والنفاق * فهؤلاء يجب على ولي الأمر ان يمنعهم من ادخال أولادهم ومن تولوا أمورهم من صبيان المسلمين الى هذه المدارس النصرانية شفقة عليهم واحتياطا لسلامة أديانهم ولاهادي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الا الله * ولا حول ولا قوة الا بالله

(الفصل الخامس والثلاثون)

فان قلت انا نرى بعض أكابر المسلمين يضعون أولادهم فى هذه المدارس وهؤلاء لابد ان يكون عندهم معرفة فى أمور دينهم ودنياهم فلو علموا ان فى ذلك ضررا لما وضعوا أولادهم أقول كونهم من أكابر الدنيا لايمنع فسقهم وجهلهم فى أمور الدين وهم انما يصلحون قدوة لامثالهم الفساق الجهال لالمسلم يهمه اجتناب الحرام واتباع الحلال وهؤلاء وان كانوا بحسب الظاهر من الاكابر فان نفوسهم من الاسافل الاصاغر

وما ينفع الاصل من هاشم اذا كانت النفس من باهله

والا فلو كان هذا من أكابر المسلمين حقيقة لكان من أعظمهم محبة لدينه وملته وأكثرهم غيرة على جنسيته ودولته ولو كان كذلك لما أدخل ولده فى المدارس النصرانية فانه لايخرج منها الا وقد انسلبت منه كل هذه المناقب الجليلة * والصفات الجميلة * فبالله عليك أيها المنصف هل يعد من هذه حالته من أكابر المسلمين أو من أصاغرهم بل هو والله من أصغر أصاغرهم وأسفل أسافلهم ويشهد بذلك نفس النصارى والافرنج الذين يضع ولده فى مدارسهم ولذلك لم يختاروا هذه الحالة لانفسهم فانا نرى مدارس المسلمين مهما كانت ناجحة لايضع النصارى أولادهم فيها بل لايضعونهم فى مدارس طائفة أخرى منهم كل ذلك محافظة منهم على دين أولادهم فانظر وتعجب لهذا الرجل المخذول الذى بوضعه ولده فى المدارس النصرانية على الوجه المذكور قد عادى ربه ونبيه ودينه ودولته وأهل ملته بل عادى نفسه التى بين جنبيه وسقط بذلك من عين أعداء دينه الذين وضع ولده فى مدارسهم فانهم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لايثقون به بعد ذلك كمال الوثوق لانهم يعلمون ان من لادين له لاأمانة له وأما كون بعض من يضعون أولادهم من المسلمين فى مدارس النصارى هم من أكابرهم لاينافى ذلك كونهم من أكثرهم جهلا * وأقلهم فى أمور دينهم عقلا * وان كانوا بحسب الظاهر من ذوي الاحلام * وأكابر الانام * فقد قال الله تعالى في الكفار (يَعْلَمُونَ ظَاهِراً مِنَ ٱلْحَيَاةِ ٱلدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ ٱلْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ) وقال تعالى فيهم (إِنْ هُمْ إِلَّا كَٱلْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلاً) وهانحن نراهم بالمشاهدة كذلك قد بلغوا فى الدنيا الغاية * وما وصلوا بالدين الى البداية * غافلين عن البعث والنشور * وما تؤل اليه بعد الموت الامور * لايعرفون الله ولا يؤمنون به ولا بانبيائه * ولا بقدره وقضائه * والمتدينون منهم وقليل ماهم يعتقدون تثليث الآلهة * وان الثلاثة واحد والواحد ثلاثة ويعتقدون الوهية المسيح عليه السلام مع اعتقادهم انه بشر مثلهم يأكل ويشرب * ويرتاح ويتعب * ويمشى ويركب * وَيُقْهَرُ وَيُغْلَبُ * ويقتل على زعمهم ويصلب * ويعتقدون في الخبز الذى يقرأ عليه القسيسون في الكنيسة انه يستحيل بتلك القراءة الى نفس جسده فيأكلونه على أنه جسد المسيح عليه السلام وان الخمر الذى يقرؤن عليه يستحيل الى نفس دمه فيشربونه على انه دم المسيح عليه السلام ومن لم يعتقد ذلك منهم فهو كافر فى دينهم ليس بنصراني فاذا نظرت الى هذه الاعتقادات الدينية لاتشك فى ان معتقدها من أجن المجانين * واذا نظرت الى مايصدر على يد بعضهم من المهمات الدنيوية لاتشك فى انه من أعقل العاقلين * فهم فى الدين أكثر الناس جهلا * وفى الدنيا أكبر الناس عقلا * ولو كانت عقول هؤلاء فى أمور دينهم كعقولهم في أمور دنياهم لما اختاروا سوى دين الله الحق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دين الاسلام الذى اتفقت على حسن عقائده وأحكامه وقواعده جميع ذوى الاحلام * من جميع أفاضل الانام * على اختلاف الاعصار والاقطار والاقوام * ولكن الله تعالى خلق الجنة وخلق لها أهلا لايزيدون ولا ينقصون * وخلق النار وخلق لها أهلا لايزيدون ولا ينقصون * سبحانه وتعالى لايسأل عما يفعل وهم يسألون * لو هداهم الله لمحبة دين الاسلام * واستعملوا فى معرفته ماوهبهم سبحانه من المدارك والافهام * لتيقنوا انه دين الله الحق بلا شك ولا ارتياب * ودخلوا اليه أفواجا من كل باب * ولكنهم صرف الله قلوبهم فصرفوا النظر عن الدين وتوغلوا فى الدنيا وعلومها * واستغرقوا أعمارهم بالبحث عن مجهولها ومعلومها * فسترت عقولهم ببرسامها * وأغرقتهم فى بحار أوهامها * فهم فى الصورة من ذوى الاحلام ولا أحلام * مستيقظون فى الظاهر وهم فى الحقيقة نيام * وسيتنبهون متى زال عنهم بالموت المنام * ويعلمون ان ما كانوا فيه من زخارفها أضغاث أحلام * سوف ترى اذا انجلى الغبار * أفرس تحتك أم حمار

(الفصل السادس والثلاثون)

ومن العجب انا نرى شدة حرص الافرنج على اختلاف أجناسهم على نشر دين النصرانية مع ان أكثرهم لايعتقدون الاديان ولكن يرون سياستهم الاولية تقضى عليهم بانهم لابد لهم من دين يجمعون عليه شعوبهم وقد اختاروا من صترهم على دين النصرانية فيرونه أولى من غيره من الاديان باجتماعهم عليه ودعوتهم الشعوب الاخرى اليه فيشكلون لذلك الجمعيات المتنوعة ويجمعون الاموال الكثيرة ويرتبون المعلمين السعاة الدعاة ويسمونهم بالمبشرين ويبثونهم فى أقطار الارض يدعون الناس الى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذهبهم ويفتحون المدارس المختلفة فى أقصى البلاد وأدانيها في المدن والقرى ويطبعون الكتب الكثيرة الباحثة عن اعتقاداتهم وينفقون عليها النفقات الوافرة وينشرونها فى الجهات البعيدة والقريبة ومن ذلك مايجريه بعض القسيسين الذين يرسلونهم من تطوافهم في القرى وجمعهم الصبيان والجهال وقراءتهم عليهم بعض كتب الديانة النصرانية لاغوائهم هذا زيادة عن فتحهم المدارس في بعض القرى واستجلابهم أولاد المسلمين وغيرهم بكل حيلة ووسيلة فليحذر المسلمون منهم ومن مدارسهم ولا يمكنوا أولادهم وجهالهم من الاجتماع عليهم ولو على سبيل الفرجة لان الاولاد الصغار ربما يعلق في أذهانهم شئ من ضلالاتهم التى تخالف دين الاسلام * وعلى آبائهم وأمهاتهم ومن يلى أمرهم فى ذلك الوبال والملام * وبينا نحن نراهم كذلك نرى كثيرا من المسلمين لايبالون بنشر دينهم المبين دين الاسلام * ولا ينفقون النفقات كهؤلاء الاقوام * ولا يمتنون بدحض مايرد على بلادهم وأولادهم من الشرك والشك والاوهام * أليس هذا من أقبح أنواع الخذلان * وأشد الخسارة وأفحش الحرمان * ولاسيما فى هذا الزمان * الذى هجم فيه الكفر على الايمان * وزاد الضلال وتتابع العدوان * أقول قولى هذا وأستعين بالله تعالى وهو نعم المستعان *

﴿الفصل السابع والثلاثون فى تحذير المسلمين من مطبوعات اليسوعيين﴾

يوجد فى بيروت مطبعة للرهبان اليسوعيين طبعوا فيها كثيرا من الكتب والجاميع الادبية التى جمعوها من كتب المسلمين ولكنهم لعدم أمانتهم فى النقل أزالوا من الكتب التى نقلوا منها العبارات التى فيها تأييد لدين الاسلام وتعظيم لرسول الله سيدنا محمد عليه الصلاة والسلام * فمن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذلك انهم طبعوا كتاب فقه اللغة فازالوا خطبته بالكلية لما فيها من تعظيم الحضرة المحمدية * عليها من الله أفضل صلاة وأكمل تحية * ومن ذلك انهم طبعوا كتاب الالفاظ الكتابية فغيروا وبدلوا فى عباراته فى محلات كثيرة فاذا قال كما قال الله تعالى يغيرون عبارته بقولهم كما قال القائل أوكما قيل وهكذا وجمعوا مجموعا كبيرا عدة أجزاء أكثرها من كتب المسلمين وحذفوا من عباراتهم مايتعلق بتعظيم دين الاسلام * وتفخيم حبيب الرحمن سيدنا محمد عليه الصلاة والسلام بل أبدلوا فى بعض الاحيان عبارات علماء المسلمين الصحيحة المليحة بعباراتهم الفاسدة القبيحة * وذلك فيما يتعلق بشؤون سيد المرسلين * ودينه المبين وصلى الله عليه وعلى آله وصحبه أجمعين * فانا أحذر جميع المسلمين من الكتب المطبوعة في المطبعة اليسوعية فى بيروت ولو كانت من كتب وتأليف المسلمين فضلا عن مجاميعهم التي جمعوها وطبعوها مثل المجموع الذى سموه مجانى الادب فى عدة أجزاء فانهم لاأمانة لهم فى النقل يحرفون الكلام عن مواضعه * ويمزجون مضاره بمنافعه * ويضعون السم فى الدسم * ويبدلون الصحة بالسقم * فاياك أيها المسلم أن تشترى شيأ من كتبهم فانى والله ماأخبرتك الا عن علم ويقين * لاعن ظن وتخمين * واذا رأيت بعض التقاريظ باسم بعض علماء المسلمين على بعض كتبهم فلا تعبأ بها فانهم اذا ثبت تصرفهم في نفس تلك الكتب بالتحريف والتبديل وحذف مالايوافق مذهبهم واثبات مايوافقه وان خالف دين صاحب ذلك الكتاب فما يمنعهم من التصرف فى التقاريظ على حسب هواهم ومايوافق مصلحتهم فالحذر من كتبهم الحذر * وهاأنا أنذرتك أيها المسلم وقد أعذر من أنذر

(الفصل الثامن والثلاثون)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ويلزم مدارس المسلمين أن لا تعلم شيئا مما يخالف عقائد أهل السنة والجماعة ولو كان المقصود من الكتاب المقروء شيئا آخر غير العقائد ككتاب نهج البلاغة فان بعض المدارس الاسلامية تقرئه للتلاميذ بقصد تدريبهم على البلاغة والفصاحة فيخشى عليهم ان يثبت فى نفوسهم لصغرهم شيء من معانى التشيع والرفض والاعتراض على بعض الصحابة رضى الله عنهم أجمعين والميل الى البعض منهم دون البعض وابدال حب كثير منهم! والعياذ بالله تعالى بالبغض أما نسبة الكتاب المذكور لسيدنا على بن أبي طالب رضى الله عنه وكرم وجهه فهى نسبة كاذبة غير صحيحة قال الحافظ الذهبى فى كتابه ميزان الاعتدال كما في كشف الظنون ومن طالع كتاب نهج البلاغة جزم بانه مكذوب على أمير المؤمنين على رضى الله تعالى عنه فان فيه السب الصريح والحط على السيدين أبى بكر وعمر رضى الله عنهما اه وهو جمع الشريف الرضى أو الشريف المرتضى كما قاله ابن خلكان وهما من رؤس الشيعة ولاشك ان كثيرا من عبارات هذا الكتاب هى من كلام سيدنا على رضي الله عنه كما ان كثيرا من عباراته مكذوبة عليه فينبغي لاحد فضلاء أهل السنة والجماعة ان يختصره بحذف سيئاته واثبات حسناته وحينئذ تستحسن قراءته فى المدارس والدروس * وتطيب به الأرواح والنفوس * أما الآن وقد اختلط فيه الحق بالباطل فلا تجوز قراءته في المدارس لاولاد المسلمين ألبتة وقد سمعت من رجل من نجباء بيروت كلاما فيه رائحة التشيع فنهيته عنه وسألته من أين أتاه وليس من مذهب أهل بلده فقال لى انه أتاه من قراءة نهج البلاغة في المدرسة فى صغره فالحذر الحذر من قراءة هذا الكتاب الا بعد اختصاره * باثبات خياره * وازالة عواره

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقد نص العلماء على عدم جواز قراءة فتوح الشام المنسوب للواقدي لما فيه من الاكاذيب مع ان كذبه مدح للصحابة رضي الله عنهم وذكر شجاعتهم وأخبار فتوحاتهم فقراءة نهج البلاغة أولى بعدم الجواز لاشتماله على الكذب الصريح بذمهم مما هم منه أبرياء رضي الله عنهم وانى انصح معلمي المدارس ان لايقرئوه * وانصح جميع المسلمين ان لايقتنوه * الابعد الاحتصار * باثبات الصفاء وازالة الاكدار * ومن المنكر الذي * يجب انكاره ومنعه مايفعله الاعاجم في بلاد العراق من ارسال جماعة من علمائهم موظفين من طرفهم لاغواء المسلمين ببث عقائد الرفض والتشيع بينهم وهم منذ سنين كثيرة اعتادوا على هذا العمل المضر وساروا يطوفون في القرى والعشائر حتى ترفض بسببهم جماهير من الاعراب وأهل القرى في بلاد العراق فليحذرهم المسلمون وأهل السنة كل الحذر * فان ضررهم على دين الاسلام من أفحش الضرر

(الفصل التاسع والثلاثون)

ياعلماء الاسلام * ويافرسان الكلام * وياخطباء المجامع والمنابر * وياصدور المحافل والمحاضر * أين أنتم مابالكم لاتنصحون هؤلاء العوام * الذين هم في أمور دينهم كالانعام * وان كان بعضهم في دنياه من ذوي الاحلام * ولامانع من ذلك فقد يكون الانسان عاقلا في أمر دنياه * يخونا في أمر أخراه كما قال الله تعالى في الكتاب يعلمونَ ظاهراً منَ الحياةِ الدنيا وهمْ عن الآخرةِ همْ غافلونَ وقال فيهم انْ همْ الا كالانعام بلْ همْ اضلُّ سبيلاً وهانحن نراهم كذلك بلغوا في الدنيا الغاية * وماوصلوا في الدين الى البداية * بل أكثرهم غافلون عن البعث والنشور * وماتؤل اليه بعد الموت الامور * زنادقة لايتدينون بدين * ولايعرفون

---

٧ هكذا بخط المؤلف وهو قد تقدم بهذه العبارة فليتأمل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب العالمين * والمتدينون منهم مع قلتهم هم على العقيدة النصرانية يعتقدون تثليث الآلهة وان الثلاثة واحد وانه سبحانه وتعالى هو المسيح عليه السلام مع اعتقادهم انه انسان مثلهم يأكل ويشرب وينام ويقوم ويغوط ويبول مع ماظهر عليه من العجز والضعف والذل والهوان بنصرة أعدائه اليهود عليه وصلبهم اياه على زعمهم ومع ذلك يعتقدون انه هو ربهم ورب اليهود الذين صلبوه بزعمهم ويعتقدون في الخبز الذى يقرأ عليه القسيس في الكنيسة انه يستحيل بتلك القراءة الى نفس جسد عيسى عليه السلام وان الخمر الذى يقرأ عليه القسيس يستحيل الى نفس دمه عليه السلام فاذا نظرت الى هذه الاعتقادات الفاسدة لاتشك ان معتقدها من أجن المجانين واذا نظرت الى مايصدر على يده من المهمات الدنيوية لاتشك فى انه من أعقل العاقلين ولو كانوا عقلاء فى دينهم كما هم عقلاء فى دنياهم لما اختاروا سوى دين الله الحق دين الاسلام الذين اتفقت على حسن عقائده وأحكامه وقواعده جميع ذوي الاحلام من جميع أفاضل الانام على اختلاف الاعصار والاقطار والاقوام ولكن الله تعالى خلق الجنة وخلق لها أهلا وهم المؤمنون وخلق النار وخلق لها أهلا وهم الكافرون سبحان ربك رب العزة عما يصفون

(الفصل الاربعون)

قلت فى كتابي حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم ومن أجل دلائل نبوته صلى الله عليه وسلم والبراهين الدالة على صحة دينه المبين دين الاسلام انه كلما دقق العاقل النظر فيه * وتوغل فى علم معانيه * وتبحر فى معرفة أحكامه وفروعه وأصوله *

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وطبق بين معقوله ومنقوله * يزيد فيه رسوخا ومحبة وقوة اعتقاد ولذلك ترى أعقل عقلاء الامة المحمدية * وأفضل فضلاء الملة الاحمدية * وأعلم علماء الشريعة الاسلامية * هم علماء هذا الدين المبين * وخدام شريعة سيد المرسلين * صلى الله عليه وسلم وهم المحدثون * والفقهاء والصوفية والمتكلمون * وكل منهم الوف كثيرة لايمكن حصرهم وقد ملأت كتبهم الدينية من تفسير وحديث وعقائد وفقه وتصوف فضلا عن غير الدينية أقطار الارض حتى ان فضلاء جميع الملل وعقلاء كافة الدول يفتخرون بالحصول على كتبهم هذه بجميع أصنافها و يتنافسون فيها غاية التنافس ويعتقدونها من أنفس الذخائر وأشرف المطالب فيجمعونها من سائر البلدان * باغلى الاثمان * حتى صار ما عندهم منها أكثر مما عندنا معاشر المسلمين فقد أحرزوا منها مئات الوف من المجلدات افتخروا بوضعها فى مكاتبهم العمومية والخصوصية وحكمة ذلك الباطنة والله أعلم نشر دعوة النبي صلى الله عليه وسلم وزيادة اقامة الحجة عليهم يوم القيامة ولهذه الحكمة اعتنوا كثيرا بنشر القرآن الكريم بينهم فطبعوه فى بلادهم بغاية الاتقان * وترجموه الى لغاتهم بكل لسان * * مع ان كتبهم الدينية وتآليف علماء دينهم لم تبلغ عندهم عشر هذا الاعتبار وهى عندهم مبتذلة كالكتب العادية بل أدنى على انا لو قابلنا جميع ماالف فى أحد الاديان المخالفة لدين الاسلام لاتقاوم في الكثرة مؤلفات امام واحد من المسلمين * وهم الوف كثيرة من المتقدمين والمتأخرين * لايمكن حصر مؤلفاتهم ولوفرض حصرها لبلغت الوف الوف الوف وهكذا الى انقطاع النفس فقد بلغت مؤلفات الحافظ السيوطى وحده نحو الخمسمائة مؤلف وكثير منها فى مجلدات عديدة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وأكثرها دينية وقبله الحافظ ابن حجر له تآليف كثيرة وقبله الامامان ابن تيمية وابن القيم وقبلهم الامام النووى وقبلهم الشيخ الاكبر سيدنا محي الدين بن العربي بلغت مؤلفاته المئين وكثير منها عدة مجلدات وكلها دينية وقبله الامام الغزالى كذلك وقبلهم وفي أعصارهم و بعدهم ائمة كثيرون كالشعراني وابن حجر المكى والمناوى وعلى القارى وابن كمال باشا ولو أردنا لعددنا من أئمة دين الاسلام الوفا ممن عرفناهم فضلا عمن لم نعرفهم ولم نسمع بهم ولم نطلع على مؤلفاتهم من عهد السلف الصالح الى الآن بخلاف سائر الاديان بل لايقابل جميع ماالف فيها كتابا واحدا من مؤلفات بعض أكابر علماء الاسلام كتفسير الشيخ الاكبر فانه مائة مجلد ومثله تفسير ابن تيمية ومثله تفسير ابن النقيب المقدسى . وأعظم من ذلك ماذكره سيدى عبد الوهاب الشعراني فى الباب السادس من المنن الكبرى من ان أصحاب الطبقات نقلوا ان ابن شاهين الحافظ صنف ثلاثمائة وثلاثين مؤلفا منها تفسيره للقرآن فى الف مجلد ومنها المسند فى الحديث فى الف وستمائة مجلد وغير ذلك وانه حاسب الحبار على استجراره من الحبر للكتابة أواخر عمره فبلغ الف رطل وثمانمائة رطل وحكى بعضهم ان الشيخ عبد الغفار القوصى صنف فى مذهب الشافعى باحيم الف مجلد وحكى الجلال السيوطى ان الشيخ أبا الحسن الاشعري الف تفسيراً ستمائة مجلد قال وهو فى خزانة النظامية ببغداد انتهى كلام الامام الشعراني . ومع ذلك فتلك الديانات انما خدمها في الغالب العوام أومن هم كالعوام ولم ينقلها فحول العلماء بالاسانيد المتصلة كدين الاسلام قال شيخنا الشيخ عبد الهادى الابيارى المصرى فى حاشيته على مقدمة شرح البخارى للقسطلانى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال ابن حزم نَقْلُ الثقة عن الثقة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم مع الاتصال فضيلة خص الله بها هذه الامة دون سائر الملل وأما مع الارسال والاعضال فيوجد في كثير من اليهود ولكن لا يقربون من موسى عليه السلام قربنا من محمد صلى الله عليه وسلم بل يقفون بحيث يكون بينهم وبين موسى أكثر من ثلاثين عصرا وأما النصارى فليس عندهم من صفة هذا النقل الا تحريم الطلاق فقط أما النقل بالطريق المشتملة على كذاب أو مجهول العين فكثير في نقل اليهود والنصارى وأما أقوال الصحابة والتابعين فلا يمكن اليهود ان يبلغوا الى صاحب نبيهم أصلا ولا تابع له ولا يمكن النصارى ان يصلوا الى أعلى من شمعون وبولص اه وقد تلاعبت بتلك الاديان أيدي الجهل والاهواء والاغراض بالزيادة والنقص في الاعصر السابقة ولم تزل تزداد من ذلك كل حين حتى وصلت الى حالة عجيبة لا ترضى أهلها فضلا عمن سواهم فانشقوا طوائف كثيرة حتى ان القسم الاعظم منهم الآن تركوا ما اتفق عليه جمهور اسلافهم من أحكام أديانهم وخرجت منهم جماهير كثيرة من التدين بالكلية بسبب ان العلوم العقلية كثرت فيهم فصار العقلاء منهم كلما دققوا في أديانهم وتأملوا في عقائدها ومعانيها وتوغلوا في معرفة أصولها وفروعها ومفرقها ومجموعها • ينقص اعتقادهم بصحتها شيئا فشيئا الى ان امحى من قلوبهم أثر الديانة جملة واحدة ولم يبق فيها ذرة من الاعتقاد وصارت كلها مملوءة بالاعتراض والانتقاد • والفوا في تزييفها الكتب الكثيرة حتى صارت علامة العاقل عندهم ان لا يكون من أهل الدين وهم لا يعدون رؤساء دينهم في زمرة العقلاء والعلماء وانما خصصوهم لاقامة المراسم الدينية على اصطلاحاتهم لتجتمع بواسطتهم العامة على الدين لئلا ينحل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أمر الديانات بالكلية وهو لا يوافق المصلحة العمومية وقد اطلع بعض عقلائهم على بعض محاسن الديانة الاسلامية فاتبعها وصار يدعو الناس اليها في بلادهم فاتبعه كثير منهم لما استناروا بأنوارها وعلموا بعض أسرارها وقد أقر كثير من فضلائهم بكمال فضلها وترجيحها على سائر الاديان وقال بعضهم في كتبه بعد ان زيف جميع الديانات ورجحها لو كنت متدينا بدين من الاديان لما اخترت الا دين الاسلام ولا يخفى انه لا يلزم من معرفة الحق اتباعه فقد نرى كثيرين يكابرون برفض الحق ويتمسكون بالباطل عنادا والله يفعل في خلقه ما يشاء ويحكم ما يريد قال تعالى ﴿ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ﴾ وقال عز وجل ﴿ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴾ ومن دلائل نبوته وصحة دينه عليه الصلاة والسلام ان صلحاء أمته صلى الله عليه وسلم المواظبين على الطاعات المجتنبين للمعاصي يظهر على وجوههم من البهجة والنور والانس ما يشاهده كل أحد ويقربه الكافر فضلا عن المؤمن ولا نرى ذلك في أحد من الناس غير صلحاء المسلمين بخلاف الفساق المنهمكين في المعاصي فقد تظهر على وجوههم كآبة وظلمة تزول بالتوبة النصوح وأشد منهم في ذلك أهل البدع الزاعمون انهم من أهل الاسلام وقد خرجوا منه ببدعتهم وأخلوا بكثير من شروطه وأشد منهم في ذلك كما هو ظاهر من قضوا حياتهم في الكفر بجميع أنواعه فانه يظهر عليهم ولا سيما في آخر أعمارهم من الظلام والقتام ما لا يخفى على من في قلبه ذرة من نور الايمان وبالجملة فان الدلائل على وحدة الله تعالى لا تحصى ولا تحصر ولا تعد ولا تحد

وفي كل شيء له آية تدل على انه واحد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وكذلك الدلائل على صحة رسالة سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وصحة دينه دين الاسلام أشهر من أن تشهر وأكثر من أن تحصر كما قلت في قصيدتي التي وازنت بها بانت سعاد

لم يجحد الله لم يجحد نبوته ... الاعم عن طريق الرشد ضليل
فكل ذرات كل الخلق شاهدة ... ان لا اله سوى الرحمن مقبول
وان أحمد خير الرسل رحمته ... للعالمين ففيها الكل مشمول

ولذلك لم يزل هذا الدين المبين * منذ بعثة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم الى الآن في انتشار وازدياد * في سائر البلاد * حتى أنا نرى الناس في كل زمان ومكان من سائر الملل والنحل العرب والعجم يهتدون بأنواره ويدخلون فيه أفواجا أفواجا من تلقاء أنفسهم بلا رغبة ولا رهبة بخلاف سواه من الاديان فانها فضلا عن كونها لا يدخل فيها الا الشاذ النادر من الجهلة الطغام مع كثرة النفقات وأنواع الترغيبات والترهيبات نرى أهلها يخرجون منها أفواجا أفواجا بعضهم الى هذا الدين المبين * وبعضهم الى مذهب الدهرية حيث لا اعتقاد ولا دين * لما يشاهدونه في أديانهم من المناقضات التي يأباها كل ذي عقل سليم ومن يتمسك به منهم ظاهرا فانما هو للعصبة الجنسية التي ينشأ عليها صغيرا فالحمد لله الذي جعلنا من أهل دينه دين الإسلام * وأمة نبيه محمد عليه الصلاة والسلام * انتهت عبارة كتابي حجة الله على العالمين (موعظة حسنة وحكمة مستحسنة) أنصحك أيها القارئ اذا كنت من الكافرين وأدعوك للايمان بسيد المرسلين صلى الله عليه وسلم

واذا لم تر الهلال فسلم ... لاناس رأوه بالابصار

قد قيل هذا في الهلال فما بالك بشمس الوجود * المستضيء بنورها كل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود * فوالله الذي لااله الاهو لنبوة سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم لذوى العقول السليمة والقلوب البصيرة * أظهر من الشمس في وقت الظهيرة * وكما أن هذه قد يحول دونها حائل سحاب ونحوه يمنع من رؤيتها أو لايكون دونها حائل ولكن في الابصار عمى منعها من رؤيتها كذلك شمس الهداية وهي النبي صلى الله عليه وسلم قد يحول بين قلب المرء وبينها حائل رقيق كالمعاصي فانها تظلم القلب فلا يري شمس هدايته صلى الله عليه وسلم حق الرؤية ولا يعرفها حق المعرفة كما ينبغي ان تعرف وكلما كثرت المعاصي تراكم الظلام على القلب فيغلظ الحجاب و يزداد جهله بالنبي صلى الله عليه وسلم وحينئذ اما أن يرحمه الله تعالى بالتوبة النصوح والاقلاع عن الذنب والاشتغال بالطاعات فينجلي القلب و يستنير فيزول جهله بالنبي صلى الله عليه وسلم على قدر ذلك الانجلاء ومهما عرف النبي عليه الصلاة والسلام فقد عرف الله تعالى ومهما جهله صلى الله عليه وسلم فقد جهل الله تعالى لان معرفة النبي هي الطريق لمعرفته تعالى واما أن يزداد الظلام ويتراكم بترك الطاعات وازدياد المعاصي ودوام الاصرار عليها ومعاشرة الكفار والفساق ومحبتهم واستحسان أحوالهم حتى يجره ذلك والعياذ بالله تعالى الى عمى القلب جملة واحدة فيكون منهم ولذلك قال الله تعالى (وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ) ومن هنا ورد ان المعاصي بريد الكفر ومعنى البريد الرسول أي ان المعاصي تتقدم الكفر لنهي له محلا فيتبعها وذلك يكون اذا زادت ودام الاصرار عليها فلا يزال الفاسق تزداد ظلمة قلبه يوما فيوما من المعاصي الذاتية وليس له طاعات تكفرها ومحو أثرها ويستمد أيضا فوق ظلمة معاصيه من ظلمة معاشريه من الكفار والفساق ويبقى في غفلة عن هذا وهو في كل لحظة يزداد من الكفر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربا ومن الايمان بعدا وقلبه غارق فى بحر الظلمات المحيط به من كل الجهات حتى ينطمس بالكلية ويعمى عن رؤية أنوار شمس الهداية المحمدية فيصير ولى الشيطان ويدخل بالكفر ويخرج من الايمان نسأل الله العافية وقد يكون قلب المرء لم يسبق له ابصار وانما كان وهو صغير فيه القابلية للابصار والعمى فلو قيض الله له من أرشده الى الايمان لابصر فلما لم يقيض له ذلك المرشد بل قيض له من عاش معهم فى ظلمة الضلال الكثيفة من أول نشأته كالأب والام والاخ والاخت والقريب والصاحب والمعلم وكلهم عمى القلوب نشأ مثلهم معاموس البصيرة أعمى القلب لم يسبق له قبل ذلك ابصار ولا عهد له برؤية الانوار وهذه حالة الكفار أبناء الكفار وهم كل من عدا المسلمين المؤمنين بسيدنا محمد المصطفى المختار قال صلى الله عليه وسلم كل مولود يولد على فطرة الاسلام وأبواه يهودانه أو ينصرانه أو يمجسانه فاعمى المعاصى التى جرته الى الكفر كان مبصرا فأتاه العمى تدريجا بخلاف هذا الذى نشأ على الكفر فانه لم يسبق له ابصار أصلا وابتلى بعمى القلب دفعة واحدة ولا فرق بينهما سوى ان الاول أقبح لانه عرف الحق ثم أنكره أما الثانى فلم تسبق له معرفة للحق بالكلية وانما خلق فى الباطل واستمر فيه وكلاهما فى كل لحظة فى ازدياد من العمى والظلام وبعد عن مشاهدة أنوار الاسلام فهل يمكن لمن هذه حالته رؤية شمس النبوة المحمدية مهما أسفرت اسفارا * وملأت الدنيا أنوارا * وليس المانع من جهة هذه الشمس لانها ظاهرة السفور باهرة النور * بل المانع من جهة ذلك القلب الاعمى قال تعالى (إِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ) وقال تعالى (وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ) فان أعمى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البصر يعلم انه أعمى ويصدق بوجود شمس النهار ويسلم أن المانع له من رؤيتها حاصل من جهته لا من جهتها بخلاف أعمى القلب فانه لا يتعقل عمى قلبه ولا يسلم وينكر وجود شمس النبوة بالكلية مع كونها أظهر من شمس النهار اذا علمت هذا يظهر لك جليا معنى الآية الكريمة من أن العمى الحقيقي انما هو عمى القلوب لا عمى الابصار ولا تستغرب حينئذ انكار الكفار * شمس نبوة سيدنا محمد المختار * مع كونها دائمة الاسفار * وقد ملأت الدنيا بالانوار *

(الخاتمة في لزوم الجماعة واتباع ماجاء به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الكتاب والسنة واجتناب ماعدا ذلك من كتب أهل الكتاب وغيرها وقد أخذت مافيه من الاحاديث من الترهيب والترغيب للحافظ المنذري وترتيب الجامع الكبير الحسام الهندي)

روى مسلم وغيره عن جابر رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم (إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرِنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ) وروى مسلم أيضا عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ) وروى الحاكم وصححه عن ابن عباس رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم (خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يُعْبَدَ بِأَرْضِكُمْ وَلَكِنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَرْضَى أَنْ يُطَاعَ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِمَّا تَحَاقَرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَاحْذَرُوا إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنِ اسْتَعْصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا أَبَدًا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ) وروى البيهقي عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال (مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ) وروى الطبراني عن معاذ رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (اَلشَّيْطَانُ ذِئْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ وَالْمَسَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ) * وروى الحاكم عن ابن عمر وابن عباس رضي الله عنهم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ أَبَدًا اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ يَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ) * وروى الطبراني وغيره عن اسامة ابن شريك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (يَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَإِذَا شَذَّ الشَّاذُّ مِنْهُمْ اخْتَطَفَهُ الشَّيْطَانُ كَمَا يَخْتَطِفُ الذِّئْبُ الشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ) * وروى ابن عساكر عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (اثْنَانِ خَيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ وَثَلَاثَةٌ خَيْرٌ مِنَ اثْنَيْنِ وَأَرْبَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ يَدَ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَلَمْ يَجْمَعِ اللَّهُ تَعَالَى أُمَّتِي إِلَّا عَلَى هُدًى وَاعْلَمُوا أَنَّ كُلَّ شَاذٍّ فِي النَّارِ) * وروى الديلمي عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْكُنَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ) * وروى الحاكم عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (مَنْ فَارَقَ أُمَّتَهُ أَوْ عَادَى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعرَابِيًا بَعْدَ هِجْرَتِهِ فَلَا حُجَّةَ لَهُ) * وروى الديلمى عن أبى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (إِنَّ أَحْمَقَ الْحَمَقِ وَأَضَلَّ الضَّلَالِ قَوْمٌ رَغِبُوا عَمَّا جَاءَ بِهِ نَبِيُّهُمْ إِلَى نَبِيٍّ غَيْرِ نَبِيِّهِمْ أَوْ إِلَى أُمَّةٍ غَيْرِ أُمَّتِهِمْ) وروى ابويعلى وابن المنذر وابن ابى حاتم وابن ابى منصور ونصر المقدسى والعقيلى عن خالد بن عرفطة قال كنت جالسا عند عمر اذ اتى رجل من عبد القيس فقال له عمر انت فلان العبدى قال نعم فضربه بعناة معه فقال الرجل مالى ياامير المؤمنين قال اجلس فجلس فقرأ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا) الى قوله لَمِنَ الْغَافِلِينَ فقرأها عليه ثلاثا وضربه ثلاثا فقال له الرجل مالى يا أمير المؤمنين قال أنت الذى نسخت كتاب دانيال قال مُرْنِي بامرك أتبعهُ قال انطلق فامحه بالحميم والصوف ثم لا تقرأهُ ولا تُقْرِئْهُ أحدًا من الناس فلئن بلغنى عنك انك قرأتهُ أو أقرأتهُ احدا من الناس لأنهكنَّكَ عقوبةً ثم قال انطلقتُ أنا فانتسخت كتابا من أهل الكتاب ثم جئتُ به في أديم فقال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم (مَا هٰذَا فِي يَدِكَ يَا عُمَرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كِتَابٌ نَسَخْتُهُ لِنَزْدَادَ بِهِ عِلْمًا إِلَى عِلْمِنَا فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ ثُمَّ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أُغْضِبَ نَبِيُّكُمْ السِّلَاحَ السِّلَاحَ فَجَاءُوا حَتَّى أَحْدَقُوا بِمِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ أُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِيمَهُ وَاخْتُصِرَ لِي اخْتِصَارًا وَلَقَدْ أَتَيْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً فَلَا تَتَهَوَّكُوا ، ومعنى التهوك التحير ، وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ الْمُتَهَوِّكُونَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُولاً ثم نَزَلَ رسول الله صلى الله عليه وسلم * وروى الدارمي عن عمر رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم (أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَوْ أَنَّ مُوسَى كَلِيمَ اللَّهِ كَانَ فِي زَمَنِي مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي) وانما خص صلى الله عليه وسلم موسى عليه السلام مع ان عيسى وسائر النبيين على نبينا وعليهم الصلاة والسلام كلهم كذلك لو أدركوا زمنه صلى الله عليه وسلم لاتبعوه وكانوا من جملة أمته لان سيدنا موسى عليه السلام هو الذي أنزلت عليه التوراة وفيها شرع الله الذي نسخه بشرعه المحمدي صلى الله عليه وسلم وأما سيدنا عيسى فجاء مقرراً لشريعة التوراة ولذلك لم يكن في الانجيل أحكام وانما قصص ومواعظ والدليل على ان النبيين كلهم لو أدركوا زمنه صلى الله عليه وسلم لاتبعوه قول الله تعالى وهو أصدق القائلين (وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ) وقد ورد ذكر غير موسى عليه السلام في حديث آخر فقد روى البيهقي وعبد الرزاق عن الزهري مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ يُوسُفُ وَأَنَا بَيْنَكُمْ فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ) * وروى البيهقي عن عمر رضي الله عنه قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم (عَنْ تَعَلُّمِ التَّوْرَاةِ قال لَا تَعَلَّمْهَا وَتَعَلَّمُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَآمِنُوا بِهِ) * وروى أبو نعيم في الحلية عن عمر رضي الله عنه قال انطلقت في حياة النبي صلى الله عليه وسلم حتى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أتيت خيبر فوجدت يهوديا يقول قولا فاعجبني فقلت هل أنت مكرهي ما تقول قال نعم فأتيته بأدبر فاخذ يملي علي فلما رجعت قلت يارسول الله اني لقيت يهوديا يقول قولا لم أسمع مثله بعدك فقال لعلك كتبت منه قلت نعم قال ائتني به فانطلقت فلما أتيته قال اجلس اقرأه فقرأت ساعة ونظرت الى وجهه فاذا هو يتلون فصرت من الفرق لا أجيز حرفا منه ثم دفعته اليه ثم جعل يتبعه رسما رسما يمحوه برريقه وهو يقول لا تتبعوا هؤلاء فانهم قد تهوكوا حتى محا آخر حرف * وروى ابن عساكر عن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (لا تسألوا أهل الكتاب عن شيء فانهم أخاف أن يخبروكم بالصدق فتكذبوهم او يخبروكم بالكذب فتصدقوهم عليكم بالقرآن فان فيه نبأ من قبلكم وخبر ما بعدكم وفصل ما بينكم) * وروى البخاري عن أبي هريرة رضي الله عنه قال كان أهل الكتاب يقرؤن التوراة بالعبرانية ويفسرونها بالعربية لاهل الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم (لا تصدقوا أهل الكتاب ولا تكذبوهم وقولوا آمنا بالله وما أنزل الينا الآية) وهذا فيما لم يكن ظاهر المخالفة لديننا فهذا يجب علينا تكذيبهم فيه وكذلك ما كان ظاهر الموافقة لديننا فنصدقهم فيه

ولنختم هذه الخاتمة ببيان حكم مطالعة التوراة والانجيل ونحوهما قال الشهاب الخفاجي في شرح الشفاء في اوائله عند ذكر نقل عبد الله ابن عمرو بن العاص رضي الله عنهما صفة النبي صلى الله عليه وسلم عن التوراة في جواب سائل سأله ذلك وهو عطاء بن يسار فان قلت عبد الله رضي الله عنه قرشي عربي فلا يناسب سؤاله عما في التوراة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والتوراة وغيره من الكتب القديمة قال الفقهاء لاتجوز قراءته فما وجه هذا قلت ان عبد الله كان يقرأ و يكتب كما مر وقال البرهان الحلبي في المقتفى انه رضى الله تعالى عنه كان يحفظ التوراة وقد روى البزار من حديث ابن لهيعة عن وهب ان عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالى عنهما رأى فى المنام فى احدى يديه عسلا وفى الاخرى سمنا وهو يلعقهما فلما أصبح ذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال له تقرأ الكتابين التوراة والقرآن فكان يقرؤهما ذكر هذا الحديث بعض شيوخي وأما النهى عن قراءتها وان صرح به الفقهاء فليس على اطلاقه لوقوعه في زمن النبي صلى الله عليه وسلم لكثير من الصحابة رضى الله عنهم من غير انكار فهو مقيد بمن لم يميز المنسوخ والمحرف منها ويضيع وقته في الاشتغال بها واما غيره فلا يمنع منه بل قد يطلب لالزامهم فيما انكروه منها كما فى قصة الرجم ثم قال بعد نحو كراس واعلم ان في بعض الشروح الاعتراض على المصنف وغيره ممن اكثر النقل من التوراة وغيرها من الكتب المنسوخة وقد حرم الفقهاء قراءتها والنظر فيها فانها محرفة مبدلة وبالغ بعض الفقهاء فقال يجوز الاستنجاء باوراقها وهذا مما لاينبغي التلفظ به قال رحمه الله تعالى وفى شرح اذا وجد فيها مايقوم النظر على عدم تبديله وافاد النظر فيه شرعيا فلا يبعد ان يباح النظر فيه والاشتغال به قال وهو كما انتهى كلام الشهاب

(تم الكتاب بعونه تعالى وحسن توفيقه)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الانتصار والترجیح للمذہب الصحیح

قرآن وحدیث سے مذہب صحیح

مذہب حنفی کی تائید وترجیح

تصنیف

محدث فقیہ ابوالمظفر جمال الدین یوسف بغدادی رحمہ اللہ

معروف بہ سبط ابن جوزی (ت ۶۵۴ھ)

تقدیم وتحشیہ

شیخ محمد زاہد الکوثری

تحقیق، تصحیح، تقدیم

شہزادۂ فقیہ ملت

مفتی ازہار احمد امجدی مصباحی

فاضل جامعہ ازہر مصر

ترجمہ

عالمہ مفتیہ محترمہ شگفتہ نسرین امجدیہ

(زوجۂ مفتی ازہار امجدی)

کتاب محل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادارے کی شائع کردہ پسندکتب

- ☆ الرسول ﷺ
- ☆ فقہائے احناف اور فہم حدیث
- ☆ شمائل موئے مبارک ﷺ
- ☆ تحقیق التراویح (مترجم)
- ☆ جہاد و مزاحمت اور بغاوت
- ☆ متون حدیث پر جدید ذہن کے اشکالات
- ☆ دعوت اسلامی (فکر اور تنظیم کار)
- ☆ سرمایہ دارانہ نظام ایک تعارف
- ☆ اسلام یا جمہوریت
- ☆ اسلام اور جدید سائنس
- ☆ یہودی، مغرب اور مسلمان
- ☆ تحفۃ المجاہدین (متن و ترجمہ)
- ☆ مشنری سکول (متن و ترجمہ)
- ☆ Rejecting Freedam & Progress
- ☆ مابعد جدیدیت اور اسلامی تعلیمات
- ☆ فلسفہ اور سامراجی دہشت گردی
- ☆ سیکولرزم (متن و ترجمہ)
- ☆ کمپنی کی حکومت
- ☆ مقالات جامی
- ☆ غزوۂ ہند
- ☆ صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی کی مکمل کتابوں کا سیٹ
- ☆ فکر صلاح الدین ایوبی
- ☆ امام احمد رضا کے افکار و نظریات

- ☆ تاریخ الدولۃ المکیۃ
- ☆ مذہب حنفی کی تائید و ترجیح (مترجم)
- ☆ الشیخ احمد رضا خان الھندی البریلوی (عربی)
- ☆ کتاب العقل
- ☆ تھافت الفلاسفہ (مترجم)
- ☆ احادیث توسل و زیارت (مترجم)
- ☆ معارف اصول حدیث
- ☆ اللمع فی تصوف (مترجم)
- ☆ کشف المحجوب (مترجم 2 کلر)
- ☆ ملفوظات شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (مترجم)
- ☆ روح تصوف
- ☆ فصوص الحکم (مترجم)
- ☆ بستان العارفین (مترجم)
- ☆ مناقب ابن عربی (متن و ترجمہ)
- ☆ شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
- ☆ زبدۃ المقامات (مترجم)
- ☆ افکار الصدرین
- ☆ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ
- ☆ وحدۃ الوجود (متن و ترجمہ)
- ☆ ہندوستان کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کا حصہ
- ☆ امام غزالی اور امام احمد رضا کی علمیات کا تقابلی جائزہ
- ☆ قصیدہ بانت سعاد (متن و ترجمہ)
- ☆ اصول جرح و تعدیل
- ☆ غیر مسلم خود کش حملہ آوروں کی تاریخ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مطالعہ افکارِ مغرب سیریز

☆ سرمایہ دارانہ نظام ایک تعارف	ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری
☆ اسلام یا جمہوریت	ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری
☆ اسلام اور جدید سائنس	ظفر اقبال
☆ اسلام اور جدیدیت کی کشمکش	ظفر اقبال
☆ تحفۃ المجاہدین	شیخ زین الدین المعبری
☆ مشنری سکول	علامہ اسماعیل نبہانی
☆ منٹ	لارڈ میکالے
☆ مابعد جدیدیت اور اسلامی تعلیمات	پروفیسر ڈاکٹر احمد ندیم
☆ فلسفہ اور سامراجی دہشت گردی	عمران شاہد بھنڈر
☆ نیچریت	سیّد جمال الدین افغانی
☆ کمپنی کی حکومت	باری علیگ
☆ مقالات جامی	سیّد خالد جامی
☆ Rejecting Freedam & Progress	ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری

کتاب محل
دربار مارکیٹ لاہور 0321-8836932
kitaabmahal786@gmail.com
kitabmahal 03004827500